UNIVERSAL
LIBRARY
OU-234621
UNIVERSAL
LIBRARY

مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ

ہزار شکر بدرگاہ کریم کارساز کہ نسخۂ غریب و رسالۂ عجیب موسوم بہ

مؤید الاسلام

واقع دہلی کوچہ قوالان گذر [illegible]

در مطبع بدر الدجی باہتمام قمر الدین خان طبع [illegible]

۱

مؤلف

مؤلف اف جون ڈیون پورٹ صاحب مصنف کتب مفصلۂ ذیل

وقائع عمری علی پاشا والی جنانہ —— رسالہ ابرائ اہل اودہ ——

رسالہ دربیان ملک گورک و راجہای گورک موید سوانح تاریخ ہند ——

مجموعہ تواریخ و تصانیف مختلفہ مفید طلبا ——

فہرست مضامین کتاب ہذا ——

آنحضرت کا ذکر اور آپ کی وقائع عمر ——

قرآن مجید اور اوس کی تہذیب کا بیان ——

بطلان الزامات درباب آنحضرت ——

محاسن قرآن شریف ——

مین اقرار کرتا ہون کہ اس زمانہ کی عیب اون لوگونکی بات ہرگز میری سمجھہ مین نہین آتی جو کہتی ہین کہ آنحضرت معاذ اللہ جعلساز تہی اور اونہون نی دغا سے قرآن بنایا تہا اور قرآن ایسا لکھا ہی جیسی کوئی جعلساز لکھی میری رائی مین جو منصف مزاج آدمی قرآن کو پڑہیگا اوس کا یقین اس قول سی بالکل مختلف ہوگا —— ازکتاب کارلل صاحب لکچر ۲ صفحہ ۴۳/۱۲ مطبوعہ لندن مؤلف وجی ڈلوی وغیرہ تجار کی فایدہ کیلئے طبع ہوئی تعداد ۱۳۷ لونگ ایکر

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوار پرستش اوس وحدہ لاشریک کی ذات ہی جسکی ایک لفظ کن کی بحیہ ساری کائنات ہی اوس کی دریای کمال مین آسمان سی ہزارون حباب اوس کی پرتو نور اجلالسی مہر و ماہ سی لاکھون کواکب ضیایاب قطرۂ آب اوسکی فیض عمیم سی دُرنایاب بن جاتا ہی پتھر اوس کی عنایت صمیم سی یاقوت ناب ہوجاتا ہی وہ دانہ خشک سی سبزۂ تر نکالتا ہی اوسکے حکم سی خاک سی آب پاک جاری ہوجاتا ہی کبھی شام ہی کبھی صبح ہی کبھی دن ہی کبھی شب ہی غرض اوس صانع مطلق کا جو کار ہی وہ عجب ہی جب اوس کا دریای غضب جوش مین آتا ہی فرعون سا انا ربکم الاعلیٰ کہنی والا غرقہ طوفان فنا ہوجاتا ہی جب وہ اپنا زور جبروت دکہاتا ہی تب پشہ سی نمرود کا مغز نکلواتا ہی اوس کی بزرگی کی ایوان کی سایہ مین مرغ خیال شکستہ بال ہی اور اوس کی قصر عظمت تک کمند اوہام پہنچنے کی کیا مجال اوس کی افزائش رحمت کا حصر گنن

نہیان ہے اگرچہ ہرسوی تن زبان ہو اوسنی آدمیکو اشرف المخلوقات بنایا جوہر
قابلیت عطا فرمایا دیدۂ بینا دیا تا اوس کی صنایع و بدایع کو نظر تامل سے
دیکھین اور عبرت پذیر ہون اور گوش شنوا عنایت کیا تا اوس کا کلام
ہدایت فرجام سنین اور صراط مستقیم پر رہگیر ہون اوس نی پیغمبر و
رسول بھجوائی اونہین معجزات باہرہ عنایت فرمائی تا رھروان وادی ضلالت
کو راہ پر لائین اور گم گشتگان طریق گمراہی کو رستہ بتائین ہرچند اون
خاصان خدا نی ابلاغ رسالت مین سعی تمام فرمائی ہر ایک کو راہ رستگاری
دکھائی مگر شیطان نی انسانون کو ایسا بہکایا تھا کہ طریق نجات کی طرف کو
پائون نہ بڑھاتا تھا حضرت نوح علیہ السلام کی ہزار برس کی پند و نصایح نی یہ
نتیجہ دکھایا تھا کہ ایک گروہ قلیل سات ستر آدمیون کا ایمان لایا تھا پھر
حضرت خلیل اللہ علی نبینا و علیہ السلام نی شیوع ملت حنفی مین سعی بی پایان اور
کوشش فراوان کی مگر ضلالت و گمرہی بالکل نہ گئی بعد اوسکی حضرت موسی
علیہ السلام نی زبان تیغ و تیغ زبان سی کام لیا مگر مشرکین نی نمانا اور اوس
برگزیدہ خدا کا سمجھانا بافسانا جانا باوجود تمام عمر اعلان کلمہ حق مین بسر کی مگر
بت پرستی کی موقوفی کی کوئی صورت نہ بنی اون کی بعد حضرت عیسی علیہ السلام
خدا کی دستور اور ہدایت خلق کیلئے مامور ہوئی اون حضرت نی کمال رفق و
مدارا سی ہر ایک کو سمجھایا خدائی یکتا کی بندگی کا شیوہ بتایا مگر سوائی چند

اشخاص کی کسینی اوس واحد مطلق کو یکتائی نمانا اور طریق راستی کو بجانا بس جبکہ کار تبلیغ رسالت ہر نبی مرسل کے وقت مین ناتمام رہا اس واسطے غیرت ایزدی مقتضی اس امر کے ہوئی کہ اب جہان کو اوس کی وجود باوجود سی رونق بخشی کہ وہ سالکان مسالک گمرہی کو شاہراہ ہدایت پر لائی اور واپسان قافلہ تیہ جہالت کو منزل مقصود دکہائی اور بموجب آیۃ وافی ھدایۃ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی اتمام نعمت و استکمال دین کا باعث ہو

نعت وہ وہ جس کے سبب جہان کی نمایش و آدم کی پیدایش ہوئی

لراقمہ ؎ ہوا ثابت یہہ پیدایش سی اوس کی خداوند نے اپنی مہربان ہی وہ جس کی نعلین تاج مہر عرش برین وہ جس کی ادنا خدمتگاروں مین روح الامین وہ جسکی خاک آستان پر مہر عجز آسمان وہ جسکا محکوم زمین و زمان وہ کہ اگر اوسکا قدم مبارک زمین پر نہ آتا کار رسالت یونہین ناتمام رہجاتا وہ اوج رسالت کا ماہ دو ہفتہ وہ سپہر کرامت کا مہر رخشندہ وہ جسکا زینہ سی بالای عرش اکرم مین گذار ہوا وہ جسکا براق برق رفتار رہوار ہوا وہ خدا جس کا خود طالب دیدار ہی وہ باعث نازش پروردگار ہی وہ جسکی تحت لوا پیغمبران مرسلین وہ کون یعنی حضرت ابوالقاسم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خاتم النبیین

میر ممنون ؎ محمد عربی بادشاہ عرش حریم ٭ کری ہی روح قدس جسکی در کی دربانی ٭ اوسی خدا تو نہین کہہ سکون پہ کہتا ہون ٭ کہ اوس کے

مرتبہ دانی مین ہاے خدادانی ٭ وہ لباس بشر مین نور خدا تہا واللہ اعلم کیا ماجرا تہا
بندہ ہوکر خدا کا حبیب ہو یہ رتبہ کسکو نصیب ہو غالب تمنای دیرینہ
کردگار ٭ بوی ایزد از خویش امیدوار ٭ زراز نہان پردہ برزدہ ٭ زذات خدا
معجزی سرزدہ ٭ خاتم نگین رسالت وہ گوہر دریای جلالت قصر اسلام کو اوسکے
معمار شرع نی قوی اساس بنایا ظلمت جہل کو اوسکی نور جمال نی مٹایا اوس ذات
مقدس کا اگر دنیا مین ظہور نہوتا تو قیامت تک جبس اصنام بیت الحرام سی نہ
دور ہوتا وہ نور پاک نہاد اگر اس جہان ظلمت بنیاد کی رونق نہ بڑہاتا اور جو وہ
قدم مسعود زمین کو آسمان نہ بناتا تو گمکردہ راہون کو راہ نجات کون دکہاتا
باغ نعیم یوہین خالی رہجاتا بہشت اوس کی محبونکی فرش راہ ہی چشمۂ کوثر کو اوسکی
خادمونکی چاہ ہی جب وہ اپنا رتبہ شفاعت دکہائیگا طاعت کو گناہ پر رشک
آئیگا خسروے پردہ کش امت شوریدہ کار ٭ ضامن آمرزش پروردگار
عذر ز عاصی بود اندر گناہ ٭ طرفہ کہ من عاصی و او عذر خواہ ٭ اگر موسی کے ید بیضا ہاتھہ
آیا مگر ویسا دست قمر شگاف کسینی نپایا رسالت نی اوسکی نسبت و اتنی زینت
پائی نبوت نی اوسکی سبب سی بہرۂ رفعت دکہائی مہر انور کو اسی بات کی جلن ہی کہ
اوسکی روضۂ اقدس مین مین نہین اور شمع روشن ہی آسمان کو زمین سی اسیکا
غبار ہی کہ اسپر کیون حضرت کا مزار ہی اوسکی حکم سی رجعت آفتاب کا کیا تعجب ہے
اگر وہ اپنی لب معجز نما سی فرمائی تو زمین آسمان و آسمان زمین ہوجائی شجر وحجر

والنسان وحیوان اوس کی اثبات رسالت کی گواہی مین ہمہ تن زبان ہوئے ہر ایک
عہد مین اوس خاصہ کردگار کی دین کی بڑہنی کی سامان ہوی ہیں سچ ہی حجت حق اسی
کہتی ہین اور اثبات دعوی راستی کی یہی معنی ہین حضرت کی علویت مرتبہ کو منکران
نبوت بھی مانجاتی ہین اور اہل استنکاف کی زبان سی بھی کلمات حق نکلجاتی ہین چنانچہ
فی زماننا دار السلطنت لندن مین صاحبان انگلشیہ مین سی ایک صاحب کہ جنکا نام
نامی جون ڈیون پورٹ صاحب ہی اور نہایت اپنی علم مین ذی استعداد و مورخ بی
بدل و انصاف دوست و راستی آشنا ہین اونہون نی کچھہ ہماری حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقایع عمری تحریر کیا ہی اور بعض بعض الزامات کا
جو غیر مذہبون نی بسبب تعصب مذہبی کی انحضرت کی نسبت لگائی ہین اون کا
جواب لکھکر اونکو دفع کیا ہی جب وہ کتاب چھپکر ہندوستان مین آئی تو اوسکی پڑہنی کو
ہر ایک دوستدار نبوی کی طبیعت لہرائی جو کہ زبان انگریزی ہر ایک نہین جانتا اسواسطی
مشفقی خواجہ قمر الدین خانصاحب عرف خواجہ مرزا صاحب خلف الصدق خواجہ بدر الدین خانصاحب
عرف خواجہ امان صاحب مترجم بوستان خیال کہ جوان سنجیدہ و فہمیدہ مین اونہون نی یہہ
چاہا یہہ کتاب زبان انگریزیسی اردو زبان مین ترجمہ ہوجائی تا ہر ایک مشتاق اوسکی پڑہنی کی حظ
اوٹہاوی اور اس کار خیر کی انصرام مین ثواب بے نہایت حاصل ہوجائی یہہ خیال کرکی خواجہ صاحب
موصوف نے اسکی درستی کو ہمت چست باندہی اور محمد عنایت الرحمن خانصاحب سے کہ وہ فن
ترجمہ نگاری مین دستگاہ تام رکہتی ہین کتاب مذکور کا ترجمہ کروایا جب ترجمہ ہوچکا تو مؤید الاسلام نام

رکہا اور مقصد انطباع کیا اور اس خاکسار ہیچمدان مہدی مجروح سی دیباچہ لکھنی کو فرمایا
بندہ خواجہ صاحب کا حکم بسر وچشم بجالایا کسواسطی کہ رضاجوئی احباب و کار ثواب ہے
اب آگی اصل مطلب کتاب ہی فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس کتاب کے تصنیف سی میری غرض یہہ ہی کہ آنحضرت کی وقائع عمری پر جو جہوٹی
الزامات اور بی انصافانہ بہتان ہوئی ہین اون کو رفع کرون اور یہہ ثابت کرون
کہ آپ فی الحقیقت خلق اللہ کے بڑی مربی اور نفع رسان تہی وہ مصنف جنہون نے
تعصب مذہبی کی سبب سے اس محی عبادت واحد مطلق کی شہرہ پر داغ لگایا ہی اونہون نے
یہی نہین ظاہر کیا کہ ہم نا منصف اور اوس عقل سی خالی ہین جسکی اتباع کیواسطی
حضرت عیسی نی اسقدر شد و مد سی تاکید فرمائی ہی بلکہ اونہون نی اپنی رائین بھی غلطی کے
ہی کیونکہ اونکی فکر مین اونکو یقین ہوجاتا کہ یہہ عیسائیون اور اس زمانہ کی عقلا کا
طریقہ نہین ہی کہ بنی اور اوسکی مقولون پر نکتہ چینی کرین بلکہ مشرقی لوگونکا طریقہ ہے
— یا بہ تبدیل الفاظ ہم اس مطلبکو اسطرح بیان کرسکتی ہین کہ آنحضرت کو ایک
شارع مذہب اور مقنن ملت خیال کرنا چاہئی — آپ عربین عیسوی سنہ کے

سا تویں صدی میں ہے اگر ہم یہ نہ کہیں کہ آپ ایسی فصیلتیں رکہتی کہ دنیا میں آپکا نظیر پیدا نہیں ہوا تو اس میں بہی شک نہیں کہ آنحضرت ملک ایشیا کی سب میں بڑی نامی اور گرامی آدمی تہی جب ہم اس بات کا خیال کریں کہ آپکی پیدایش سی پہلی اہل عرب کیا حال تہا اور وہ آپکی بعد کیسی ہو گئی اور علاوہ اسکے اس بات پر بہی غور کریں کہ آپکی سلوں نے کروڑہا آدمیونکی دلمین کیسی گرمی پیدا کی اور قایم رکہی تو اسصورت مین ایسی بڑی آدمیکی صفت اور ثنا نکرنا بہت بڑی بی انصافی ہوگی اور آپکی ولادت کو اتفاق پر محمول کرنا خدای عزوجل کے قدرت اور حکومت پر شبہ کرنا ہی ـــ القصہ مؤلف کو یہہ بہی اقرار کرنا چاہئی کہ چند جگہہ اوس نے چونکہ اوسکو اپنی رای اور الفاظ پر اعتماد کامل نہ تہا اور مصنفین کے رای اور خیالات کا استعمال کیا ہی اور اس مقام پر اس مدد کا اقرار کرتا ہی اور شکر گذار ہی

بیان وقایع عمری محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ہمیں کچہہ شبہ نہیں کہ تمام مقنن اور فتح کرنیوالون مین ایک کا بہی نام اسطرح نہین لیا جا سکتا جسکی وقایع عمری آنحضرت کی وقایع عمری سی زیادہ تر مفصل اور صداقت سی لکہی گئی ہوں فی الحقیقت اگر ہم آپکی سوانح عمری کو اون معجزات اور تعجبات سی مبرا کردین جو ابتدائی موزخون نی آپکی طرف منسوب کئے ہیں تو باقی اچہی طرحسی یقین ہو سکتا ہی آپکی ولادت کے زمانی میں اکثر عربکی حصی غیر قوموںکی زیر حکومت تہی کوہستانی عرب کے تمام شمالی حصی اور ملک شام و فلسطین و مصر بادشاہان قسطنطینہ کی عملداری میں تہی اور خلیج فارس کے کنارہ اور وہ ملک جسمین دریای دجلہ و فرات بہتے ہین اور ملک جزیرہ نمای ط عرب کے جنوبی حصی خسروان فارس کے قلمرو میں شامل تہی بحر قلزم کی ساحل کا

ط ملک عرب کو جزیرہ نما اسواسطی کہتی ہین کہ اوسکی تین طرف پانی ہے اور ایکطرف خشکی مرجع سطر ۱۲

ایک حصہ یمن معظمہ کی جنوب تک عیسائی بادشاہان ابیسینیا کا ماتحت تھا صرف مکہ اور وسطی دشوار
گذار ملک آزاد تھی اکثر اہل عرب کا مذہب اپنی ہی حاکم کی موافق تھا چنانچہ جہان اہل یونان اور اہل ابیسینیا کی عملداری
تھی وہان عیسائی مذہب کا غلبہ تھا اور جہان فارس والونکی عملداری تھی وہان مذہب مجوس پایا جاتا
تھا حالانکہ یہہ دونون مذہب عقاید مین بالکل مختلف ہین باقی سب مقامون مین بت پرستی کا نہایت زور تھا زمانہ
سلف مین اہل عرب ایک خدا یعنی خالق آسمان و زمین کی پرستش کرتی تھی مگر آخر کار اونہون نے وہ پرستش چھوڑ دی
اور شیاطین کی بھی اسطرح جنہین وہ خدا کی بیٹیان کہتی تھی پرستش کرنی لگے اور یقین کرنی لگی کہ یہہ شیاطین سیارون اور
ستارون مین رہتی ہین اور زمین پر حکمرانی کرتی ہین سب جگہ ہی ایک سے دیوتا نہین پائے جاتی تھی ہر ایک قوم اور
ایک خاندان کی خاص خاص دیوتا اور اوتار تھی اور اونکو انسانی قربانیان چڑہائی جاتی تہین اہل عرب کو نہ عقبی
کا اور نہ دنیا کی مخلوق ہونیکا یقین تھا وہ عالم کی خلقت کو زمانہ کی گردش سی اور اپنی معدوم ہونیکو
انجام و قسمت سے منسوب کرتی تھی عیاشی اور قزاقی کا مرجا ور تھا اور چونکہ موت کو ہستی کا انجام محض خیال کرتی
تھی لہذا نیکی کی جزا مانتی تھی نہ بدی کی سزا اسیطرح کی سوء اعتقادی اور بدمذہبی اون یہودیون اور عیسائیون
مین بھی پائے جاتی تھی جنہون نے یہان آکے بستی سکونت اختیار کی تھی اور زور پکڑا تھا یہودیون نے اہل
روم کی ظلم سے اس سرزمین مین جہان ہر ایک کو آزادی حاصل تھی پناہ پکڑی تھی عیسائی لوگ بھی —
پوپ اور پادریون کے مذہب والونکی ظلمون اور تکرار سے بچنی کو یہان آ پہنچتی تھی مذہب عیسائی سے
زیادہ اس زمانہ مین کوئی چیز بالتصریح خراب نہ تھی وہ دونون شاخین مذہب عیسائی کی
جو ملک ایشیا اور افریقہ مین پھیل گئی تھین اونہون نے طرح طرح کی بدعتین اور بیہودہ
اعتقادیان اختیار کر لی تہین وہ ہمیشہ باہم مباحثون اور مناقشون مین مصروف

مصروف رہتی تہی اور آیرین اور سبیلین اور لینسن نوترین اور توحید مذہب والونکی گمراہی
نہایت درجی تہی اونکی پادری لوگونکی بی اعتدالی اور عہدونکی فروخت اور جہالت نے مذہب عیسائی کو
برا دہبہ لگایا تہا اور عیسائی لوگونکو نہایت بد رویہ کردیا تہا عرب کے جنگلونمین جاہل اور مجنون راہب بکثرت
تہی اور بیہودہ تجربات مین اپنی اوقات خراب کیا کرتی تہی اکثر ان لوگونکے غول کے غول شہر مین آکر
اپنی توہمات اہل شہر کو تلوار کی ذریعے سے سکہایا اور منوایا کرتی تہی نہایت ذلیل بت پرستی نی اوس سادے
پرستش کے جگہہ چہین لی تہی جس مین حضرت عیسی نی خدا تعالی قادر مطلق اور بی مثال اور نفع رسان کے
بندگی کا حکم کیا ہی ان عیسائیون نی اپنی خیالمین ایک نیا "ولینس" قایم کرلیا تہا اور اوسکو اپنی
مذہب کے اولیا اور شہدا اور ملایک آباد خیال کرتی تہی جیسا بت پرست اپنی دیوتاونسی اولمپس
کو آباد سمجہتی تہی اس زمانہ مین ایسی ہی عیسائی تہی جو جوزف (یعنی یوسف ۱۲) کی بی بی مین ربی کی صفات قایم کرتی تہی
تبرکات اور کہینچی اور تراشی تصویرونکو وہی لوگ پوجتی تہی جنکو حضرت عیسی علیہ السلام نی فرمایا تہا
کہ تم اپنی دعا صرف زندہ خدا سی کیا کرو اسکندریہ اور حلب اور دمشق مین مذہب عیسائی کا بہی یہی حال ہو
رہا تہا آپکی ولادت کی زمانہ مین تمام آدمیون نی اپنی مذہبونکی اصول چہوڑ دئی تہی اور تنہا ای جہگڑون
اور فروع مین مصروف رہتی تہی اہل عرب کو ظاہر ہوگیا تہا کہ ہم اپنی اپنی مذہبونکی بڑی اصل یعنی خدا تعالے
کی خالص پرستش بہول گئی ہین اور سوء اعتقادی اور بدعات کی لحاظ سی اپنی بت پرست ہم عصرونکے
مساوی ہین ——— محمد علیہ السلام مکہ مین پیدا ہوئی سنہ ولادت مشکوک ہی مورخین نی
مختلف سنہ لکہی ہین وہ یہ ہین سنہ ۵۶۰ سنہ ۵۷۱ سنہ ۵۷۲ سنہ ۵۷۵ سنہ ۶۰۰ سنہ ۶۲۰ عیسوی مگر ان سب
مین صحیح تیرہوین نومبر سنہ ۵۷۱ عیسوی ہی واضح ہو کہ حضرت عیسی کی سنہ ولادت مین بہی ایسا ہی

شبہہ ہی چھٹی صدی عیسوی تک تحقیق معلوم نہ تہا کہ آپ کونسی سنہ مین پیدا ہوئی جبکہ ڈینی اوینی سیس
اگزمی گس رومی پادری نے شہنشاہ جسٹینین کی عہد حکومت مین آپکی ولادت کا سنہ تحقیق کیا اور
یوسی بی اس اور سینلین وغیرہ مورخون نی بہت مباحثون اور تکرارون کی بعد یہہ بات معلوم
کی کہ حضرت عیسی علیہ السلام دنیا کی خلقت کی ۳۹۹۹ برس بعد پیدا ہوئے[5] معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کی آبا
اور اجداد اور آل اطہار بلحاظ امور خانگی اور معاملات غیر اقوام کی شاہانہ بسر کرتی تہی اور یہہ رفعت
اونہون نی بسبب دانشمندی اور دیانت کے حاصل کی تہی بعد ازان حکومت خاندان قریش
حاکم کی چہوٹی بیٹی کی اولاد مین منتقل ہو گئی یہہ خاندان تمام اہل عرب مین سب سے زیادہ معزز تہا
اور حضرت اسمعیل ابن ابراہیم علیہ السلام کی نسل مین ہونیکا دعوی کرتا تہا اور فی الواقع اونہین کے
نسل سی تہا واقع مین مورخون کو اس مین اختلاف ہی کہ حضرت[6] اسمعیل کی آنحضرت تک کی
نسلین گذرین بعض تیس لکہتی ہین اور بعض ساٹہہ مگر اسمین سبکو اتفاق ہی کہ حضرت عدنان سی جو
حضرت اسمعیل کی نسل سی تہے آنحضرت تک اکیس پشتین گذری ہین اور ان مورخون مین صرف یہہ
اختلاف ہی کہ عدنان سی حضرت اسمعیل تک کئی پشتین گذرین —— یہہ خاندان قریش
ہی تہا کہ جسمین سی پانچ پشتون تک شہر مذکورۃ الصدر کی حکام اور درگاہ کعبہ[3] کی متولی مقرر
کئی گئی —— آنحضرت کی وقت سی پہلی یہہ درگاہ بت پرست اہل عرب کی زیارت گاہ اور تیرت
کا مقام تہی اور اس مین تین سو ساٹھہ بت سال عرب کے شمار کی موافق تہی —— کعبہ اسواسطی اور
بہی معظم ہی کہ اوسکی تعمیر کو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل سی منسوب کرتی ہین اور یہہ اون تمام
عمارتون مین جو انسان نی خدا تعالی کی عبادت کیواسطہ بنائی ہین سب سے پہلے تعمیر ہوا ہی ——

— یہہ درگاہ — بلا تشبیہہ — اہل یونان کی ڈلفی کی طرح تمام قوم کی زیارت گاہ
خیال کیجاتی ہی یہان تمام وہ آدمی جو فن شعر اور فصاحت مین کامل ہوا کرتی تہی آیا کرتی تہی اور
درگاہ کی حدونکی اندر اپنی اون تصنیفات کو جو یاد کرنی کی قابل خیال کیجاتی تہین آویزان
کر جایا کرتی تہی — اوس زمانہ مین اہل عرب کو تمام اور علوم مین انہین دو فنونکی قدر تہی
اس عمارت کی قدامت نی اسکی یادہ معظم کر دیا تہا کیونکہ تواریخ سی ثابت ہی کہ یہہ زیارت گاہ
حضرت سلیمان[۱۱] کے معبد سی نوسی ترانوی سال پیشتر اور عیسیٰ کے سنہ سی دو ہزار برس پیشتر تعمیر ہوئی
ہی — اس درگاہ کی جنوبی مشرقی گوشہ مین ایک چہوٹا سا پتہر[۱۲] چاندی مین جڑا ہوا اور زمین سے
چار فٹ کی قریب اونچا ہی اہل اسلام اسکی بڑی عظمت کرتی ہین اور یقین کرتی ہین کہ یہہ جنت کے پتہرون مین کا
ایک پتہر ہی جو حضرت آدم علیہ السلام کی ساتہہ بہشت سے زمین پر گرا تہا اور بعد ازان آپکا تکیہ تہا
کہتی ہین کہ وہ اندر سی سپید تہا مگر اوپر سی ایک ناپاک عورتکی مس یا ڈہونکی گناہون یا ہزارون زایرونکی
بوسہ[۱۳] لینی سے سیاہ ہوگیا ہی عرب کے تمام مورخ آنحضرتکی وقت پیدایش کے بیان معجزات مین ایک دوسری
پر سبقت لیجانیکا قصد کرتی ہین چنانچہ منجملہ ہزارون معجزات کی وہ بیان کرتی ہین کہ تمام آسمانون
پر آنحضرت کے ولادت کے وقت ایک عجب طرح کی روشنی تہی اور ساوہ جہیل[۱۴] کا پانی اوسی لمحہ خشک ہوگیا اور
آتش پرستونکی بڑی آگ جو ہزار برس برابر روشن تہی یکایک اور بغیر کسی سبب کی بجہہ گئی آنحضرت کے
والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ تہا جب حضرت پیدا ہوئے تو آپکی ماموں نے جو بڑی منجم تہی آپکا زایچہ
طالع کہینچا اور حکم لگایا کہ آپ بڑی شان اور شوکت حاصل کرینگی اور ایک بڑی سلطنت قایم کرینگی آپکی
ولادت کی ساتوین دن آپکی دادا جناب عبدالمطلب نے تمام قوم کی بڑی دہوم دہام سے دعوت کے اور اس

موقع ہے یہ آپکو سب کی سامنے پیش کر کی آپکا نام محمد ﷺ تعریف کیا گیا یا نہایت شان والا
رکھا — آپکی عمر ابھی پوری دو برس کی بھی نہوئی تھی کہ آپکی والدنی انتقال فرمایا اور اون کے
وراثت سی دو اونٹ اور چند بھیڑیں اور ایک لونڈی مسماۃ برکت ہاتھہ آئی اوسوقت تک آپکو
آپکی والدہ ہی نی دودہ پلایا تہا مگر اب افکار اور غموں کے سبب سے اون کا دودہ خشک ہوگیا
اونہوں نے بدوی قوم کی دائی ڈھونڈنی شروع کی ایسی حالتوں میں دائی ملنی بہت مشکل ہے
کیونکہ دائیان بہت تنخواہ مانگا کرتی ہیں اکثر دائیان حضرت کی مفلسی دیکھکر ناک چڑہا کر چلی جایا کرتی
تہیں آخر کار ایک سادات گڈریہ کی بی بی رحم کہا کر حضرت کو اپنی گھر لیگئی اوسکا گھر طایف پہاڑ
کی قریب ایک گانوں میں تہا یہہ گانو جو مکہ سی مشرق کیطرف واقع ہے آپکو اپنی دایا کی گھر میں چند
روز گذری تھے کہ اوس کو حضرت کی شانوں کی وسط میں ایک تل دیکھکر
اوہام پیدا ہونی لگی اوس نی اور اوس کی خاوند نی اوس تل کی ہونی کو جنون کیطرف
منسوب کیا اور وہ حضرت کو آپکی والدہ کی پاس واپس پہنچا گئی —— جب
حضرت چھہ برس کی ہوئی تب آپ کی والدہ نی انتقال فرمایا آپ کی والدہ اور آپ
ان دونوں میں یثرب سی واپس آئی تہی —— وہاں آپ اپنی قریب
رشتہ داروں سی ملنی کی لئی تشریف لیگئی تہی حضرت کی والدہ کا مزار قریہ ابوا
میں ہی اور قریہ ابوا مکہ اور مدینہ کی وسط میں واقع ہی آپکی سعادت مندی اس سے خوب
ظاہر ہی کہ آپ اپنی والدہ کی مزار پر ہمیشہ زمان وفات تک تشریف لیجایا کرتی تہی
بی بی نفیسہ حضرت کا ہمیشہ مغموم اور متفکر رہنا اسی باعث سی تہا اور آپکی یہہ بات مشہور ہے

ساتوین برس آپکو اپنی یتیمی اور بی کسی کی قدر ہوئی اس مضمون کو حضرت قرآن شریف مین
جب کہ اپنی روح کو خدا تعالی کی مہربانی اور حفاظت کا یقین دلاتی ہین اس طرح سے بیان کرتی ہین
فرماتی ہین تجھکو کیا اوسنی یتیم نہین پایا اور پناہ نہین دی ہے ——— ایک اور موقع پر جب
حضرت مدینہ سی حدیبیہ کو تشریف لیجاتی تہی آپ اپنی والدہ کی مزار پر تشریف لیگئی اور اپکی
چند معتقد بہی اپکی ساتھہ تہی یہہ لوگ نہ جانتی تہی کہ یہہ حضرت آمنہ کی قبر ہی ان لوگون نی اپکو
روتی دیکھکر استفسار کیا کہ آپ کیون روتی ہین آپنے جواب دیا کہ یہہ میری مادر مہربان کی قبر
ہی اللہ تعالی نی مجھکو اس وقت کے زیارت کی اجازت دی ہی مگر جب مینی دعا مغفرت کیواسطی
اجازت چاہی تو نامنظور ہوئی اب مجھکو اونکی عنایتین اور مہربانیان یاد آئین اور مین رونی لگا ——
اپکی والدہ کی وفات کی بعد آپکو اپکی دادا صاحب عبد المطلب نے اپنی حفاظت مین لی لیا عبد المطلب
اس زمانہ مین شریف کعبہ تھی جب اونہون نے دو برس کی بعد انتقال کیا اونکی بیٹی ابو طالب اور قایم مقام
نی حضرت کو اپنی تربیت مین لی لیا اور آپکو حضرت مین اسطرح رکھا جسطرح کوئی اپنی بچونکو
رکھتا ہی اس زمانہ مین آپ نی علامات ذہانت اور طالب علمی ظاہر کین آپ تنہائی مین بیٹھکر
فکر کرنا پسند کرتی تہی اور اسقدر تنہائی مین بیٹھنے کے مشتاق تہی کہ جب آپکی ہجولی کھیلنے کی درخواست
کرتی تو آپ جواب دیتی کہ آدمی کو اللہ تعالی نی عمدہ کامونکی واسطی پیدا کیا ہی نہ بیہودہ کھیلون
کیواسطی جب آپ تیرہ برس کے ہوئی تو اپکی چچا صاحب ابو طالب جو ایک بڑی امیر سوداگر تہی قافلہ شام
کی ہمراہ جانی لگی حضرت نے بہی ہمراہی کی درخواست کی اپکی چچا صاحب راضی ہوگئی آپنے پہلی ہی
سفر مین امور تجارت مین ایسا ہنر ظاہر کیا کہ سبکو آپکی قدر ہوگئی دوسری برس آپنے

سپہ گری اختیار کی اسسے بھی یہہ عجیب بات ظاہر ہی کہ اہل عرب کی نزدیک سپہ گری
اور تجارت باہم مخالف نہین اور اکثر اونکی عمدہ قومون مین اگرچہ یہہ بات فی الحقیقت
نہین ہوتی مگر وہ لوگ ان پیشیون کو جلد جلد بدلتی ہین جو حضرت نی ان مہمات مین عالم
جوانی مین سعی کی اوس سی آپکا بڑا فوجی ہنر اور فہم ظاہر ہوگیا اور آپکی قدر جو آپنی ان اوصاف
کی سبب حاصل کی تھی اور بھی زیادہ ہوگئی جب لوگون نی دیکھا کہ آپ صادق الکلام تیز رائے
اور خوش اوقات ہین جب آپکی عمر زیادہ ہوئی تو اور تاجرون نی حضرت کی بڑی ہنر اور
لیاقت کو دیکھکر تجارتمین اپنا گماشتہ بنایا ایک تجارت کی سفر مین جسمین حضرت اپنی چچا
کی ساتھہ تھی آپ شام کی جنگل مین ایک عبادتخانہ کی قریب پہنچی اوسمین سے ایک بڑی[۵۱] پادری
نی حضرتکو بغور دیکھکر ابو طالب کو ایک گوشہ مین لیگیا اور کہا اپنی بھتیجی سی خبردار رہنا
اور اسکو یہودیون کی شرارت سی بچانا کیونکہ یہہ یقینی ایک بڑی مطلب کیواسطی پیدا ہوا ہی
بعض مورخین کا قول ہی کہ اس پادریکی پیشین گوئی بالکل پوری ہوئے اور اس آئندہ نبی ہونی
والی نی حضرت ابراہیم کی اولاد سی بڑی تکلیف پائی جب حضرت تجارتکی سفرونمین مصروف
تھی تو آپ مختلف میلون مین جو عرب کے مقامات مختلفہ مین ہوا کرتی تھی جایا کرتی تھی اور
یہان اہل عربکی معقولی اور مذہبی عقائد بیان کئی جاتی تھی آپکو اس سبب سے ان مضامین کا
خوب تجربہ حاصل ہوگیا اور حضرت کو بت پرستی کے بیہودگی اور اپنی اہل وطن کے بدعات کی ذلت
اور خواری خوب منتقش ہوگئی اس زمانہ مین کعبہ شریف مین آگ لگ کر اوسکا بہت سا حصہ
جلگیا تہا لہذا اوسکی مرمت ہونیکو تھی اور باہم یہہ تکرار ہونے لگی کہ سنگ مقدس[۵۲] کو کون نصب کرے

۵۱ [illegible] بحیرا [illegible] ۱۲

۵۲ یعنی حجر الاسود ۱۲

پہلی گاڑی اس تکرار کی رفع کرنیکی واسطی یہہ بات قرار پائی کہ اس پتہر کی دوبارہ جڑنیکی
ممتاز ہی اوس شخص کو بخشی جاوی جو پہلی درگاہ شریف کی حدود مین داخل ہوا ہو اور
یہہ شخص آنحضرت تہی جو اتفاقاً وہان داخل ہوگئی تہی اونہون نی اوس قرارداد کی موافق
عام رسوم پوری کرنی [illegible] اوس پتہر کو جڑ دیا جبکہ آپ اوس پتہر کو جڑ رہی تہی اوس
وقت عام پاس کہڑی ہونیوالی آفرین آفرین کہہ رہی تہی اوس وقت آپنی ایک بتخانہ اون
بتون کی واسطی بنایا جسکا کہ غارت کرنا آپکی رسالت کا بڑا مقصد تہا بس وہ صرف ایک
پتہر تہا جسکو حضرت نی اسطرح قایم کیا مگر ایک نئی مذہب کی بنیاد تہی جو رکہی گئی تہی
اور جس مذہب کی آپ خود ہادی اور رہنما بنی —— آنحضرت اپنی چچا کی خدمت مین
پچیس سال کی عمر تک رہی جبکہ ایک بڑا امیر آدمی شہر مین مرگیا اور اوس کی بیوی
کو جن کا نام خدیجہ تہا ایک منتظم واسطی امور خانگی کی درکار ہوا اور لوگون نی آپکو اس
عہدی کیواسطی تجویز کیا بی بی خدیجہ سی آپکی سفارش کی آپ تمام اون شرایط پر راضی
ہوکر جو بی بی خدیجہ نی پیش کین اونکی طرف سی تین برس تک دمشق اور مقامون
مین تجارت کرتی رہی جب آپ مکہ کو واپس آئی تو بی بی خدیجہ کی پاس خود اسواسطی گئی
کہ اون سی زبانی تمام اپنی تجارت کا نتیجہ بیان کرین بی بی خدیجہ حساب کی فرد دیکہکر
نہایت راضی ہوئین اور جو کہ آپ حضرت خدیجہ کی سامنی کہڑی تہی آپکی سیاہ اور چمکتی ہوئی
آنکہین اور عمدہ خال و خد اور تناسب اعضا اور رعب دار چہرہ ایسا ایک جادو تہا کہ جسکی
سبب سے اون کی شکل اون کو اپنی دولت کی زیادتی کی خوشی سی زیادہ خوش آیند معلوم ہوتی تہی

معاہم [illegible] ١٠

یہہ حسینہ بیوہ اس زمانہ مین چالیس برس کی تہی اسکی دو دفعہ شادی ہو چکی تہی اور
اس نے دو بیٹے اور ایک بیٹی جنی تہی مگر تاہم ایسے ایک حسین آدمی کی خوش وضعی اور
شوخی دیکہکر اوس کا دل نہ رہ سکا اور اوسنے حضرت سے نکاح کی درخواست کی ۔۔
اس زمانہ مین آنحضرت کا نہایت شباب کا عالم تہا آپکا قد کا شاندار تہی خال و خد باقاعدہ
اور دلپسند تہی آنکہیں سیاہ اور رسیلی تہین پیشانی ایک فراخ تہا بال بہی حسن خوبصورت
تہا دانت موتی کیطرح چمکتی تہی رخسار سرخ تہی اور اوسنی تندرستی عیان تہی آپنے
اپنی قدرتی سیاہ بالون کو اور ریش کو ایک ہلکا سا وسمہ کر رکہا تہا آپکا دل آویز تبسم عمدہ
اور رسیلی آواز اور نکات سے اعضا کو حرکت دینا آزادی اور صاف دلی سے بات کا کرنا ہر
ایک آدمی کو جس سے آپ خطاب کرتی متوجہ کرلیتی تہی آپ مین فرشتون کی صفات تہی
آپکی نصیحت جلد موثر ہوتی تہی حافظہ خوب تہا خیال بلند پرواز اور دلیرانہ تہا رائے صائب
تہی طبیعت دلیر تہی اور آپکی صاف دلی اور یقین کی بنسبت کسی کی رائے کچہہ ہی کیون
نہو آپکا استقلال پیروی مین اوس بڑی مطلب کے جسکی واسطی آپ پیدا ہوئی تہی ہر ایک
آدمی کی تعریف کو زبردستی اپنی طرف راجع کرتا تہا آپکی قدرتی فصاحت بسبب استعمال
عمدہ زبان اور محاسن بلاغت کی فصیح تر معلوم ہوتی تہی ۔ آیندہ ذکر آنحضرت کا جب آپ
مسن ہو گئی تہی گبن صاحب مورخ نی اسطرح لکہا ہی ۔۔ آنحضرت حسن مین شہرہ آفاق تہی اور یہہ نعمت
صرف اون بڑی لوگون کو بری معلوم ہوتی ہی جنکو اللہ تعالی کیطرفسے نہین عطا ہوئی نتیجہ اسکی کہ آپ کوئی
بات فرمادین آپ یا تو کسی خاص آدمی یا گروہ کو اپنی طرف متوجہ کرلیا کرتی تہی لوگ آنحضرت کی شاہانہ شکل اور

رسیلی آنکھون اور وضع دار تبسم اور بکہری ہوئی داڑہی اور ایسا چہرہ جو دل کی ہر ایک جذبہ کی تصویر کہینچ دی اور ایسی حرکت اعضا جو زبان کا کام دی تعریف کیا کرتی تہی دنیوی رسوم مین آپ کو ادب اور خوش خلقی کا نہایت لحاظ تہا امرا اور حکام کی جس قدر آپ تعظیم کرتی تہی اوتنی ہی آپ غربای مکہ کی ساتہہ خوش خلقی سی پیش آتی تہی اور اس سبب سی آپ نہایت معزز اور مکرم تہی آپکی حسن اخلاق نی آپکی پیچیدہ مطالب کو چہپا لیا تہا اور آپکا خلق خیر خواہی عام اور لوگون کی دوستی کیطرف منسوب ہوتا تہا آپکا حافظہ بڑا تہا ظرافت عمدہ تہی خیالات بلند تہی رای صائب صاف اور قطعی تہی آپکے خیالات اور کام دونو دلیرانہ تہی اور اگرچہ آپکی ارادی رفتہ رفتہ کامیابی سی پوری ہوگئی پہلا خیال جو اون کو اپنی رسالت کا دلمین آیا اوس سی اون کی دلیری اور بلندی رای ظاہر ہی ــــ عبد اللہ کی صاحبزادی نہایت عمدہ قوم مین تربیت پائی ہوئی اونہون نی نہایت فصیح عربی کا استعمال کیا اور اون کی طلاقت لسانی اور بلاغت کو اونکی عقلمندانہ خموشی نی نہایت ترقی دی[له] ــــ وہ علم جس سی عوام الناس علم مراد رکہتی ہین حضرت کو بالکل نہ تہا کیونکہ آپ نی سوا اوس تعلیم کی جو آپکی قوم مین ہوتی تہی نہ پائی تہی اور حضرت کی قوم کی لوگ اوس ملک میں علم ادب سے غفلت کرتی تہی بلکہ شاید حقیر جانتی تہی کیونکہ وہ اپنی زبان کی مقابلہ مین کسی زبان کی منزلت نہ سمجہتی تہی وہ اپنی زبان مین استعمال سی کمال حاصل کرتی تہے کتابون سی نہ حاصل کرتی تہی اپنی زبان کی ترقی دینی کو وہ اپنی شعرا کی ایسی فقرات

له حضرت موسی اور ... حضرت عیسی بھی اپنی قوم میں صرف تجربہ کار آدمی تھی اونہون نی اپنی ملک اور قوم کو علم و دونو کام سکھائی تہی سکھاتی تھی حکومت حاصل کی ــ سوانح عمری حضرت عیسی علیہ السلام مصنفہ ایبان صاحب باب چہارم صفحہ ۱۲

حفظ کرنی پر اکتفا کرتی تہی جنہین وہ اپنی بکار آمد خیال کرتی تہی اہل عرب با
وصف اسکی کہ اون کو اوستاد نہ ملتا تہا بڑی اہل ہنر ہوجاتی تہی کیونکہ نیچر ہی ایک
قسم کا مدرسہ تہا جو ہمیشہ کہلا رہتا تہا یہان اہل عرب تجربہ کار اور لیاقت والی
آدمیون سی ملکر بہت علم اور عقل حاصل کر لیا کرتی تہی اہل مشرق کی خوش
اخلاقی اور جودت رای ہماری تعلیم سی بالکل مختلف ہے عرب کی مورخین نی آپکے
شادی کا بیان بہت دلچسپ لکہا ہی حضرت کا نکاح بڑی دہوم دہام سی ہوا
تہا دو اونٹ دعوت مین ذبح ہوئی تہی اور حضرت خدیجہ کی غلام دف بجا بجا کر
مہمانون کی سامنی ناچ رہی تہی نکاح کیوقت حضرت کی اٹہائیس برس کی عمر تہی اور
حضرت خدیجہ کی چالیس برس کے مگر وہ بہت صاحب جمال تہین اگرچہ حضرت کی
عمر اور آپکی بی بی کی عمر مین مساوات نہ تہی مگر پہر بہی آپ بڑی اتفاق سی رہی اور کبہی
آپ نی اپنی ملک کی اوس قانون کا فائدہ نہ اوٹہایا جس مین ایک سے زیادہ نکاح
کی اجازت ہی ـــ اب اس نبی کی پندرہ برس کی حالات بالکل معلوم نہین ہوئے
اسیطرح حضرت عیسیٰ کے بہی اوس زمانہ کی حالات معلوم نہین ہین جب آپ جوزف نجار
کی دوکان مین کام کیا کرتی تہی ہم کہہ سکتی ہین کہ اس مقدس عرصہ مین آپ اپنی عقل و رای
کو ترقی دی رہی تہی اور رفتہ رفتہ اوس پیام کی تیاری کر رہی تہی جو آپکو خداتعالیٰ کیطرف
سی سپرد ہوا تہا ـــ آپ اپنی تئین الزامات اور بہتانون سی بچانی مین ہمیشہ مصروف
رہتی تہی کہتی ہین کہ ہر ایک سال آنحضرت جبل حرا کی کہو مین جاکر ایک مہینہ بسر کیا کرتی

تھی یہہ پہاڑ مکہ معظمہ سی تو میل کی فاصلہ پر مغرب کیطرف واقع ہے یہان انجیل ملاحظہ
فرمایا کرتی تھی اور بیٹھکر فکر کیا کرتی تھی کچھہ تو آپکا مزاج پہلی ہی گرم تھا کچھہ اس سخت محنت
کی سببسے آپکی طبیعت پر ایک طرح کا اثر پیدا ہوگیا آپکو اکثر توہمات اور خیالات پیدا ہونے
لگی — آپکی ایک مورخ کا قول ہی کہ آپ متواتر چھہ مہینہ تک ایسی خواب دیکھا کئی جیسی
آپکو دن بھر خیالات رہتی تھی — اس بات کی اصلی حقیقت معلوم کرنی بہت مشکل ہے
آیا آپکو سخت فکر کرنی کرتی یہہ خیالات بندہنی لگی تھی یا آپ پر عرض کی سببسے یہہ بیہوشی
طاری ہوتی تھی مگر یہہ بات یقینی ہی کہ وحی نازل ہونیکی وقت آپکا چہرہ بالکل متغیر ہوجاتا تھا اور
آپ بہت متفکر معلوم ہونی لگتی تھی — آپ زمین پر اسطرح گر پڑتی تھی جیسی کوئی جاگا ہوا
یا مخمور گر پڑی اور نہایت سردیمین بھی آپ کی پیشانی پر پسینی کی بڑی بڑی قطرے
آجاتی تھی — بلکہ روایت ہی کہ اگر وحی نازل ہوتی کیوقت آپ اونٹ پر سوار ہوتے
تھی تو اوس اونٹ پر بھی ایک عجب طرح کی حالت طاری ہوجاتی تھی کبھی پچھلے پیرون
بل زمین پر بیٹھہ جایا کرتا تھا اور کبھی اوٹھہ کھڑا ہوتا تھا یا یکایک کھڑا ہو کر اپنی ٹانگین
ادہر اودہر پھینکنی لگتا تھا گویا یہہ چاہتا تھا کہ اون ٹانگون کو توڑ کر پھینکدے دون —
یہہ جو اکثر عیسائیون کا بیان ہی کہ غشی آپ کو مرگی کی سبب سی طاری ہوتی
تھی یہہ عیسائیون کی یونانی فرقہ کی ذلیل جھوٹی حجت بنائی ہی معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ لوگ اس نبی مذہب کی نبی کو بیماری کا داغ لگایا چاہتی ہین ایسی بہتان
سی عیسائیوں کو نفرت کرنی ضروری ہی ان بداندیش متعصبون کو یہہ خیال

کرنا ضرور چاہئی تہا کہ اگر آپ کو فی الحقیقت یہہ مرض بہی ہوتا تو او نہین
دینی مسئلہ کی موافق آپ پر رحم لازم تہا نہ خوشی کرنا اور یہہ بات بنانا کہ
یہہ مرض خدا تعالی کی غضب کی علامت ہی ـــــ عیاذاً باللہ ـ

آپ کو چالیسوان سال تہا رمضان شریف کی مہینہ مین آپ اپنی چغہ مین
لپٹی ہوئی شب بیداری کر رہی تہی آپ نی سنا کہ کوئی میرا نام پکارتا ہی یہہ سنکر
سر مبارک باہر نکالا اوس وقت آپ پر اسقدر نور اور روشنی کا غلبہ ہوا کہ
آپ بیہوش ہو گئی جب آپکو پہر ہوش آیا آپ کی پاس ایک فرشتہ آدمی کے
شکل بنکر آیا اور اوس نی آپ کی سامنی ایک ریشمی کپڑا جو تمام لکہا ہوا تہا
پیش کیا اور کہا پڑہو آپ نی فرمایا کہ مجہی پڑہنا نہین آتا پہر فرشتہ نی کہا کہ بسم اللہ
کر کی پڑہو اور ایسی اللہ کا نام لیکی پڑہو جس نی آدمی کو ایک قطرہ خون
سی بنایا اور ایسی اللہ کا نام لیکر پڑہو جس نی انسان کو قلم کا استعمال سکہایا
اور جو اوس کے روح مین علم کا نور ڈال سکتا ہی آپکا دل اوسی لحظہ روشن
ہو گیا اور وہ نوشتہ باسانی پڑہ لیا پہر آپ کو بہت گہبراہٹ ہونی لگی اور
آپ جنگل کو دوڑ کر تشریف لیگئی یہان آپ کو در و دیوار سی یہہ آواز
آنی لگی کہ ای محمد تو خدا تعالی کا نبی ہی اور مین جبرئیل فرشتہ ہون ـــ

اگر ہم یہہ خیال کرین کہ یہہ بات اکثر ہوتی ہی کہ جب آدمی تنہائی مین بیٹہا
ہو تو وہ ایسی اشکال وہمی کو صور حقیقی سمجہہ لیتا ہی اور علاوہ اس کے

۲ بارہوین صفحہ کا حاشیہ دیکہو ۱۲ منہ مولف

بڑی بڑی عقلمند مرد اور عورتون کو ایسی وہم اکثر پیدا ہوی ہین مثلاً قیصر روم
کی ہمزاد کی حکایت اور اوس کا بروٹس کی خیمہ مین آنا اور ایک مہیب شکل کا
کرومڈل پاس آنا اور اوسکی شان او شوکت کی پیشین گوئی کرنا اور زمانہ حالمین
مولی تورش اور میڈم ڈی گاین اور سوئڈن برگ اور میڈم کروڈنر وغیرہ کی
حکایات جب ہم ان حکایات کو خیال کرین تو یقین ہو جاتا ہی کہ آنحضرت نی ہرگز فریب
نہین کیا اور اون کو دلی یقین ہو گیا تھا کہ مجکو حضرت جبرئیل خداتعالی کیطرف سی رسالت
کا حکم دی گئی اور مین نبی برحق ہون چوبیسوین رمضان المبارک کو آنحضرت اپنی
بی بی پاس آئی اور حضرت کی چہرہ سی غم کی علامات ظاہر تہین آپ نی اونکو پکارا
اور کہا کہ مجھی کوئی چیز باندہنی کو دو اور مجھپر ٹھنڈا پانی ڈالو میرا دل بہت گھبراتا ہی
جب آپکو ذرا افاقہ ہوا تب آپنی اپنی رسالت کا راز اپنی زوجہ پر افشا کیا حضرت
خدیجہ نی اوسی فی الفور تسلیم کر لیا اس بات کا کچہ عجب نہین ہی کہ حضرت خدیجہ کو اس
امر مین کچہ شبہہ نہوا کیونکہ حضرت تمام عمر آپ پر بہت مہربان ہی اور ایسی بی بی کی
ساتھ بڑی وفاداری سی بسر کی جنہون نی آپکو اپنی عشق کی سبب سی غریب سی امیر بنا دیا
آپنی جبتک حضرت خدیجہ زندہ رہین اوس قانون کا فایدہ نہ اوٹھایا جسمین ایک سی زیادہ
نکاح جایز تہی آپ ہمیشہ بڑی وفاداری سی اپنی بی بی کی ساتھ بسر کیا کئی اسصورت مین
وہ کیونکر آپکے بات کو یقین نکرتین لہذا اونہون نی آپ کی اس وہم کو واقعی خیال کر لیا
اور یہ یقین کر لیا کہ آپ خدا کیطرف سی نبی ہو گئی ہین حضرت خدیجہ کی بعد زید آپکا عربی غلام

ایمان لایا اور آپ نے اوس کو ازاد کردیا پھر آپ کی چچا زاد بھائی علی ابن ابیطالب ایمان
لائے پھر آپ نے ابو بکر کو دعوت اسلام کی اور کامیاب ہوئے ابو بکر قریش خاندان مین
بڑی امیر اور ذی وجاہت تھی اسوقت مکہ کی بڑی بڑی امیر لوگ بعض ابو بکر کو
دیکھکر اور بعض صرف اونکی نصیحت سی اس نئے مذہب مین داخل ہوگئے ——— یہہ بات آپکے
صاف باطنی پر خوب دال ہی کہ سب سے پہلی جو لوگ ایمان لائے وہ آپ کی دوست اور
اہل خاندان تھی جو آپکے عادات سی خوب واقف تھی اگر معاذ اللہ ——— آپ فریبی
ہوتی تو یہہ لوگ آپ پر ہرگز ایمان نہ لاتی اور انپر ہی یہہ فریب ضرور ظاہر ہوتا مگر تھوڑے
دنونکے بعد آپکی اس کامیابی مین ایک رخنہ پڑگیا آپ نے ایکدن اپنی قوم کی بڑی بڑی
معزز لوگون کو جمع کیا اور جونہین اونکے سامنی اپنی رسالت کی مضمون کا بیان شروع
کیا یہہ لوگ تمام بی پروائی سی سننے لگی اور اونکی دلونمین شک پیدا ہوا مگر جب آپنے خدا کے
وحدانیت اور اپنی رسالت کی مسئلون پر ہی قناعت نکی اور اپنی سامعین سے فرمایا
کہ میرا یہہ ارادہ ہی بتونکو غارت کردون اور اپنی اہل ملک کو پھر مذہب ابراہیم تلقین کرون
تو وہ تمام لوگ نہایت خفا ہوئے اور اونہون نی ارادہ کیا کہ آپ کو بجبر خاموش کردین
جسقدر آپکی اہل قوم آپکی مخالفتمین سرگرم تھی اوسقدر اور لوگ نہ تھی ——— ابوطالب
اگرچہ اسلام نلائی مگر پھر بھی اپنی بھتیجی کی حفاظت کیا کئے ——— اب چند سال آپکی عمر کے بہت
مصیبت سے بسر ہوئی لوگ آپکی ساتھہ طعن و تشنیع سی پیش آتی تھی اور بہت دق کرتے تھے
یہانتک کہ جو آپکی چند معتقد تھی وہ بھی اسی حالت مین گرفتار تھی ——— ایک دفعہ

آپ کی دشمنون نی کہا کہ آپ اپنی ارادہ سی باز آئی اور یہہ دولت اور حکومت
لیجئی مگر آپ نی قرآن شریف کی اکتالیسوین سورت اونکی جواب مین پڑہی اس سورت
مین سی یہہ چند آیتین منتخب کیجاتی ہین —— یہہ سورت اللہ تعالی رحمن اور رحیم
کیطرف سی الہام ہی مین تمہاری مانند آدمی ہون مجہی یہہ خدا تعالی کیطرف سی الہام
ہوا ہی کہ تمہارا خدا واحد ہی تم براہ راست اوس کی طرف رجوع کرو اور اوس سے
مغفرت مانگو ایسی لوگون پر لعنت ہی جو اللہ تعالی کو دیوتاؤن کی ساتہہ شامل
کرتی ہین اور زکوۃ نہین ادا کرتی اور آخرت کا نہین یقین کرتی مگر وہ لوگ جو یقین
کرتی ہین اور راہ راست پر چلتی ہین یقینی جزای بی زوال پائینگے کیا تم حقیقت
مین اوس خدا کو نہین مانتی جسنے دو دن مین زمین پیدا کی اور تم اوسکی شریک
مقرر کرتی ہو دنیا کا مالک وہی ہی اوسنے اس پر پہاڑ قایم کئی ہین جو سر بلند ہین
اوس نی دنیا کو برکت دی ہی اور چار دن کی عرصہ مین تمام دنیا مین رزق تقسیم
کیا ہی تاکہ سب لوگ اوس سی دعا کرین بعد اسکی اوس نی آسمان پیدا کئی جو ابتک
صرف دہوان تہی پہر اوس نی آسمانون اور زمین کیطرف یہہ خطاب کیا ——
حاضر ہو خواہ تمہاری مرضی ہو یا نہو —— اون دونون نی جواب دیا ہم حاضر ہین اور
فرمانبردار ہین —— اگر تجہی شیطان بہکائی تو تو خدا سی پناہ مانگ کیونکہ خدا تعالی
سمیع اور علیم ہی —— قریب کہین سی کیون نہ آئی تیری قریب نہ آئیگا یہہ ——
قران شریف —— پیغام ہی جو اللہ تعالی دانا اور ہنر اور ستایش کیطرف سی نازل ہوا ——

ہمنی

ہمنی تجہسی کوئی بات ایسی نہین کہی — محمد — جو تجہسی پہلی نبیونسی نہ کہی ہو — تیرا خدا یقینی غفور ہی اور سزا دینی والا — اس آیت کی جواب مین آنحضرت کی مخالفین نے درخواست کیے کہ آپ ہمین کوئی معجزہ دیکہائی جس سے آپکی رسالت کا یقین ہو مگر آپنی انکار کیا اور فرمایا کہ مجہی اللہ تعالی نی نصیحت اور راہ راست بتانی کی واسطی پیدا کیا ہی معجزہ دکہانی کو نہین پیدا کیا — اور اوسوقت قران شریف کی ایک آیت پڑہی اور اپنی مخالفین سی ارشاد کیا کہ تم کوئی ایسی تصنیف لاؤ جسمین ایسا حسن عبارت اور بلند خیالی پائی جائے — کسی نی یہہ نہین لکہا کہ آنحضرت نی اپنی رسالت کی ثبوت کیواسطی کسی مکر یا جہوٹی معجزہ کا استعمال کیا ہو برخلاف اسکی یہہ معلوم ہوتا ہی آپکو اپنی دلائل اور فصاحت پر اعتماد کلی تہا اور حرارت نہبی نی اس زمانہ مین آپکی بڑی مدد کی تہی آپکی اور جذبونکی کچہہ حقیقت نہ تہی آپکا کوئی کام اور زمانہ حرارت نہبی سی خالی نہ تہا یہہ تعجب کے بات ہی کہ آپ صریحًا فرماتی ہین کہ مجہہ مین معجزہ دکہانیکی طاقت نہین ہے اگرچہ بہی ہرطرح کی معجزی آپکی طرف منسوب کئی گئی ہین اور آپکی واقعی حالات اور تعلیم کا ذکر اسقدر حکایات اور تاویلات مین مخلوط ہی جیسی کسی عیسائی ولی کا ہو حقیقت مین آیات قرانی آنحضرت کی قانون سی اسقدر مختلف ہین جیسی — بودھ[1] کے عجیب خیالات انجیل کی بیان سے — گبن صاحب[2] نی ان مصنوعی معجزون مین سی یہہ معجزہ لکہا ہی — کج فہم عیسائی بیان کرتی ہین کہ آنحضرت نی ایک کبوتر پال رکہا تہا جو آسمان سے اوترتا اور آپ سے سرگوشی کرتا معلوم ہوتا تہا جب یہہ مصنوعی معجزہ کروشش نے بیان کیا اوسکی عربی مترجم پوکوک نی پوچہا کہ ان مصنفین کے نام کیا ہین جنہونی — تمنے یہہ

[1] [illegible]

[2] گبن صاحب کی کتاب موسوم ڈکلائن اینڈ فال کی جلد ۵ صفحہ ۱۵۱ مطبوعہ لندن دیکہو ۱۲ مؤلف

روایت نقل کی گروشش نی ناچار اقرار کیا کہ یہہ تو مسلمانونکو بھی معلوم نہین مگر
اس خیال سی کہ مبادا اہل اسلام ناخوش ہون اور تضحیک کرین اوس دروغ تعصب
آمیز کا ترجمہ نکیا یہہ مقام تمام لاطینی ترجمون وغیرہ مین ابتک مشہور ہی —— جب
ابو لہب نی دیکھا کہ آنحضرت کی دشمن ہنوز آپکی بدخواہی مین سرگرم ہین اونی نہایت التجا
سی آپکو سمجھایا کہ اب اسباب مین بہت جد وکد نہ کیجی مگر آپنے جواب دیا کہ اگر تمام
قریش میری قتل کا قصد کرین اور آفتاب اور ماہتاب مجھے داہین بائین اونکی شریک ہون
توبھی مین اپنی ارادہ سی باز نہ آؤنگا —— آپنے اس مخالفت کا ہرگز کچھہ خیال نکیا
اور پھر چالیس مہمان جمع کئی انمین اکثر لوگ آپکی ہمقوم تھی —— روایت ہی کہ اونکی
سامنی ایک بکریکا بچہ ذبح کیا ہوا اور دودہ کا قدح رکھا جب یہہ لوگ کہانیسی فارغ
ہوگئے اوسوقت آپ کھڑی ہوئی اور اپنی رسالت کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ دنیا اور دین
کی خزائن اون لوگون کو ملینگے جو میری امت مین آئینگی اور اس فصیح فقرہ پر کلام ختم کیا تم مین سے
کون آدمی اس بوجہ اوٹہانی مین میرے مددگاری کریگا اور کون میرا ویسا قایم مقام اور جانشین
بنیگا جیسی حضرت ہارون حضرت موسی کی تھی تمام اہل محفل حیران اور خاموش تھی کسیکو
یہہ جرأت نہوی کہ اس خوفناک عہدہ کو قبول کری کہ آنحضرت کی چچازاد بہائی جو جوان و
دلیر تھی یکایک کہڑی ہوگئی اور باواز بلند کہنی لگی ای نبی مین اگرچہ ان حاضرین مین سب سے
خورد ہون اور میری آنکھونمین نزلہ کا خلل ہی اور میرا پیٹ سب سے بڑا ہی اور میرے
ٹانگین سب سی لاغر ہین مگر ای نبی مین تیرا جانشین بنجاؤنگا آنحضرت نے یہہ بات

سنکر

سنکر حضرت علی کو اپنی گلی لگایا اور پکار کر فرمایا دیکھو یہہ میرا بہائی اور میرا قایم مقام ہے
——— جب آپ اسطرح اظہار رسالت فرما چکی تو آپنے مکہ مین علی العموم وعظ فرمانا
شروع کیا اور ہر روز آپکی امت مین ترقی ہونی لگی جہان آپ اکثر وعظ فرمایا کرتی تہی
وہ مقام صفا تو بعض پہاڑیان ہین جو قریب مکہ معظمہ کی ہین مگر آپ کبہی کبہی جبل حرا
کیطرف بہی تشریف فرما ہوتی تہی اور وہان سی ہی سورتین قران شریف کی لایا کرتی تہی
——— اس زمانہ مین حضرت عمر ایمان لائی یہہ آپکی سخت دشمن مگر صاف باطن تہی فی الحال
حضرت عمر اپنی بہن امینہ سی بہت ناراض ہوی کیونکہ وہ اس نئی مذہب مین داخل ہو گئی تہین
آپنی دیکہا کہ وہ ایکدن بہی قران پڑہ رہی ہین اپنی اون کو خوب مارا اور قران کو زمین پر پہینک
دیا اس لڑکی نی قران کو جزو سنجیدگی سی اوٹہا لیا اور اوسی اپنی بہائی کی دینی پر سر گرم صفے
ہوئی آپ اور بہی زیادہ خفا ہوی اور اوسنی قران چہین لیا مگر اسوقت آپکی نظر حسن
اتفاق سی قران شریف کے چند سطرون پر جا پڑی آپ بہت متعجب ہوئی اور تعریف
کرنی لگی بعد ازان اوسی جگہہ کہڑی کہڑی ایمان لائی اگرچہ آپ اسوقت مسلح تہی اپنی
ہتہیار نکہولی اور بخط مستقیم قلعہ صفا کی جانب جو جائی پناہ آنحضرت تہا روانہ ہوئی آنحضرت
نی آپکو اپنی طرف آتی دیکہکر باواز بلند فرمایا ای عمر تم کہانسی آتی ہو کیا تم یہان جبتک
رہوگی کہ تم آسمان کے تلی دبجاؤ اور وہ تمپر گر پڑی حضرت عمر نی جواب دیا مین آپکی پاس
آتا ہون اور خدا پر اور آپ پر جو اوسکی پسندیدہ نبی ہین ایمان لایا ——— جب قریش
کو یہہ بات معلوم ہوئی کہ آنحضرت ہنوز اپنی مذہب کی رواج دیتی جاتی ہین اونہونے ہر طرح

کا ظلم کرنا شروع کیا اور آپکی امت پر ایسا ظلم کیا کہ وہ مکہ مین رہنا مصلحت نسمجہی یہہ باتین دیکہکر آنحضرت نی حکم فرمایا کہ تمہارا جہان دل چاہے چلی جاو اور اپنی جان بچاو یہہ لوگ ایبی سینیا مین چلی گئی اور وہان مامون ہوئی یہہ پہلی مہاجرت آپکی رسالت کی پانچوین برس ہوئی ان پناہ گزین مرد و عورتون اور بچون کی تعداد اسی ہو گی ان لوگون سی حبش کا بادشاہ ایبی سینیا بہت مہربانی سی پیش آیا اور اوسنی قریش کی اوس فوج کو جو انکی تعاقب مین گئی تہی ان کے گرفتار کر دینی سی انکار کیا عرب کی مورخین کا قول ہے کہ وہ خود مسلمان ہو گیا ——

باب دوم آنحضرت اور قران شریف کا ذکر

چونکہ آپ کی نبوت کی دوسری سال مکہ مین آپکی معتقدین بکثرت ہوگئی اور اہل شہر کو اوسکی اندیشہ ہوئی تکا اہل شہر نی منادی کروائی کہ آیندہ کوئی آدمی اسلام قبول کری مگر جبتک آپکی چچا ابو طالب زندہ رہی تب تک آپکو اس بات سی کچہہ تکلیف نہ پہنچی وہ آپ کی بہت حفاظت کرتی رہی دو برس بعد اون کا بہی انتقال ہوا اور اب آپکو اہل مکہ سی بہت تکلیف پہونچنی لگی ابو طالب کا تمام مال اور اختیارات آنحضرت کی دشمنون کو سپرد ہوا یہہ لوگ آپ سے اور زیادہ دشمنی کرنی لگی اور ہر موقع پر طعن و تشنیع سی پیش آنی لگی یہانتک کہ جب آپ نماز مین مصروف ہوتی تو یہہ لوگ آپکی پوشاک پر تمام قسم کی غلاظت پہینک دیتی اور طرح طرح سی آپکی حقارت کرتی —— اس وقت آپ پر ایک اور صدمہ پڑا —— ابو طالب کو انتقال کے تہوڑا ہی عرصہ منقضی ہوا تہا کہ حضرت خدیجہ نی آپکی گود مین انتقال فرمایا[۵۴] ——
آپکو اپنی بی بی کی سبب سے صدمہ جانگداز ہوا —— بیس برس تک حضرت خدیجہ آپ کی

میشر

سیل مترجم ۱۲

دسوین سال بعثت سی ابو طالب و خدیجہ نی وفات پائی مترجم ۱۲

مشیر اور مددگار رہی تہین اونکی وفات کی سبب آپکو بہت رنج ہوا اور گہر اوجاڑ
معلوم ہونی لگا باوصف اسکی کہ ضعیفی کی باعث حضرت خدیجہ کا حسن بالکل جاتا رہا ہوگا
مگر آنحضرت اونکی دم وفات تک وفادار رہی اور آپ نی دوسرا نکاح نکیا ———
جب حضرت خدیجہ مکہ کی قبرستان مین دفن ہوئین اور یہہ گورستان شہر کی شمالی مغربے کے
گوشہ مین واقع ہی ہمنی برخت صاحب سیاح کی کتاب مین لکہا دیکہا ہی کہ حضرت خدیجہ
قبر ابتک قایم ہی اور زائرین اوسپر ہر شنبہ جمعہ کی صبح کو جایا کرتی ہین اس قبر مین تعویز
کی سوا اور کوئی چیز عجیب نہین ہے اس تعویذ پر کوفی خط سی ایک کتبہ لکہا ہوا ہی اور یہہ
کتبہ آیۃ الکرسی ہی ——— آنحضرت دم وفات تک حضرت خدیجہ کی شکر گذار رہے
آپکی اس شکر گذاریسی ایکدن حضرت عایشہ نہایت ناراض ہوئین یہہ آپکی سب بے بیوین
سی نہایت حسین تہین اور انسی آپنے حضرت خدیجہ کی وفات کی بعد نکاح کیا تہا ———
اس خفگی کی عالم مین حضرت عائشہ نی آپ سی سوال کیا کہ کیا خدیجہ مسن نہ تہین اور کیا اللہ تعالی
نی آپکو ان سی زیادہ حسین اور بہتر زوجہ نہین عنایت کی آپنی جذبہ سی اور باواز بلند جواب
دیا خدا جانتا ہی کہ یہہ معاملہ اسطرح نہین ہی ——— اونسی بہتر اور نہ زیادہ مہربان منکوحہ ہونا ممکن
ہی اونہون نے اوس حالت مین میری نبوت کا یقین کیا جس زمانہ مین تمام آدمی میرا مضحکہ کرتی
تہی اور مجہی حقیر جانتی تہی اور جس زمانہ مین مین غریب اور حقیر اور مصیبت زدہ تہا اوس ز ما
مین اونہون نے مجہی تسلی دی اور میری مدد کی ——— چونکہ اب آپکا کوئی مددگار نرہا تہا اور
آپکو قریش خاندان کی لوگ جو آپکی قریب کے رشتہ دار اور ایک زمانہ مین دوست تہے طرح طرح کی تکلیفین

دینی لگی تہی لہذا آپکو ناچار کوئی مامن ڈہونڈنا ضرور پڑا آپ اپنی وفادار خدمت
گذار زید کو لیکر طایف کے جانب روانہ ہوی —— یہہ قصبہ مکہ سی ۶۰ ساٹہہ میل کی
فاصلہ پہ ہی اور اوسکی مشرق مین واقع ہی یہان آپ کی دوسری چچا عباس رہتی تہی
—— جو ہین آپ اس قصبہ مین داخل ہوئی آپنی وہان کی تین امیرون سے ملاقات کی اور
اونسی بیان کیا کہ مین نبی ہون تمہین چاہئی کہ ایمان لاؤ اور اسلام کی پہلانی مین میرے
مدد کرکی یہہ سربلندی حاصل کرو مگر اونہین یقین نہ آیا —— اونہون نی وہی اعتراضات
کرنی شروع کئی جو قریش خاندان کی لوگ کرتی تہی اور آپکو نصیحت کیے کہ آپ کہین اور پناہ
گزین ہون —— مگر آپ یہان ایک مہینہ تک قیام پذیر رہی اور وہان کے عقلا اور سمجہدار لوگ
آپکی قدری خاطرداری کرتی رہی مگر آخرکار غلامون اور ذلیل قومون نے حضرت پر بلوا کیا
آپکو پتہر ماری اور دو یا تین میل تک ریت مین آپکا تعاقب کیا اور اون پہاڑیون تک
آپکی پیچہی آئی جو شہر کی گرد واقع ہین یہان آپ بہت تہک گئی تہی اس جائی پر بہت سے
باغ واقع ہین اون مین سی آپنی ایک انگور کی بیل کے سایہ مین دم لیا بعد اسکی آپ پہر مکہ
کیطرف روانہ ہوئی جب آپ شہر کی قریب پہنچی آپنی مطعم ابن عدیکو پیغام بہیجا یہہ
شخص بڑا ذی وجاہت تہا اور آپکا معتقد بہی تہا اس شخص سے آپنی یہہ درخواست کی
کہ مجہی شہر مین صحیح و سالم کسیطرح پہنچا دی وہ اس بات پر راضی ہوگیا مطعم نی اپنی
بیٹون اور متعلقین کو جمع کیا اور حکم دیا کہ تم کعبہ کی پاس مسلح ہوکر کہڑی ہو جاؤ اسکی
بعد آنحضرت مع زید کی مکہ مین داخل ہوئی مطعم منادی کرتا جاتا تہا کہ کوئی آپسے بے اد

نزمسا

نکری آنحضرت کعبہ مین گئی اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور پہر مطعم اور اوسکی گروہ کو بطور
بدرقہ کی لیکر اپنی گہر تشریف لی آئی —— حضرت خدیجہ کی وفات کی دو مہینہ
بعد آنحضرت نی بی بی سودہ سی نکاح کیا یہہ بیوہ تہین اور اسی وقت حضرت عایشہ سی
بہی شادی کی حضرت عایشہ آپکی دوست حضرت ابوبکر کی بیٹی تہین اور نہایت حسینہ
تہین اس نکاح سی آپکی بڑی غرض یہہ تہی کہ میری اور ابوبکر کی دوستی اور بہی مستحکم ہوجاوی
—— کہتی ہین کہ آنحضرت نی بی بی خدیجہ کی وفاتکی بعد گیارہ یا بارہ نکاح کئی اور آپ
پندرہ یا تیرہ عورتون سی منسوب بہی تہی اس سبب سی بعض مخالف مورخ آپ پر بہت
اعتراض کرتی ہین اور آپکی اس فعل کو شہوت پرستی کیطرف منسوب کرتی ہین — معاذاللہ مگر علاوہ
اسبابکی کہ اہل عرب اور شرفی لوگ آنحضرت کیوقت مین ایک سی زیادہ نکاح کیا کرتی تہے
اور اون کا یہہ فعل قبیح نہ خیال کیاجاتا تہا —— یہہ بات بہی یاد رکہنی چاہئی کہ
آپ پچیس برسکی عمر سی پچاس برس تک ایک ہی بی بی پر قانع رہی اور جب اونہون نی
تریسٹہہ سال کی عمر مین انتقال فرمایا اوسوقت تک اونکی ہان کوئی بیٹا نہ پیدا ہوا تہا
اب ہم پوچہتی ہین کہ یہہ بات ممکن ہی کہ ایک شخص شہوت پرست ہو اور ایسی ملک کا باشندہ
ہو جہان ایک سی زیادہ نکاح کرنی جایز ہون اور وہ شخص پچیس سن تک صرف ایک بی بی
پر قانع رہی خیال ہی کہ آنحضرت نی جو اپنی آخر عمر کی تیرہ سال کی عرصہ مین بہت سی نکاح کئی وہ
صرف فرزند کی امید مین کئی ہونگی وہ مقدس[۵۲] مہینا جس مین زایرونکی قافلی مکہ مین آیا کرتی تہی
امن کا زمانہ ہوتا تہا جبتک یہہ مہینا رہتا تہا لوگ باہم جنگ نکرتی تہی اور آدمیون کی غول

۵۱ سودہ ... نعوذ باللہ

۵۲ یعنی شہر ذیالحجہ محرم رجب ...

کی عول اطراف سی اس قومی عبادتخانہ مین آیا کرتی تہی تاکہ اس سالانہ جلسہ مین شامل
ہون آنحضرت نی اس موقع کو بہت غنیمت سمجہا اور وعظ کہنا شروع کیا یہان آپ کے
بہت لوگ معتقد ہوگئی یہہ لوگ یثرب کے رہنی والی تہی جب اہل یثرب اپنی وطن کو گئی
تو اونہون نی اس نئی مذہب کے نہایت تعریف کے اور اپنی دوستون اور اہل شہر کو سمجہایا
کہ تم بہی اسی مذہب مین آجاؤ چونکہ اہل مکہ اور مدینہ مین معاملات تجارت مین رقابت
تہی اور مکہ کی لوگ اس مذہب سے نہایت متنفر تہی لہذا اہل مدینہ نی یہہ مذہب اور بہی
خوشی سی اختیار کرلیا حضرت نی اپنی رسالت کے بارہوین سال اپنی اور شلیم[۱] کی شب رویکا[۲]
حال بیان کیا اور فرمایا کہ یہان سی مین البراق[۳] پر سوار ہوکر آسمان پر گیا حضرت
جبرئیل بہی میرے ساتہہ تہی قرآن کی سترہوین سورت مین بہی اسبات کا ایک مبہم اشارہ
ہی آنحضرت نی جو شب معراج کا حال بیان کیا وہ یہہ ہی کہ مین ایک شب کو اپنی بی بی عائشہ
پاس سوتا تہا مینی سنا کہ کوئی شخص دروازہ کی زنجیر ہلا رہا ہی یہہ سنکر مین اوٹہہ کہڑا ہوا
اور مینی دیکہا کہ حضرت جبرئیل کہڑی ہوئی ہین اور اونکی پاس البراق کہڑا ہی یہہ ایک
عجیب طرحکا جانور تہا اسکا چہرہ آدمی کا سا تہا کان ہاتہی کی سی ناک اونٹ کیسی جسم
گہوڑی کا سا دم خچر کیسی اور سُم بیل کیسی وہ رنگ مین دودہ کی مانند سفید تہا اور
برق کی مانند تیز رو حضرت جبرئیل نی اپنی پر دن کا ساتوان جوڑا کہولا اور
اوڑنا شروع کیا آنحضرت البراق پر سوار ہوئی اور اونکی ہمراہ ہوئی جب آپ اور شلیم
مین پہنچی تو حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی سی ملاقات ہوئی

[۱] یعنی بیت المقدس یا مسجد اقصی ۱۲

[۲] یہ مراد لیلۃ الاسرے یعنی شب معراج سی ہی سعہ مترجم ۱۲

[۳] براق مرکب سواری شب معراج مترجم ۱۲

[۴] [illegible]

اون سی آپ نی ای بہائیو خطاب کرکی ملاقات کی اور اون کی ساتہہ نماز پڑہی اسکی
بعد آپ اور شیخ ہم سی حضرت جبرئیل کی ساتہہ روانہ ہوئی یہان حضرت نی نور کا
ایک زینہ دیکہا جو اوپر کی واسطی بنا ہوا تہا اس زینہ پر آپ مع ان سب نبیونکی چڑہ گئی اور
البراق کو ایک لوہی کی غلابہ سی باندہ گئی یہہ غلابہ ایک ٹیلہ مین لٹکا ہوا تہا اور البراق
کو آپ نی اس نظر سی یہان باندہا تہا کہ یہہ ہماری واپسی تک ہمارا منتظر رہی جب
آپ آسمان پر پہنچی تو حضرت جبرئیل نی آنحضرت کو سات آسمانون کا ملاحظہ کروایا
ورجل شاعر نی بہی زلات تشبیہ) وہی کو اسیطرح آسمانون کا مشاہدہ کروایا تہا جب
آپ پہلی آسمان پر تشریف لیگئی آپ نی فرشتون کا ایک گروہ دیکہا کہ طرح طرح کی
شکلین رکہتی تہی بعضون کی شکل آدمیون کے سی تہی بعض پرندون سے مشابہ تہی اور بعض
چرندونکی شکل رکہتی تہی وعلی ہذا القیاس پرندون مین سی ایک مرغ دیکہا کہ وہ
نہایت بلند قامت تہا اور اوس کی پر برف کی مانند سفید تہی تمام فرشتی
جو زمین پر رہتی ہین جمع تہی تا کہ خدا تعالی سی وہان کی مخلوق کے
سفارش کرین آخر کار یہہ سب نبی وہان پہنچی جہان سدرہ ہی اور جنت
کی باغ کی حد ہی اس درخت کی پہل ایسی بڑی ہی کہ اون مین سی ایک
پہل عرصہ دراز تک تمام مخلوقات کی خوراک کو کافی ہو یہان انہون
نی ایک حد دیکہی جس پر سی اب تک انسان کا گذر نہوا تہا اور جو ہمانو
کو اللہ تعالی کی تخت سی جدا کرتی ہے سدرہ کے

پاس ایک اور فرشتہ آپکا انتظار کررہا تہا یہہ آنحضرت کو لامکان مین لیگیا اور کروڑون
فرشتی دکہائی جو اللہ تعالی کے تعریف مین مصروف تہی اسکی بعد آپ خدا تعالی کی سامنی حاضر ہوئے
اور اجازت ہوئی کہ تو ہماری تخت سی دو کمانون کے فاصلہ پر آ آپنے اس تخت پر نور سی کلمہ لکہا ہوا
دیکہا کہ اوسکا ترجمہ یہہ ہی سوای خدا کی کوئی معبود نہین اور محمدؐ اوسکا نبی ہی وہ کلمات جو
خدا تعالی نے آپسے کہی معلوم نہین ہوسکی جو کچھہ ہمکو معلوم ہوا وہ یہہ ہی کہ خدا تعالی نے
حکم کیا کہ مسلمان دن بہر مین پچاس دفعہ نماز پڑہا کرین مگر آنحضرت نے حضرت موسی کی صلاح سے
یہہ التجا کی کہ الہ العالمین تو نماز کی تعداد پانچ مقرر کر یہہ درخواست منظور ہو گئی — بعد
ازان آپ حضرت جبرئیل کو ہمراہ لیکر مکہ کیطرف راجع ہوئی — جب آورشلیم مین پہونچی
براق پر پہر سوار ہوئی اور اپنی گہر واپس آئی — بعض مفسرین کا قول ہی کہ اس عجیب سفر
مین اسقدر کم عرصہ صرف ہوا تہا کہ جب آنحضرت بستر پر سی حضرت جبرئیل کی آواز سنکر
اوٹہے اتفاقاً اپکی ٹہوکر سی ایک پانیکی ٹہلیا گہڑونچی پر سی گر پڑی مگر جب آپ واپس آئی تو
وہ ٹہلیا زمین پر گرنی نہ پائی تہی آپنے اوسی راستہ مین تہام لیا اور پہر اوسکی جگہہ پر رکہدیا
مگر پانے کا ایکقطرہ بہی زمین پر نگرا — معراج کا بیان ایسا ہی کہ ہر ایک راوی بڑی مبالغہ سی بیان
کرتا ہی — لوگون نے معراج کی بیان مین تعصب ہی کی باعث سی اپنی اپنی خیالات
کی باگین ڈہیلی چہوڑ دی ہین سفر آورشلیم اور صعود آسمانی دونون اسطرح بیان کیے گئے ہین جیسی کوئی
داستان کہتا ہی اور اوس مین خوب شاعری کی ہی — معراج کی مضمون پر آنحضرت
کی معتقدین مین بہت اختلاف ہی بعض کا قول ہی کہ معراج صرف ایک خواب تہا

بعض

بعض کہتی ہین کہ آدرشلیم تک تو اُنکا جسم ہی گیا تہا مگر آسمان پر صرف روح ہی گئی بعض
کی رائی ہی کہ صعود آسمانی اور سفر آدرشلیم دونون آپنی مع جسم فرمائی یہہ نہین کہ صرف
روح ہی گئی ہو آخری قول پر اکثر کو اتفاق ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرتؐ نے بہی اوسکی درستی
ہونیکا انکار نہین کیا — جس سال کہ معراج ہوئی اور جسی مسلمان سن مقبول کہتی ہین اوس
سال یثرب کی بارہ آدمی مکہ مین آئی اور عقبہ مین یہہ قسم کہائی کہ ہم آنحضرت کی فرمان بردار رہینگے
سی انحراف نکرینگی عقبہ ایک پہاڑ کا نام ہی جو مکہ کی شمال مین واقع ہی اس قسم کو بیعۃ النساء
یعنی عورتونکی قسم کہتی ہین اسکو عورتون کے قسم اسلئی بہی کہتی ہین کہ اس مین کوئی عورت شامل
تہی بلکہ اسلئی کہتی ہین کہ بعد ازان یہہ قسم عورتون سی لیجاتی تہی اور اس قسم مین شرط یہہ
تہین کہ ہم چوری اور زنا سی احتراز کرینگی اور اپنی بچون کی قتل سی باز آئینگی بت پرست عربونکا
قاعدہ تہا کہ جب وہ کثیر العیال ہو جاتی تہین تو اپنی بچونکو اس نظر سی قتل کر ڈالتی تہین کہ ہم
اونکی کفالت کی متحمل نہو سکینگے اور لوگون پر بہتان نلگائینگی اور نبی کی اون تمام احکام کی
فرمان برداری کرینگی جو عقل کیخلاف ہون جبکہ مکہ مین آنحضرتؐ کی معراج کی بابت بہت تکرار
ہو رہی تہی یثرب کی لوگ آپکی نہایت مداح تہی اور غولکی غول آپکی پاس آئی انمین سے آپنی بارہ آدمیونکو
تہوڑی عرصہ تک اپنی پاس رکہا اور اونہین یہہ نیا مذہب تلقین کیا بعد اسکے اونہین یثرب کو
واپس بہیجدیا کہ وہان جاکر اسلام پہیلاوین اونہونے اس مذہب کو نہایت جمیعت و شفقت سے
پہیلایا اور تہوڑی عرصہ مین اکثر اہل یثرب کو مسلمان کرلیا جب اُنکو یہہ حال معلوم ہوا آپ نے وہان
جانیکا قصد کیا اس زمانہ مین ابو سفیان جو آنحضرتؐ کا سخت دشمن تہا ابو طالب کی جگہہ مکہ کا حاکم بنگیا

اور اکثر اہل قریش نی بہی یہہ ارادہ کرلیا کہ آنحضرت کو قتل کروا ڈالین کیونکہ وہ
دیکہتی تہی کہ آنحضرت کی وجاہت و اقتدار روز بروز ترقی پر ہی آپ نی ان دونون
دشمنون سی بچنی کی واسطی وہان جانیکا قصد کیا تہا — جب یہہ راز آنحضرت پر
افشا ہوا کہ قریش لوگ مجہی قتل کرنا چاہتی ہین آپ اور آپکی دوست ابوبکر رات
کیوقت نکلکر بہاگی اور حضرت علی سی کہہ گئی کہ تم میری بستر پر میرا بستر اوڑہکر
لیٹ جانا قاتلون نی پہلی آپ کی گہر کا محاصرہ کیا اور بعد ازان دروازہ توڑ کر گہر
مین گہس آئی مگر بجای آنحضرت کی حضرت علی کو پایا جو صبر و شکر سی اوس موت کی منتظر
تہی جو آپ کی ہادی کیواسطی تجویز ہوئی تہی آپکی اس وفاداریکو دیکہکر اون خونیون کو
بہی رحم آیا اور وہ حضرت کو صحیح و سالم چہوڑ گئی کسی طرح کی آپکو تکلیف نہین دی
اس عرصہ مین آنحضرت اور آپکی دوست مکہ سی تہوڑی دور جبل ثور کی ایک گہاٹی مین جا
چہپی — اس غار مین آپ اور ابوبکر تین روز رہی اور ابوبکر کی بیٹا اور بیٹی آپ کیواسطی
کہانا پانی لاتی رہی اور خبر بہی دیتی رہی جب آپ یہان مخفی تہی حضرت ابوبکر آپکو اس
مصیبت کیحالت مین دیکہکر بہت دل شکستہ ہوگئی اور کہنی لگی دیکہی ہم یہان سی کیونکر
نجات پائینگی ہم صرف دو ہی آدمی ہین آنحضرت نی فرمایا یہہ بات غلط ہی تیسرا بہی ہمارے
ساتہہ ہی وہ خدا تعالی ہی اور وہ ہمین محفوظ رکہی گا — جب قاتل آپ کی تلاش کر
کرتی غار پر پہنچی تو دیکہتی کیا ہین کہ اوس کی منہہ پر ایک کبوتر کا گہونسلا ہی اور اوسپر مکڑی
نی جالا بنایا ہی — یہہ دونون باتین معجزہ سی وقوع مین آئین تہین اسی اونہون نی یہہ

نے نکالا کہ یہہ نماز خالی ہی اور دوسری طرف یہود نی جنکی نی جب آنحضرت اور اونکی دوست
نے یہہ حال دیکہا وہ مکہ سی نکل آئی اور ایک نئی شرک کی راہ سی یثرب مین آئی جو جاری
تہی یہہ دوسری ہجرت آنحضرت کی سنہ ۶۲۲ عیسوی مین ہوئی اور حضرت رسالت کی تیرہوین برس
بعد واقع ہوئی اس زمانہ مین فارس کا خسرو پرویز بادشاہ تہا اور آنحضرت تریپن برس کی
تہی —— اہل یثرب نی آنحضرت کی بڑی تعظیم و تکریم کی اور آپکی تشریف آوری کی
یادگار مین یثرب سی اپنی شہر کا نام مدینۃ النبی رکہا (یعنی شہر نبوی) مدینہ مین آنحضرت
بڑی ہادی اور شہنشاہ بنگئی اور ایک کہجور کی لکڑی یا ایک بدشکل سی منبر پر بیٹہکر آپنی
اپنی قوم کی بت پرستی کی اسقدر مذمت فرمائی اور سامعین مین اسقدر حرارت اسلامی اور
فرمانبرداری پیدا کی کہ جتنی قاصد مکہ سی آئی تہی اونکو ناچار یہہ اقرار کرنا پڑا کہ یہان آنحضرت
کی اونکی زیادہ تعظیم ہوتی ہی اور لوگ آپکی خسروان فارس اور قیصران روم سی زیادہ
فرمان برداری کرتی ہین اس زمانہ تک یہہ بنیاد مذہب صرف زبانی مسئلون پر مبنی تہا
مگر اب اسکا استحکام بنیاد ضرور ہوا اور آنحضرت کو عبادت کی طور اور رسوم ایجاد
کرنی پڑین لہذا حضرت نی نمازین اور اونکی وقت مقرر فرمائی اور ایک طرف بہی معین
کہ اس جانب نماز پڑہی جائی —— اسوقت آپ نی ایک مسجد تعمیر فرمائی اور یہہ بہت
سادہ وضع تہی آنحضرت نی اس مسجد کی تعمیر مین اپنی ہاتہ سی بہی کام کیا تہا ——
اسی زمانہ مین آپنی یہہ رسم جاری کی کہ مؤذن اہل اسلام کو نماز کیواسطی اطلاع دیا
کری یہہ مؤذن سب میناروں مین سی کسی مینار پر چڑہکر کہڑا ہوتا ہی اور کہتا ہے

که الله بڑا ہی اور اوسکی سوا کوئی معبود نہین اور محمد اوسکی نبی ہین آؤ نماز پڑہو خدا تعالی بڑا ہی
اور واحد ہی آپ ہمین چار صفتین مجتمع تہین آپ بادشاہ اور سپہ سالار اور قاضی اور واعظ تہی سبکو
اس امر پر اتفاق تہا کہ آپ پر خدا کیطرف سی وحی نازل ہوتی ہی اور جیسی آپکی معتقدین آپسی ارادت
اور محبت تہی ایسی کبہی کسی اور نبی کی امتون کو اوس سے نہین ہوئے لوگ آپکی اسقدر عظمت کرتی
تہی کہ اگر کوئی چیز آپکی بدن مبارک سی مس ہو جاتی تو اوسکو متبرک خیال کرتی اگرچہ آپکو شہنشاہ
ہونیسی بہی زیادہ عزت اور حکومت حاصل تہا مگر آپ نہایت سیدہی سادی وضع سی بسر کرتی تہی چنانچہ حضرت
عائشہ کا قول ہی کہ آپ اپنی حجرہ مین اپنی ہاتہہ سی جہاڑو دیلیا کرتی ہی اپنی آگ آپ روشن کرتی تہی
اور اپنی کپڑونکو اپنی ہاتہہ سی پیوند کر لیا کرتی تہی آپ کہجورین اور جو کی روٹی مع دودہ اور شہد کی
ساتہہ کہایا کرتی تہی اور یہہ چیزین آپکو اپنی معتقدین سی بہم پہنچتی تہین اگرچہ آپ معاملات دینیہ
مین اسقدر مشغول اور ساعی تہی مگر معاملات دنیوی کیطرف بہی اتنی کم توجہ نفرماتی تہی آپکو
خبر آئی کہ شام سی ایک بڑا مالدار قافلہ چلا آتا ہی اور اوسمین ایک ہزار اونٹ ہین اور ابوسفیان
اوسکا حاکم ہی اہل مکہ نی نوسی پچاس بڑی تجربہ کار سپاہی اونکی محافظت کیواسطہ بہیجی ہین اور اگرچہ آپ
اسوقت صرف تین سو تیرہ سپاہی اور دو گہوڑی بہم پہنچا سکی مگر پہر بہی آپنی ارادہ کیا کہ اس قافلہ
پر حملہ آور ہون بحر قلزم کیقریب چاہ بدر کی برابر آپنی اپنی فوج کا قیام کیا ابہی آپنی اپنی سپاہ
کی صف بندی وغیرہ سی فرصت نپائی تہی کہ اہل مکہ کی لشکر دور سی نظر پڑی مگر چونکہ زمین ناہموار تہی
اونکی باقی فوج نظر نہ آئی ورنہ معلوم ہوتا کہ وہ ہمسی تعداد مین بہت زیادہ ہین آپکو خوب یقین تہا
کہ اسلام کی کامیابی اور ناکامی صرف اس لڑائی کی نتیجہ پر منحصر ہی آپنی اپنی دونون ہاتہ

آسمان کیطرف اوٹھائی اور یہہ دعا کی ـــــ ای خدا مین ملتجی ہون کہ تو اپنا فتح اور مدد کا
اقرار فراموش نکیجو اینخدا اگر یہہ چہوٹا سا گروہ شکست پائیگا تو بت پرستی پہیل جائیگی اور
تیری مطابق عبادت پردۂ زمین سی بالکل اوٹہہ جائیگی اس عرصہ مین لڑائی شروع ہوگئی آنحضرت
کی آنکہین سرخ ہوگئین آپنے باواز بلند فرمایا کہ جنت کی دروازہ وا ہین جو لوگ شہید ہونگی
وہ سیدہی وہان داخل ہونگی پہر باواز بلند فرمایا کہ فرشتی ہماری طرفداری مین بہی معلوم ہوتا ہے
کہ وہ ہماریطرف چلی آتی ہین دیکہو جبرئیل اپنی گہوڑی ہمقوم کو آواز دی رہی ہین کہ آگی بڑہ اور
اللہ کی تلوار قتل کر رہی ہی بعد ازان آپنے جہک کر ایک مٹہی خاک اوٹہالی اور اہل مکہ کیطرف
پہینک کر یہہ فرمایا کہ خدا کری انکا روسیاہ ہو اہل مکہ مدینہ والون سے مقابلہ نکر سکی اور آنحضرت
فتح پاکر مدینہ واپس آئی آپ نی یہان آکر تمام مال غنیمت اہل اسلام مین برابر برابر تقسیم کر دیا
ـــــ جنگ بدر کا قران شریف مین اکثر جگہہ ذکر ہی اور آپکو جو آیندہ استقدر فتحین
حاصل ہوئین اون سبکی واسطہ گویا یہہ محاربہ ایک فال نیک تہا دوسری برس یعنی سن چہہ سو چوبیس
عیسوی مین ابو سفیان اور اہل قریش نی تین ہزار آدمی جمع کئی اور ابو سفیان اونکا حاکم تہا
یہہ فوج مدینہ سی چہہ میل کی فاصلہ پر آکی ٹہری آنحضرت نوسو پچاس آدمی اپنی ہمراہ لیکر تشریف
لیگئے اور جبل احد پر لڑائی ہوئی ـــــ قریش لوگ صف جنگ کو ہلال کیصورت بناکر
آگی بڑہی میمنہ کی سوارون کا حاکم خالد بن ولید تہا یہہ شخص سپاہ عرب مین سب سے زیادہ تندرو
اور دلیر تہا اور آنحضرت نی بہی اپنی فوج کا انتظام بڑی ہنر سی کیا تہا آپکی سوار پہلی پہل کامیاب
ہوئی اور سپاہ مخالف کی قلب مین جا گہسی مگر اون کے لوٹ کی شوق نی اونہین پشیمان کر دیا

اور خالد نے فوراً اونکی پہلو اور پشت پر اونکی حملہ کیا آنحضرت کی چہرہ مبارک پر چوٹ
کا زخم آیا اور دو دانت پتھر کی صدمہ سے شہید ہوئی خالد نے بآواز بلند پکارا جہوٹا نبی
قتل ہوا آپکی معتقدین اکثر خایف ہو کر بہاگنی لگی اور یہہ تحقیق نکیا کہ یہہ خبر صحیح ہی یا غلط
مگر آپکی وہ چند معتقدین جنہین ایسی کمال عقیدت تہی آپکی گرد جمع ہو گئی اور آپ
ایک محفوظ جگہہ لیگئی — اوس شجاعت کی بدلہ مین جو حضرت علی نے اس سخت مصیبت
وقت مین ظاہر کی تہی آپنے اپنی چہیتی بیٹی فاطمہ کا اونسے نکاح کردیا — حضرت فاطمہ بہت
حسین اور صاحب عصمت تہین کہ اہل عرب اون کو ان چار پاکدامن عورتون مین شمار ۲ھ
کرتی ہین — یعنی زوجہ فرعون — حضرت مریم علیہا السلام — حضرت خدیجۃ الکبری
— حضرت فاطمہ زہرا — اس شادی کی ایک برس بعد آنحضرت نے رمضان مین روزی ۲ھ
رکہنی کا حکم دیا — اس زمانہ مین اکثر عرب کے قومون نی یہہ بہانہ کیا کہ ہم مسلمان ہو گئی ہین
اور آنحضرت سی درخواست کی آپ اپنی دو صحابی ہماری پاس بہیجئی تا کہ وہ ہمین آپکا مذہب
تلقین کرین مگر جب وہ لوگ وہان پہنچی اونہون نے اونہین فوراً دغا اور بی رحمی سی قتل
کر ڈالا یہودیون نی بہی اس نئی مذہب سی ہر طرح کی پرخاش شروع کی لوگ جا بجا آپکے
قتل کے مشورہ کرنی لگی مگر چونکہ آپ بہت بیدار مغز اور حلیم الطبع تہی لہذا اون لوگون
کی کوئی تدبیر پیش نہ پڑی آپ اس زمانہ مین ایسی ذی وجاہت تہی کہ آپکی حکم سی شراب خواری بالکل
موقوف ہو گئی اور تمام صلحائے اہل اسلام عرق انگور سی نفرت کرنی لگی — یہہ تہذیب
اخلاق حفاظت اسلام کیلئے ضرور تھے کیونکہ اسلام اس زمانہ مین

دشمنون

دشمنون سی گہرا ہوا تہا — قریش لوگ اب یہودیون سی مل گئی اور مختلف عرب
قومین اپنی اپنی جنگلون سی یہان آئین اور باہم عہد وپیمان کر کی مدینہ پر چڑہائی کی
اسلام کا یہان سوائی ان تین چیزون کی کوئی مددگار نتہا اول ایک آدمی جو رائی صائب
رکہتا تہا دوسری حرارت اسلامی تیسری ثابت قدمی اور رسوخ اعتقاد ——
۴۶ محاصرین کی تمام کوششین عبث ہو گئین ہر ایک حملہ مین آنحضرت فتحیاب ہوئی
— آخر کار مخالفین محاصرہ سی باز آئی اور آنحضرت نی اون کا تعاقب کیا اور قوم
قریظہ کو اول ہی لڑائی مین پسپا کر دیا —— اس مقام پر آنحضرت کی اوس الزام
کا لکہنا اور ابطال ضرور ہی جو مخالفین بتعصب مذہب کی باعث آپ پر لگاتی ہین وہ
۴۷ الزام یہہ ہی کہ حضرت نی اپنی پسر متبنی کی زوجہ مطلقہ کی ساتہہ ناجائز نکاح کیا حقیقت
دفع الزام نکاح زینب
حال یہہ ہی کہ اسلام کی رواج سی پہلی اہل عرب کی رسم یہہ تہی کہ اگر کوئی آدمی اتفاقاً
اپنی جورو کو مان کہہ اوٹہتا تو وہ اوس وقت سی پہر اوس کی ساتہہ مقاربت نکرتا
— یا اگر کوئی آدمی اتفاقاً کسی لڑکی کو بیٹہا کہہ اوٹہتا تو وہ لڑکا اوس کی صلبی لڑکی کی حکم
مین ہو جاتا مگر چونکہ ان دونون رسمون کو قران شریف نی منسوخ کر دیا تہا لہذا اگر کوئی آدمی
اپنی جورو کو مان کہہ اوٹہتا یا اپنی پسر خواندہ کی زوجہ مطلقہ سی نکاح کر لیتا تو کچہہ مضایقہ
نتہا آنحضرت سماۃ زینب سی زمانہ دوشیزگی مین بہت محبت رکہتی تہی اور زید پر بہی
ایسی ہی مہربان تہی لہذا آپنی تجویز فرمایا کہ ان دونون کی شادی ہو جای چونکہ شادی کی
بعد اونمین موافقت نہوئی زید نی طلاق دینی کا ارادہ کیا حضرت نی بہت سمجہایا مگر اوس نی

نانا آپ نی اسوقت دیکھا کہ یہہ الزام مجھپر ہوگا کہ بہنی اسکی شادی کردی اور اوسکو زینبا
کی گریہ وزاری اور مصیبت پر بھی رحم آیا جو کہ اور کچھ عوض آپکی قبضہ مین نہ تھا آپنی زید کے
طلاق کی بعد خود شادی کرلی ـــ ہرچند آپنے اس خیال سی کہ مبادا وہ لوگ جو
رسم مذکورہ بالا پر اب تک چلتی ہین الزام لگائین اس امر مین بہت پس و پیش کیا
مگر آخر کار رحم اور خیال عوض نے غلبہ کرکی لوگون کی اعتراضات سی غافل کردیا اور آپنی
زینب سی نکاح کرلیا جب آپ ایک لڑائی فتح پاکر واپس آئے تو لوگون نی حضرت
عائشہ پر جو آپکی نہایت عزیز زوجہ تہین زنا کا الزام لگایا اور کہا کہ آپ سا و امانی افسر کے
کیطرف نظر رکھتی ہین مگر جو کہ حضرت عایشہ نی صاف صاف حال بیدھڑک بیان
کردیا اور رائی کی آپ کو اونکی بیگناہی کا یقین ہوگیا اور آپنے ہر ایک ملزم کو اسی
اسی کوڑی لگوائی ـــ جو کہ آنحضرت نی اون یہودیون پر جو مدینہ کی جوار مین رہتی
تہی حملے اور سختی کی اون لوگون نی اہل مکہ سی مدد طلب کے اہل مکہ نی اونکی پاس ایک بڑی
بہادر فوج بہیجی اور اونہون نے مدینہ پر چڑہائی کی آنحضرت کو شکست جنگ کوہ احد نی
تجربہ کار کردیا تہا آپنی ایک فارس کی مسلمان کی نصیحت سے شہر کی گرد خندق کہودنیکا
حکم دیا اور دشمن کو قرب و جوار کی گانو لوٹ نی دی اس لوٹ کی بعد انہون نے شہر کا
محاصرہ کیا مگر ہر حملہ مین شکست پائی اور آپس مین بہی نا اتفاقی پیدا ہوگئی لہذا مخالفین نے
محاصرہ چہوڑ دیا اور گہر کی راہ لی ـــ یہہ لڑائی سن چہہ سو چہبیس اور چہبیس عیسوی
مطابق سن چار ہجری مین واقع ہوئی ـــ اس لڑائیکو خندق کی لڑائی کہتی ہین بعد

اسکی

اسکی انحضرت نی حملہ آوری شروع کی اور ناکون اور الفواب کی قلعون کو فتح کیا
اسکی بعد قلعہ خیبر پر سخت لڑائی واقع ہوئی اور اوس کو فتح کیا ـــ جب آپ
اس قلعہ مین داخل ہوئی تو آپکو معلوم نہ تہا کہ مجہپر یہہ مصیبت آئیگی وہ مصیبت یہہ ہے
یہان ایک جوان یہودی عورت نی جس کا باپ اور بہائی اور خاوند اور اور رشتہ دار
لڑائیون مین ماری گئی تہی بخیال انتقام یہہ ارادہ کیا کہ انحضرت کو جو میری قوم اور
خاندان کی دشمن ہین قتل کرڈالون لہذا اوس نی ایک بکری کا بچہ پکایا اور اوس مین
زہر ہلاہل ملادیا اور خوشامد کرکی انحضرت کی سامنی شام کیوقت لاکر رکہدیا آپ نی ابہی
ایک ہی نوالہ نوش فرمایا تہا کہ باواز بلند کہا ٹہر تو بہی تو نی اسمین زہر ملایا ہی آپکی قوم مین
بشر نامی ایک سردار تہا اسنی انحضرت سی زیادہ ہمتی کہائی تہی یہہ اوسی وقت نیلا ہوگیا
اور اوسکی دست و پا بی حس و حرکت ہوگئی اور مرگیا انحضرت نکو بہی اور ان تمام لوگون کو
جنہون نے یہہ بکری کا بچہ کہایا تہا سخت تکلیف شروع ہوئی آپنی اپنی اور ان لوگون کی گردے
پر پچہنی لگوائی انحضرت نی اوس یہودی عورت کو بلوایا اور پوچہا کہ تو نی یہہ کیا حرکت
کی اوسنی دلیری سی کہا ای محمد تو نی میری باپ اور بہائی اور خاوند کو قتل کیا اس واسطی
مینی اپنی دلمین کہا اگر آپ نبی برحق ہین تو آپکو معلوم ہو جاویگا کہ اس بکری کی بچہ مین زہر ملا ہوا ہے
اور اگر آپ خالی دعوی ہی کرتی ہین تو آپکی ہاتہہ سی نجات حاصل ہوگی اور یہودیون کی بہتری
ہوگی آپنی اوسکو اوسیوقت مروا ڈالا لبعد ازان بہت دن تک بیمار رہی اور چونکہ آپکو کبہی
اس زہر کی شفائی کلی حاصل نہین ہوئی اسبات کا کچہہ تعجب نہین ہی کہ آپنی یہودیون پر

اسکی عیوض مین ایسی سخت گیری کی کہ بہت سی یہودیونکی بستیان ماری ڈر کی بغیر عہد و
پیمان تابعدار ہوگئین اور اس سبب سی آنحضرت کی اقتدار اور اختیار مین اور بہی ترقی ہوئے
تمام اطراف اور جوانب سی لوگون نے درخواست کی کہ ہم مسلمان ہوتی ہین اور یہہ قرآن شریف
کی پڑہنی کا اثر تہا ہر مسلمان صالح کی یہہ آرزو تہی کہ اوس کعبہ کی زیارت کرین جسکی طرف
ہم نماز پڑہتی وقت منہہ کرکی بعظمت و بزرگی یاد الہی مین مشغول ہوتی ہین اس آرزو
کو آنحضرت نی اور بہی اشتعال دی آپکی دل مین مدت سی یہہ آرزو تہی کہ مین مکہ کو فتح
کرون اور وہان کی اہل شہر کو مسلمان کرون اور اوس شہر مین بادشاہ بنکر جاؤن
جہان کے لوگ مجہپر طعن اور تشنیع کرتی تہی اور میری ایذا رسانی کی درپی تہی اسواسطی آپنے
تمام اہل شہر کو جمع کیا اور آپ اونکی سردار بنکر زیارت کعبہ کو روانہ ہوئی اگرچہ آپ سے
لوگ سہرے قدم پڑی تاہم آپ اور آپکی معتقدین مظفر و منصور ہوکر شہر کی پاس پہنچی
علاوہ اسکی شہر مین بہت لوگ اسلام کی طرفدار تہی اور آپکی نام کی دہشت اور اعجاز
معجزات نی قریش کو ترغیب دلائی کہ وہ مہلت کی درخواست کرین مسلمانون اور قریش
مین یہہ شرطین قرار پائین ۱ تین برس تک ہم باہم جنگ نکرینگی ۲ اقوام
عرب مختار ہین کہ چاہین آنحضرت کی طرف ہون اور چاہین اہل مکہ کی ۳ آنحضرت
اور آپکی معتقدین کو چاہئی کہ اس سال کی اندر اندر چلی جائین ۴ محمدیون کو اختیار ہی
کہ وہ اس سال مین مقامات متبرکہ موسومہ بہ البلدہ کی زیارت کرین ۵ مسلمان
جب مکہ مین آئین صرف میان کے ہوئی تلوارین لائین اور کسی قسم کی ہتیار نہ لاوین ۶

وہان

وہ وہان تین روز ٹہیرین اور کسی باشندہ شہر کو بجبر اپنی ہمراہ نہ لیجاوین اہل مکہ پر
آنحضرت کو ابتک کسی طرح کا غلبہ نہوا تہا اس عہدنامہ کو آپ کی فتحمندی کی پہلے
بنیاد کافی سمجہنا چاہئی اگرچہ آنحضرت کو احکام قران کی موافق ادای رسوم حج کے
بعد مکہ سی حسب معاہدہ واپس جانا پڑتا تہا تو بہی یہان اسلام کی بنیاد مستحکم ہوگئی تہی اور
اوسوقت سی تین سو ساٹہہ بت بالکل ہیچ ہوگئی تہی جسوقت کہ آنحضرت نی کعبہ مین حجر اسود
پاس کہڑی ہوکر اللہ تعالی کا نام بآواز بلند لیا —

تیسرا باب

ہجرت کی ۷ وین سال مین مکی اور مدینہ مین سب طرف سی قاصد آنحضرت کو فی
بادشاہون کی طرف سی اونکی فرمان برداری کا پیغام دین آنحضرت نی بادشاہ حبش
ایک قاصد بہیجا تہا اوس نی آنحضرت پاس نامہ بہیجا مضمون نامہ یہہ ہی وہ
اللہ تعالی تعریف کی لایق ہی جو پاک صادق طاقتور اور بخشندہ ہی مین اقرار
کرتا ہون کہ خدا واحد ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی نبی ہین رسول خدا نی مجکو لکہا
کہ تو اپنی بیٹی ام حبیبہ کو ہماری نکاح مین دیدی مین بدل راضی ہون اور اوسکی مہر مین چار سو
ہزار طلائی سکہ دیتا ہون — اس زمانہ مین آنحضرت نی ایک مہر کہدوائی اوسپر محمد رسول
اللہ لکہا ہوا تہا اسی آپ اون فرمانون پر ثبت فرماتی تہی جو بادشاہون کو بغرض قبول
اسلام لکہی جاتی تہی آپ نی اس مضمون کا پہلا نامہ بدہم حاکم یمن کو بہیجا اور یہہ لکہا کہ تو
ہی خسرو فارس پاس بہیجدی خسرو نی اس نامہ کو پارہ پارہ کرڈالا اور بدہم کو حکم کیا

کہ یا تو تو آنحضرت سی دعوی بنوت چہوڑ دی یا اونکا سر کاٹ کر بھیجدی جب آنحضرت
کو اس بے ادبی کی خبر ہوئی آپنی یہہ کلمات بآواز بلند فرمائی اسیطرح اللہ تعالی خسرو کی سلطنت
پارہ پارہ کردیگا اور اوس کی دعاؤن کو نامقبول فرمائیگا تہوڑی عرصہ بعد خسرو کو اوسکے
بیٹی شیرویہ نامی نی قتل کرڈالا بدہم مع اپنی رعیت کی مسلمان ہوگیا اور آنحضرت نی اوسی
مین دین بحال رکہا مورخین عرب کا قول ہی کہ ہرقلیس بادشاہ روم کو آنحضرت نی نامہ
بہیجا اس نی اوس نامہ کی نہایت تعظیم کی اور اپنی تکیہ کی نیچی رکھہ لیا اور اوسکی جواب مین
اپنا قاصد آنحضرت پاس مع چند تحایف بیش بہا بہیجا (ہونسا) (اور المنذا) دو اور
بادشاہ خود بخود آنحضرت پاس حاضر ہوئی اور قدمبوسی کی اور مسلمان ہوگئی آنحضرتکی اس
کامیابی کی یہہ دلیل ہی کہ آنحضرت مین صرف نیکو خصالی اور زور شمشیر ہی مجتمع نہوا تہا بلکہ
آپکے کلام مین بہی بہت اثر تہا آپکی ہر ایک بات الہام شدہ معلوم ہوتی تہی اور اہل عرب کے
دلپر بڑا اثر پیدا کرتی تہی اور چونکہ زبان زد خاص و عام ہوتی تہی لہذا دور دور پہنچ جاتی تہے
وہ کتاب جو آنحضرت نی ان لوگون او اہل مشرق پر ظاہر کی وہ بہی بڑی بڑی عمدہ
اقرار ون سی پر ہی اسمین فرمانبرداری کم دسکار ہی اور اوسکا صلہ بڑا ہی اور اسکی پڑہنی سے
معلوم ہوتا ہی کہ خدا تعالی بڑا حاکم ہی اور ہر چیز کا خالق ہے —— جب آنحضرت مکہ او
مدینہ مین اپنی حکومت قایم کر رہی تہی اوسی زمانہ مین آپ نی یہہ بہی ارادہ کیا کہ اس انقلاب
مذہبی کو قرب و جوار کی بادشاہون مین بہی پہیلائین آپنے بصری کی حاکم پاس جو دمشق کے
قریب واقع ہی ایک قاصد بہیجا مگر اس قاصد کو ایک عیسائی امیر نی جسکا شرجیل
نام تہا

اس قاصد کا نام حارث بن عمیر تہا ۱۲

شرجیل غسانی ۱۲

نام تہا قتل کرڈالا شرحبیل ہرقل[۵۱] کی اس بادشاہ یونان کا باج گذار تہا اگرچہ اس قتل
سی قبیلہ نقصان ہوا مگر بڑی بی ادبی خیال کیگئی آنحضرت نے فوراً تین ہزار آدمی طیار
کئی اور نصیحت کی کہ خدا کی راہ مین نہایت دلیری ظاہر کرنا اور اون کی سامنی آسمانی اور
زمینی جنت کی آرام بڑی فصاحت اور بلاغت سی بیان فرمائی اور اون لوگونکی مدارج
بیان کئی جو فی سبیل اللہ شہید یا غازی ہون اور آپنے اونہین حکم دیا کہ تم مال عوام الناس
لوٹنا بلکہ ریاست مفتوح کی مال کو غنیمت کرنا اور جسوقت تم میری بی ادبی کی عیوض لینی
مین مصروف ہو تو خانہ نشین لوگون کو ایذا رسانی نکرنا عورتون کو اور بچون کو اور
بڈہون کو بچانا اور اون لوگون کی گہرون کو نہ ڈہانا جو تمسی مقابلہ نہ پیش آئین اور کسیکی
وسائل معاش کی بربادی نکرنا اون کی میوہ دار درختون کا لحاظ رکہنا اور کہجور کی درختون کا
پاس کرنا یہہ اہل شام کو سایہ اور سبزی کی سبب[۵۲] سی بہت مطبوع ہین —— چونکہ
اہل یونان تعداد مین بہت زیادہ تہی کیونکہ مع اہل عرب[۵۳] اون پاس ایک لاکہہ آدمی تہی
—— مسلمانون کو پہلی حملہ مین شکست ہوئی اور متواتر تین سردار شہید ہوئی پہلی سردار
کا نام (زید تہا) (دوسری کا نام (جعفر) تیسری کا نام (عبد اللہ تہا) ان تینونکو
آنحضرت نی یہہ حکم دیا تہا کہ پہلی زید سردار بنی اور بعد اوسکی شہادت کی جعفر اور بعد جعفر
کی عبد اللہ زید بڑی جرأت سی لڑی اور سب سی آگی بڑہ کی شہید ہوئی جعفر کی شہادت
مردانہ وار اور یادگار ہی جب اونکا سیدہا ہاتہہ کٹگیا اور اونہون نی علم کو بائین ہاتہہ مین
لی لیا اور جب یہہ ہاتہہ بہی قطع ہوگیا تو آپنے علم کو دونون ٹنڈون مین پکڑ لیا اور

پچپاس زخم کھاکر شہید ہوئی بعد اسکی عبد اللہ سردار ہوئی آپ نی باواز بلند فرمایا کہ ۵۱
پیش قدمی کرو فتح یا جنت ہماری ہی واسطے ہے ایک یونانی کی نیزہ نی اس امر کا فیصلہ کردیا شجاعت خالد
یعنی آپ شہید ہوگئی مگر خالد نو مسلم نی اوس علم کو اپنی ہاتھہ مین لی لیا اپکی ہاتھہ مین نو تلوارین بن ولید ۱۲ ۵۲
ٹوٹین اور اپکی جرأت کی سبب سے تمام عیسائیون کے فوجین مغلوب ہوگئین آخرکار اہل غزوہ فتح مکہ ۱۲
اسلام فتحیاب ہوئی اور آنحضرت نی خالد کو جنکی ہنر اور دلیری مین یہہ فتح حاصل ہوئی ۵۳ حاطب بن
تھی لقب سیف اللہ عنایت فرمایا قوم قریش نی عہد شکنی کی اور عہد نامہ مذکورۃ الصدر ابی بلتعہ ۱۲
سی منحرف ہوئی اونہون نی آنحضرت کی دشمنون کو مدد دی لہذا اونکا مطیع اور منقاد
کرنا بہت ضرور ہوا آپ نی طیاری جنگ کی اور دس ہزار آدمی لیکر مدینہ سی کوچ کیا مگر
ایک شخص کے شرارت سی اس لڑائی کی فتح مین کچھہ کچھہ فتور واقع ہوئی حاطب نی سارہ
نامے لونڈی کی ہاتھہ اہل مکہ کو ایک خط بہیجا اور اس خط مین آنحضرت کی حملہ اور نیت
کی خبر لکھی حضرت علی کو اس معاملہ کی عین وقت پر اطلاع ہوئی اور آپ اپنی مرکب پر سوار
ہوئی اور اوس لونڈی کو جا پکڑا اوس نے دلیرانہ انکار کیا کہ میری پاس کوئی خط نہین ہے اور
تلاشی کی وقت بھی خط نہ نکلا حضرت علی اس فریب دہی سی خفا ہوئے اور تلوار کہینچی جب
آپ اوسکی سر پر تلوار لیگئے وہ خوف سی کانپنی لگی اور اوس نے اپنا جوڑا کہولا اوس مین سے
ایک خط نکلا جس مین یہہ الفاظ تہی حاطب بن بلتعہ کے طرف سی اہل مکہ کو معلوم ہو کہ رسول خدا
تمپر حملہ کرنیکی طیاری کررہی ہین تم بھی مسلح اور مستعد ہو آنحضرت نی اس حملہ مین ایسی جلدی کے
کہ قریش کو آپکی آمد کی خبر بھی نہ ہوئی اور آپ مکہ کی قریب پہونچگئے اہل شہر نی بی عذر دروازہ

کہولدیے

کہول دی۔ اوسوقت آنحضرت قرمزی پوشاک پہنی ہوئی القوی[51] اونٹ پر سوار
بصد مسرت انبساط داخل شہر ہوئی — ابوسفیان آپکی سامنی گرفتار ہوکر آیا
اور اسلام کی وعدہ پر جان بخشی پائی — بعد ازان آنحضرت کعبہ کی بتون کو اپنے
ہاتہہ سی گرانی چلی اور سات دفعہ گرد پہر کر کلمہ کو باواز بلند مشتہر کیا — خدا واحد
ہی اور محمد اوس کا رسول ہی بعد ازان آپ چاہ زمزم پر تشریف لیگئی اور پانی نوش
فرمایا یہہ وہی کنوان ہی جو فرشتہ نی جنگل مین حضرت ہاجرہ کو دکہایا تہا اسکی بعد آپکی
مجمع مین قران شریف کی اڑتالیسوین سورت پڑہی[52] — جب آنحضرت
نی موذن کو اول اذان دیتی سنا اور جبکہ ٹوٹی ہوئی بتون کی ٹکری یہان سے
اوٹہہ گئی تمام آدمیون نی آپ کو گہیر لیا آپ نی پوچہا تم مجہہ سی کیا چاہتی
ہو حضار ما آدمیون نی بہت عجز و انکسار سی عرض کیا کہ آپ ہماری اسطرح پرورش
فرماتی ہین جیسی باپ اپنی بیٹی کی آپ نی فرمایا جاؤ جاؤ اللہ تمہین برکت دی
اس عرصہ[53] مین — ہوازن[54] اور قریش کی قومون نی ابلق کو اپنا حاکم بنایا اور
اپنی بتون کی لوٹ نی سی ناراض ہوکر مسلح ہوئی اور مکہ سی تین میل کی فاصلہ پر
حنین[55] کی گہاٹی مین جا پڑی بارہ ہزار آدمی اون سی مقابلہ کیواسطی گئی اور اونمین دو
ہزار نو مسلم اہل مکہ بہی شامل تہی ان لوگون نی خیال کیا دشمن ہمسی تعداد مین بہت کم
ہین ہماری بہت جلدی فتح ہوجائیگی مگر مخالفین نی ہزار ہا برچہیان لیکر حملہ کیا مسلمان اونکی
دفعتاً حملہ کرنیسی گہبرا اوٹہی اور بہاگنی پر مستعد ہوئی اسوقت صرف خدا کی نام لینی یا فرشتون کی

مددسی کام نچلتا تہا کوئی اور چیز بہی درکار تہی یعنی ایک چالاک اور عقلمند سردار کی ضرورت
تہی اسواسطی آنحضرت نی اپنی کو اوس مقام پر پہونچایا جہان سخت مقابلہ ہو رہا تہا اور آپ نے
شجاعت فطری سی فوج کو شکست سی باز رکہا آخرکار دشمن کو شکست ہوئی جب آنحضرت
نی ان لوگون کا بہت دور تک تعاقب کیا قوم ہوازن ناچار فرمان بردار ہوگئی اور
ایلچی سب سی پہلی ایمان لایا چہہ ہزار قیدی چوبیس ہزار گہوڑی چار ہزار اشرفیان اور اسیقدر
روپی آنحضرت کی ہاتہہ آئی یہہ غنیمت تقسیم ہونی ہی کو تہی کہ ان قومون کی قاصد پہونچے
انہون نے بہت گریہ وزاری کی اور آنحضرت سی عرض کیا کہ اپنی قومونکی خانہ بربادی نہ کیجیے
یہہ بات سنکر آنحضرت نی اپنی سپاہ کو جمع کیا اور اون سے یہہ چند کلمات فرمائی ای مسلمانو
تمہاری بہائی تمہاری پاس آئی ہین اور توبہ کرتی ہین وہ مجہسی درخواست کرتی ہین کہ مین
اونکی مان اور باپ اور بچون کو آزاد کردون اور اون کا مال اونہین واپس دون مین اونکی
درخواست نامنظور نہین کر سکتا اگر تم اسبات پر راضی ہو جاؤگی تو مین بہت خوش ہونگا
لیکن اگر کوئی یہہ خیال کری کہ ہمارا اس معاملہ مین نقصان ہے اوسی چاہئی کہ بول اوٹہی مین اقرار
کرتا ہون کہ دوسری لڑائی مین اسکا عوض اوتار دونگا اور اللہ تعالی ہمین اس سی زیادہ
غنیمت دیگا آنحضرت کی ختم کلام کی بعد کسی نی بہی کچہہ شکایت نکی تمام غنیمت واپس دیگئی
سب قیدی آزاد کئی گئی اور لوٹ اور ظلم کی جگہہ انصاف اور حق پرستی قایم ہوگئی ——
اس زمانہ مین عرب کی بادشاہ اسلام قبول کرنیکو بکثرت آئی اور انہین مسیلمہ بادشاہ یمن
بہی آیا یہہ شخص صرف مکار اور بلند نظر تہا جب یہہ اپنی ملک کو واپس گیا اور آنحضرت کی

مضمون کا ذکر سنا اسکی منہہ مین پانی بہر آیا اور پہر کافر ہوگیا اسنی سمجہا کہ آنحضرت کا سا اقتدار
حاصل کرنیکی واسطی رائی صائب اور نیک نیتی بہی ضروری ہی اور آنحضرت کو اس مضمون کا
خط لکہا مسیلمہ خدا کی نبی کیطرف سی محمد رسول اللہ کو معلوم ہو کہ آدہی دنیا آپ کی اور آدہی
میری آنحضرت نے یہہ جواب لکہا محمد رسول اللہ کیطرف سی مسیلمہ کذاب کو معلوم ہو کہ زمین خدا
کی ملک ہے اسکی میراث اللہ جسی چاہتا ہی اوسی دیتا ہی ہجرت کی دسوین سال مین حضرت علی
یمن کو بہیجی گئی کہ وہان اشاعت اسلام کرین کہتی ہین کہ ہمدان کی تمام قوم ایک دن مین ایمان
لی آئی اور تمام ضلع اونہین دیکہکر مسلمان ہوگیا صرف نجران کی باشندہ ایمان نہ لائی یہہ
لوگ عیسائی تہی انہون نی جزیہ دینا قبول کیا آنحضرت نی دوسری سال انتقال فرمایا اس
طرح سی آنحضرت کی زمانہ حیات مین تمام عرب مین اسلام کی بنیاد قایم ہوئی اور بت پرستی
بالکل معدوم ہوگئی اس کامیابی کو ہم صرف آپکی رای صائب ہی کیطرف منسوب نہین کرسکتی
یہہ بات بہی خیال کرسکتی ہین کہ فتح نصیب تہے اور آخر کار ہم یہہ بہی کہہ سکتی ہین کہ آپکی مذہب کے
تہذیب گو وہ حال کی عیسائیونکو کیسے معلوم ہو جب ہم اوس زمانہ کی اہل عرب کے راہ و رسم سی
مقابلہ کرین سراسر تہذیب معلوم ہوتی ہی سوائی اسکی اسبابکا بہی خیال کرنا چاہئی کہ آپ نی یہہ
قانون جاری کیا کہ کوئی شخص قاضی کی تحقیقات اور منظوری کی بغیر عیوض نہ لی سکتی آپنے
قانون کی جاری کرنی مین بڑی جرأت کی اور یہہ بات تعریف کے قابل ہی اس قانون سی
آپکی غرض یہہ تہی اوس کینہ سوزیکا انسداد کردین جو خانہ جنگیون کے سبب ایک عرصہ دراز
سی پیدا ہوگئی ہی جیسی تمام عرب مسلمان ہوئی ویسی ہی وہ صاف باطن ہی تہی چونکہ اب وہ نہاین جرأت

اسلامی پیدا ہو گئی ہندا اونکی اور تمام قومین ایک ہی طرف متوجہ ہو گئین ہر مسلمان
کی ہمیشہ دل سی خواہش یہہ تہی کہ یا تو اللہ تعالی کی وحدانیت اور بزرگی بیان کرتے
ہوئی شہید ہون اور یا فتح کرین ـــــ حکومت اور غنیمت اور شان و شوکت اور حشمت
کی امیدون نے اون کی حرارت اسلامی کو ترقی دی تہی جب تمام ملک عرب سی بت
پرستی معدوم ہو گئی اور سب نے آنحضرت کا یہہ کلمہ کہ خدا واحد ہی اور محمد اوس کے نبی
ہین پڑہا تب آنحضرت نی شام کی فتح کرنیکی فکر کی اور یہہ چاہا کہ اس ملک کو اہل
یونان سی چہین لون اور اوسمین اسلام قایم کرون سنہ ۶۳۹ عیسوی مین آپ نی اس
ارادہ کو ظاہر کیا اور اپنی ارادہ کی پورا کرنی مین تامل کرکی وقت ضایع نکیا آپ نے
اس مہم کو اوسوقت شروع کیا جب پہل پک گئی اور فصلین تیار ہو گئین اور گرمی
کی دن آگئی اب لوگ آنحضرت کی حکم کی نہایت فرمانبرداری کرنی کی کیونکہ آپ کا حکم
خدا کیطرف کا حکم خیال کیا جاتا تہا ـــــ اس زمانہ مین آپ دس ہزار سوار اور بیس
ہزار پیدل مسلح و مرتب کرکی مدینہ سی روانہ ہوئی مگر سفر مین ایسی مصیبتین پیش آین
جو بد فالیون سے بڑہ کر تہین آخر کار یہہ فوج بہت تکلیفین اور مصیبتین اوٹہا کر شام
مین پہونچی مگر یہان کے لوگون نی کچہہ سخت مقابلہ نہین کیا چند خفیف محاربون کے
بعد تمام بادشاہان شام مطیع الاسلام ہو گئی ملک شام اس زمانہ مین چہوٹی چہوٹی
ریاستون پر منقسم تہا اونکی مہمات کی شہرتون نی اون کو دل شکستہ کردیا اور یہہ تمام
لوگ اپکی فوج مین آئی اور آنحضرت کے قدمبوسی سے مشرف ہوئی آنحضرت نے جزیہ اور نعل بہا لیا

۵
ذکر غزوہ تبوک جو سنہ ۹ ہجری مین واقع ہوا
۱۲ ۱۲

اور ہمیشہ مغلوب قوموں کی مذہب کا لحاظ رکھا اونکو مذہب اسلام کی تلقین نہین کیا صرف
وعظ اور نصیحت ہی فرمائی اور اس طرح سی آپ نی ان آیتوں پر جو قرآن شریف مین آئے
ہین عمل کیا وہ آیات یہہ ہین ــــ لکی انہ سونسی کہو کہ تم ایمان لاؤ ہما جب بصیرت
ہو جاؤ گی ــ اگر وہ منحرف ہین تو تمکو حکم ہی کہ تم وعظ کرو خدا تعالی اپنی بندونکو بزرگی دینے
خوب جانتا ہی ــ آنحضرت کی اس سبب سی اور بہی فتح ہوئی کہ آپ نی عیسائیوں پر بہت رحم
کیا اور اون سے بہت قلیل جزیہ لیا جب آپ مدینہ کو واپس آئی تو تمام اہل شام آپکی رحم اور
صفات حمیدہ کی ثنا خوان تہی اس زمانہ مین ایک ایسا حادثہ پیش آیا جسسی ہر ایک متعصب
اور غیر متعصب کو صاف ظاہر ہو جائیگا کہ آنحضرت فریبی اور دغا باز نہ تہی یہہ صرف متخاصمین کے
بہتان ہین آپکا ایک صاحبزادہ تہا اور انکا نام ابراہیم تہا یہہ لڑکا ماریہ قبطیہ کی حرم سی پیدا
ہوا تہا جب آپ اکسٹہہ برس کے ہوئی تو اس صاحبزادہ نی سترہ مہینہ کی عمر مین انتقال کیا البتہ
آنحضرت کو بہت رنج ہوا اور بقاء نسل و نام کی امید جاتی رہی جسوقت اس صاحبزادہ کا انتقال
ہوا اوسی لمحہ کسوف آفتاب ہوا عوام الناس نے یہہ خیال کیا کہ آسمانوں نی بہی آپکی صاحبزادہ
کا غم کیا مگر آپ نی اون کے اس بد اعتقادی کو رفع کیا اور ان تمام جہلا کو اپنی پاس بلایا اور اونکی طرف
پر متوجہ ہو کر فرمایا ای ہم وطنو آفتاب اور ستاری اللہ تعالی کی مخلوق ہین انکو کسی آدمی کے پیدا ہونے
یا موت سے گہن وغیرہ نہیں لگ سکتا اسوقت سی آنحضرت اون لوگونکی تعلیم اور تلقین مین مصروف
ہوئی خود مدینہ مین قرآن شریف کے زیادت کرتی آتی تہی اور اوس سلطنت کی قواعد اور قوانین ایجاد کرتے
تہی جو زمین کے نہایت عمدہ نصف حصہ پر قایم ہونیکو تہی چونکہ آنحضرت یہہ چاہتی تہی کہ میرے امتی رسوم مذہبی کی بہت عظمت

وبزرگی کرین تب آپ نی مشتہر کیا کہ مین مکہ کی زیارت کو جاتا ہون اور آپنی یہہ حج نہایت
شوکت وتکلف سے کیا گویا آپکو یہہ معلوم ہوگیا تہا کہ میرا آخری حج ہی رسوم حج کا اس
جگہہ مختصر بیان لکہا جاتا ہے یہہ قواعد ہین جنکی نہ ایران مکہ ابتک پیروی کرتی ہین پہلی آپنے
مقرری غسل اور وضو کیا پہر آپ اصلاح بنواکر خانہ کعبہ کیطرف گئی حجر اسود کو بوسہ دیا اور
کعبہ کے سات طواف کئی پہر آپ شہر سی باہر آئی اور آہستہ آہستہ سنجیدگی سی چل صفا کیطرف
روانہ ہوئی جب آپ یہان پہونچی تو کعبہ کیطرف منہہ کر کی کہڑی ہوئی اور یہہ دعا باآواز
بلند پڑہی خدا بڑا ہی اور اوسکی سوا کوئی معبود نہین ہے اوسکا کوئی شریک نہین ہے طاقت
وشوکت ضرور اوس مین ہی اوس کا نام تعریف کے لایق ہی اور اوس کے سوا کوئی اور خدا نہین ہے
کوہ صفا سی پہر آپ مروہ مین اور مقدس مقامون مین آئی اور یہہ ہی دعا پڑہی بعد ازان
آپنے تریسٹہہ اونٹ قربانی کی اور اسیقدر بردہ آزاد کئی کیونکہ آپکی عمر تریسٹہہ برس کے ٥١ ذکر وفات
تہی اب آنحضرت مدینہ کو واپس گئے اور زمانہ وفات قریب آیا ہزار ہا ارادہ دلکی دل ہی مین
رہی اور پورے نہونی پائی مدینہ مین پہونچنی کی تہوڑی عرصہ بعد بلغمی بخار آنی لگا آپکو یقین ہوگیا ٥٢
کہ اگر یہہ بخار مہلک نہین ہی تو خوفناک بیشک ہی جن لوگون سی آپکو نہایت محبت تہے
آپ نی اونسی فرمایا کہ تم میری گرد ہمیشہ بیٹہی رہا کرو آپ نی اپنی وفات کی جگہہ کیواسطہ
حضرت عائشہ کا حجرہ پسند کیا آپکو جانکنی بہت دیر تک رہی اور بہت تکلیف رہی غشی کی عالم
مین آپ اکثر باواز بلند فرمایا کرتی تہی کہ یہہ اوسی یہودی عورت کا زہر ہی جو مجہی قتل کر رہا ہی
میری دلکی سیر ایک رگ ٹوٹی جاتی ہی مگر باوجوداس تکلیف کی بہی آپکی ہوش و حواس قایم رہتے تہے

اور

اور اپنی دوستوں سے اسی تکلیف کی ہنگام مین آپ نے شام کی دوسری مہم کا تمام
انتظام فرمایا اسامہ کی جھنڈی کو معاذی اور اوسی حضرت عمر کی حوالہ کیا آپ کو اونکے
وفاداری پر کامل اعتماد تھا اس فوج کا سردار بنایا اپنی وفات کے تین دن پہلی تک آپ
ہر وقت کی نماز پڑھایا کئی مگر جب آپ ایسی نقیہ ہوگئی کہ مسجد مین اپنے خادمون کی کندھون
پر ہاتھ رکھکر آتی اور تب بھی پیر نہ ٹکتا تھا آپنے اپنی وفادار دوست ابوبکر کو حکم کیا کہ تم
نماز پڑھاؤ اوس نماز ختم ہونیکی بعد کہ جسکی بعد پھر آپ باہر نہ آسکی آپ نے حاضرین کو تعلیم و
تلقین فرمائی اور نہایت عجز و انکسار و صاف باطنی سے یہہ فرمایا کہ ای بھائیو اور ای
آدمیو اگر مینی تم مین سے کسی کو ناحق ایذا رسانی کی ہو یا مارا ہو تو میری پیٹھ حاضر ہے
تم اوسکا عوض لیلو اگر مینی کسی مسلمان کی غیبت کی ہو تو اوسے چاہیے کہ اس مجمع مین میرے
خطا کو ظاہر کرے اگر مینی کسیکا ایک حبہ بھی لیا ہو تو وہ مجھسے نفع اور زر اصل دونون لیلے
حاضرین مین سے ایک شخص نے کہا کہ ای حضرت میری آپ پر تین درہم لینے ہین آنحضرت نے
اوسکا قرض اوسی وقت ادا کیا اور یہہ فرمایا مین اس دنیا کی شرمندگی کو عاقبت کے
شرمندگی اوٹھانیکی سامنے کچھہ حقیقت نہین سمجھتا حضرت فاطمہؓ اونکی بستر پاس بیٹھنی کو اکثر
آتی تھین آپنی فرمایا کہ ای بیٹی تم کیون روتی ہو کیا تم اس بات سے راضی نہین ہو کہ زمین اور آسمان
دونون پر تم سب عورتون کی سردار ہو بعد اسکی آپنی اپنی سب غلامون کو آزاد کر دیا اونکی
اور رشتہ دار نہایت گریہ و زاری کرنی لگی اور اونھون نے اونکی پلنگ کو گھیر لیا اور رونے
لگی آپنے فرمایا کہ اب مین تمھین بتائی دیتا ہون جو تم میری وفات کے بعد کرنا پہلی تم میرے

١٨٥٥

لاش کو غسل دینا پہر اوسی کفنانا اور بعد ازان ایک صندوق مین بند کرنا اور قبر کی
کنارے پر رکہنا اور قبر اسی جگہہ کہودنا جہان مین اسوقت لیٹا ہون جب تم ان
سب باتون سی فارغ ہو تو حجرہ سی باہر ہوجانا تہوڑی سی توقف کی بعد آپنی فرمایا
کہ پہلی میرا وفادار دوست جبرئیل میری نماز پڑہیگا اور اوسکے ساتہہ اسرافیل و میکائیل
بہی ہونگی جب یہہ فرشتی نماز پڑہ کی چلی جاینگی اون کی بعد عزرائیل اور اونکی ہمراہی
نماز پڑہینگی جب وہ سب رخصت ہوجائین تو تم لوگ گروہ کی گروہ آنا اور میری
نماز پڑہنا اور میری واسطہ دعائی مغفرت کرنا میری اہل بیت کو چاہئی کہ وہ میری
عزاداری کرین تاکہ اور مسلمانون مین بہی یہہ رسم جاری ہوجائی مین دل سی چاہتا ہون
کہ میری اہل بیت گریہ وزاری اور واویلا کرین تاکہ مجہی تکلیف نہو اسکی بعد آنحضرت صلعم
چند لحظہ بی ہوش رہی بعد ازان پہر آپکو ہوش آیا اور فرمایا کہ مین اسوقت ایک کتاب
لکہواتا ہون جو تمہین آیندہ کو غلطی سے بچائیگی حضرت عمر نے آپکو قرآن کہولکر دکہایا
اور باواز بلند عرض کی کہ وہ کتاب لکہی جاچکی اسکی بعد تمام آدمی حجرہ سی باہر چلی آئے
اور حضرت عایشہ رہ گئین وفات کے دن آپ نی اپنی دونو ہاتہہ پانی مین بہگوئی اور
باواز بلند فرمایا ای خدا میری دلکو تقویت دی کہ مین موت کی خوف سی گبہرا جاؤن پہر
آپ بیہوش ہوگئی حضرت عایشہ کا قول ہے کہ آپکا نزع کیوقت مین آپکی برابر بیٹہی تہی اور آپکا سر مبارک
میری گود مین تہا آپنی یکایک آنکہین کہول دین اور حجرہ کی چہت کو دیکہنی لگی اور
رکہراتی زبان سی یہہ الفاظ فرمائی جو سمجہہ مین آتی تہی — وہ یہہ ہین اے خدا میرے گناہ معاف کر

آپہری

ا میری دوست جبرئیل مین تیری ساتھہ آسمان پر چلتا ہون پہر آپ نی اوسی بستر
پر انتقال فرمایا جو حجرہ مین بچہا ہوا تہا۔ آنحضرت نی تیرہوین ربیع الاول کو انتقال
فرمایا ہجرت کی گیارہوین سنہ کی پہلی تاریخ تہی اور یہہ تاریخ آٹھوین جون ٦٣٢ سنہ
عیسوی کی مطابق ہی آپکا سن شریف تریسٹھ سال کا تہا صرف تیئیس سال سی
اپنی نبوت اختیار کی تہی آپ مدینہ مین دفن ہوئی ہین مکہ مین نہین ہوئی لوگ
جو یہہ بیہودہ گوئی کرتی ہین کہ آپکا تابوت زمین سی معلق ہی اور اسکا باعث یہہ ہی کہ
صندوق آہنی ہی اور آپکے روضہ کی چہت سنگ مقناطیس کے بنی ہوئی ہی یہہ سب
باتین بالکل بیہودہ اور بی اصل محض ہین بلکہ آپ حقیقت مین زمین مین دفن ہوئی ہین
اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر آپکی دست چپ کیطرف مدفون ہوئی ہین آنحضرت
کی وفات سی لوگون کو بڑا خوف ہوا لوگ ہر جگہہ پوچہنی لگی کہ کیا یہہ مذہب آپکی
وفاتکی بعد بہی باقی رہیگا حضرت عمر نی فرمایا کہ آنحضرت کی وفات ناممکن ہے اور حضرت
موسی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی طرح آپکی روح مبارک صرف ایک لمحہ کیواسطی غیر
حاضر ہوئی ہی وہ ابہی تم سب کی سامنی واپس آتی ہی لوگ صرف اسبات کی منتظر
تہی کہ حضرت ابو بکر بہی اس بات کی تصدیق کرین جو حضرت عمر تلوار کی زور سی یقین
کرایا چاہتی ہین حضرت ابو بکر نی پوچہا ای عمر یہہ تم خدا کا حال بیان کرتے
ہو یا حضرت کا خدا فانی نہین ہے مگر آنحضرت ہمین مین کی ایک آدمی تہی
جسطرح ہم سب انتقال کرینگی اسیطرح وہ بہی وفات پا گئی

حضرت ابوبکر کو تاہم اس بلویکی فرو کرنیمین کچھہ دقت پیش آئی مگر آخر کار آپ نے
قران شریف کی وہ آیتین پڑہین جس مین آنحضرت فرماتی ہین کہ مین فانی ہون آپکے
بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور عثمان اور حضرت علی جانشین ہوئی اور خلفا
کہلائی —— ہمکو اس جگہہ یہہ بہی بیان کرنا چاہیی کہ جیسی فتوحات آنحضرت کو
حاصل ہوئین اور آپ ہر جگہہ مظفر اور منصور رہی اوسیطرح آپکی خلفا بہی کامیاب
ہوئی اور انہون نی ایک بڑی وسیع سلطنت قایم کی اس سلطنت مین ایشیا
اور افریقہ اور یورپ کی حصی شامل تہی حضرت عمر اور خالد اور سردارون کی فتح پر فتح
نصیب ہوئی ملک فارس اور فلسطین اور شام اور مصر تمام انکی فرمان بردار
ہوگئی بارہ برس کی عرصہ مین انہون نی چہتیس ہزار شہر اور قصبہ اور قلعہ فتح
کئی اور چار ہزار مندر اور گرجا غارت کئی اور چودہ سو مسجدین آنحضرت کی مذہب کے
موافق تعمیر کین ان لوگون نی اوس وقت تک قناعت نکی کہ جبتک اہل حبش
اور افریقہ کو اسکندریہ سی لیکر —— ٹین جی یرز تک فتح نکرلیا اور اکثر ملک ہسپانیہ
کی بہی اپنی عملداری مین شامل کرلئی عربکی مورخ عبد اللہ کی صاحبزادی کی حسن ذاتی
اور فطری صفات کی بہت تعریف کرتی ہین اون کا بیان ہی کہ آپ امراسی خلق
سی پیش آتی تہی اور غربا کی نہایت خاطرداری کرتی تہی گستاخ اور بیہودہ لوگونسی
احتراز کرتی تہی آپ مین حکومت اور فصاحت دونون صفتین تہین اگرچہ آپ
امی محض تہی لیکن بڑی تجربہ کار تہی اور آپ دشمنون کی اعتراض و باریکیان خوب سمجہتی

تھی اور طرفہ یہہ ہی کہ ذلیل سی ذلیل معتقد کی سمجھہ کی موافق ہی بات کرتی ہی آپکی
فصاحت اور بلاغت مین ایک سادگی تھی اور آپ کی چہرہ مین حسن اور دبدبہ
دونون پائی جاتی تھی اسی وجہہ سی لوگ آپسی محبت رکھتی تھی اور آپکی عظمت
کرتی تھی اور آپ مین اسطرح کی عقل تھی کہ خواندہ اور ناخواندہ دونون کو سمجھا لیتی
تھی انکو اپنی رشتہ دارون اور دوستون سی بھی بہت محبت تھی اور جبکہ آپ اپنے
خانگی امور مین مصروف ہوتی تھی جب بھی آپ کوئی ایسی حرکت نکرتی تھی جو انکی
شان کیخلاف ہو باوجود اس شان وشوکت کی آپ اسقدر سادہ وضع تھی کہ آپ
نہایت ذلیل کامونکی کرنیکو بھی کچہہ کسرشان نسمجھتی تھی ان باتون کا تعجب اسلیے
ضرور تھی خالی نہین ہے باوصف اسکی کہ آپ تمام ملک عرب کی مالک تھی آپ اپنی جوتیان
خود گانٹھا کرتی تھے اور پرانی کپڑون کو پیوند کرلیتی تھی بھیڑون کا دودہ اپنی ہاتہہ سی دوہتے
تھی آپ خود آگ روشن کرتی تھی اور آپ ہی راکھہ بھی پھینک آتی تھی آپ کی روزمرہ
کی خوراک کھجورین اور پانی تھا اور تکلف کی خوراک شہد اور دودہ تھا جب آپ سفر
کرتی تو تمام ہمراہیون کو اپنی خوراک مین سی بانٹ کر کھاتی تھی آپکی نصیحت کی درستی
آپکی وفات کیوقت ان باتون سی خوب ظاہر ہوگئی جو آپنی اپنی وفات کی وقت
کین تھین ــــ ٹامس کارلایل صاحب نے جو آپکا ذکر لکھا ہی وہ ایسا عجیب ہے
اور اوسمین اسقدر انصاف پایا جاتا ہی کہ ہم اوسی اسجگہہ بغیر لکھی نہین رہ سکتے
اوس کا قول ہی کہ اس صحرانشین شخص مین صرف سیرچشمی اور صداقت باطنی اور بلند

نظر می ہی نتھی بلکہ اور بات بھی تھی آپ نہایت سنجیدہ تھی اور اون مین ہی تھی جنکا شعار متانت ہی اور جنکو خداتعالی نی اپنی ہاتھہ سی صاف باطن خلق کیا ہی اور لوگونکا قاعدہ ہی کہ وہ قواعد قدیم اور روایات پر عمل کرتی ہین مگر آپ صرف حق پر عمل ورآمد کرتی تھی مخادقات کا راز آپ پر خوب افشا تھا اور آپ اوس کی خوفون اور شان وشوکت سی خوب واقف تھی روایات قدیمہ اصل حقیقت اس بات کو آپ سی مخفی نکرسکتے تھین آنحضرت کی صاف باطنی فی الحقیقت خدا ہی کی طرف سی محمول ہوسکتی ہی ایسی شئے کی آواز برہ راست خدا ہی کی آواز ہی آدمی کو اوسکی تعمیل کی بغیر بن نہین آتی اور تمام چیزین اوسکی مقابل مین بی اصل محض ہین قدیم سی آنحضرت کی دلمین ہر سفر مین اور ہر جگہہ پر ازخیالات رہتی تھے آپ سوال کیا کرتی تھی کہ مین کیا ہون اور یہہ لاانتہا چیز جسی لوگ دنیا کہتی ہین اور جس مین رہتا ہون کیا ہی زندگی کیا ہی اور موت کیا ہی مجھی کس بات کا یقین کرنا چاہئی اور کیا کرنا چاہئی —— جبل حرا اور جبل سینا کی خوفناک ٹیلی اور صحرائی کی تنہائی اور ریت نی اس سوال کا جواب ندیا اور آسمان نی بھی جو مع اپنی ثوابت وسیار کی گردش کرتا ہی اسکا ہرگز جواب ندیا صرف آنحضرت کی روح اور اللہ تعالی کی الہام کو جو اوسمین تھا جواب دینا پڑا آنحضرت نی پہلی اپنی نبوت اپنی خاندان کی دلونمین بٹھائی باوجودیکہ آپ ایک سادہ وضع غریب تھی مگر آپنی اپنی ملک مین تمام مجنون اور برہنہ اور ... کی قومون کو مجتمع کیا اور اونہین اپنا فرمانبردار بنایا اور تمام عالم کی سامنی نئی خصلتین اور صفتین پیدا کین تیس برس سے کم عرصہ مین اس مذہب نی شہنشاہ قسطنطنیہ

وبادشاہان شام ومصر وسوالی تی میا کو مغلوب کیا اور فتحون کو اٹلانٹک سی بحیرہ
خضر اور اوکسس تک پہیلایا اگرچہ عیسی ابتک بارہ سو برس کا عرصہ منقضی ہوا ہی مگر
یہہ مذہب سوا اسپانیہ کی اور سب جگہہ اوسیطرح رایج ہی برخلاف اسکی اسلام ایک شمالی
ایشیا اور وسطی افریقہ اور اون ملکو مین جو بحیرہ خضر اکی گرد ہین شایع ہوتا جاتا ہی آنحضرت
ایسی شخص ہوئی کہ جنکی حرارت اسلام اور متانت رای نی ایک ایسا مذہب نکالا اب
تمام زردشت کی ایک چند لوٹی ہوئی مخلین بنادین ہندوستان پر حملہ کیا اور قدیم مذہب
برہمنی کو مغلوب کیا اسکی بعد دریای گنگ کی پار بودہی مذہب کو جو برہمنی مذہب سی بہی زیادہ
رایج تہا بالکل غارت کر دیا اور مذہب عیسائی سی بہی اوسکی قدیم ملک چہین لئی اور
رفتہ رفتہ اوسی اوسکی مشرقی ملکون اور رومی افریقہ مصر سی لیکر آبنای جبرالٹر تک
سی نکالدیا یورپ کی مغربی حد پر حملہ کیا اسپانیہ کا بہت سا حصہ دبالیا اور سوئیٹزر کی حدون
تک بڑہ گیا اور اس سبب سی قدیم سلطنت روم نہایت خایف ہوئی اور آخر کار
وہ قسطنطنیہ کی نئی روم مین قایم ہوئے ——— ترجمہ اشعار

عربی از قصیدہ بردہ مصنفہ شرف الدین بوصیری در
تعریف جناب رسول خدا صلعم آنحضرت انسان اور جنات دونون کے
بادشاہ ہین ۳۴ اسیطرح وہ اہل عرب کی اور اہل عجم کی شہنشاہ ہین ۳۵
وہ ہماری نبی ہین انہون نی ہمین حکم کیا ہی کہ یہہ کام کرو اور یہہ کام نکرو ——
تمام انسانون مین آنحضرت سب سی زیادہ صادق الکلام

ہین خواہ آپ اقرار کرین خواہ انکار آپ خدا کی دوست ہین ۳۶ آپ ہی کے
شفاعت پر ہمارے ہر ایک امید موقوف ہی — صرف آپکی ہی سبب سے ہم بڑی بڑی
خوفون سے نجات پائینگے ۳۷ آپ ہی نی انسان کو اللہ تعالی واحد اور صادق کی پرستش
سکہائی — جو کوئی آپکا دامن مضبوط پکڑیگا گویا اوس نی ایک لنگر پکڑ لیا ہی کہ نہ
ٹوٹیگا ۳۸ تمام اور نبیون پر آنحضرت کو بسبب حسن ظاہر اور نیک صفات کے
سبقت ہی — علم اور نیکی مین کوئی آنحضرت کا نظیر نہین ہی ۳۹ اس خدا
بنی کی دریائے حلم سی ہر ایک ذی روح ایک گہونٹ مانگتا ہی اور اوسکی نیکیون کے ابر سے
ایک قطرہ ۴۰ آنحضرت کی مقابل مین ہر ایک کا درجہ مقرر ہی جیسی نقطہ کو لفظ
سی نسبت ہو — وہی اونکی علم اور نیکی کو آنکی علم اور نیکی سی نسبت ہی ۴۱ وہ
آپ ہی ہین جو کامل اور ذی قدر ہین — اور جن مین ظاہری اور باطنی دونون
درجکی اوصاف مجتمع ہین ۴۲ خالق ارواح نی آپکو اپنا دوست بنانی کی لیے
پسند کیا کوئی دنیوی مخلوق مین سی اسقدر بلند نظری نہین کر سکتا کہ وہ آپکی ہمثیل
اور لاانتہا نیکیون کے نظیر ہونیکا ارادہ کری — صرف آپ ہی کی ذات ہمہ تن حمد کے
ہی ۴۳ اگر عیسائی اپنی نبی کی شان و شوکت اپنی طرف بیہودہ سے اور تسیخ سی منسوب
کرین تو کرین مگر تو سواد ذات خدا کی بی محابا اس نبی کی تعریف کرے ۴۴ اپکی نہایت
دلیری کی تعریف کر آپکی اعلی درجہ کے لیاقت کا مدح خوان ہو ۴۵ نبی کی عمدگی
لاانتہا ہی — میری پاس اسقدر الفاظ نہین کہ مین آپکی ثنا خوانی کر دون ۴۶ اگر

کوئی یہہ چاہی کہ اپکی اوصاف باطنی کو سمجہہ جاون تو یہہ قصد بیہودہ ہی ۴۹ اسکی
مثال ایسی ہے کہ جب آدمی آفتاب کو دور سی کہڑا ہوکر دیکہتا ہی تو اوسکا اصلی عرض و طول
نہین معلوم ہو سکتا اور جب قریب سی دیکہنی کا قصد کرتا ہی تو نظر خیرگی کرتی ہی ۵۰
کیونکہ ممکن ہے کہ انسان جو سراسر مدہوشی اور خیالات بیہودہ مین مصروف ہی خدا کی نبی کے
ماہیت اس دنیا مین جان سکی ۵۱ جو کچہہ ہم جانتے ہین وہ یہہ ہی کہ آپ آدمی ہین اور خدا کے
تمام مخلوق مین افضل ہین ۵۲ آپکا وہ چہرہ مبارک صفت وثنا کی قابل ہی جس کے
حسن کو نیکیون نی اور بہی ترقی دی ہے — آپکا حسن دلفریب مگر آپکی اصلی اوصاف یہہ تہے
کہ آپکی خط و خال سی ہر دل عزیز ہونا اور صاف باطنی ظاہر تہے ۵۵ فی الحقیقت آپکی ذات مین
بہار کیسی پہولون کا حسن و نزاکت اور چاند کیسی شوکت تہی — آپکی فیاضی سمندر کی کیطرح
وسیع تہی اور آپکی آزادی زمانہ کیطرح دیرپا اور طویل ۵۶ آپکی چہرہ مین ایسا دبدبہ ہی
کہ آپکی حضور مین اگرچہ آپ تنہا ہون آدمیکا ایسا حال ہوتا ہی جیسی آدمی ایک بڑی فوج کے
مقابل ہو یا فتح کرنیوالی گروہ مین ہو ۵۸ وہ خاک جو آپکی استخوان کو ڈہکتی ہی وہ
عطر اور عنبر سی بہی زیادہ خوشبودار ہی — وہ لوگ بڑی خوش نصیب ہین جو اوس
خوشبو کو سونگہتی ہین اور اوس سرزمین کو اپنی بوسون سی تر کرتی ہین ۵۸ اب مین اس
مقام پر آنحضرت کی احادیث کا ذکر کرتا ہون — جیسی کہ تنہا جنگل مین کوئی آدمی رحم سے
کسی اونچی مقام پر شب تاریک مین آگ اس مرادسی روشن کری کہ مسافر لوگ اوسکو دیکہکر
یہان آوین اور آرام پاوین اسطرح سی آپکی احادیث درخشان ہین اور گنہگار مخلوق کی تاریکی

کو نور کرتی ہین ٩٦ یہہ صرف خدا کا رحم ہی کہ اوسنی ان احادیث کو آنحضرت سے
لکھوایا اور بڑی موقع پر ظاہر ہوئی ہین — مگر چونکہ یہہ احادیث خدائی لایزال کیطرف
سی ہین لہذا وہ بہی بی زوال ٩٢ ہم اونکی واسطی کوئی زمانہ مقرر نہین کرسکتی کہ کب
وہ ظاہر ہوئی ہین — ہمین اونہی سی یہہ بات معلوم ہوئی کہ اوس آخر خوفناک دنمین
جو روز جزا ہی کیا معاملہ پیش آئیگا — اونہی سی ہمین یہہ بات معلوم ہوئی کہ زمانہ
عاد اور ارتہین کیا واردات ہوئی ٩٩ تو ای شخص جسبی یہہ خوشی حاصل ہی خوش
ہو کیونکہ تونی وہ لنگر پکڑ لیا ہی جو خدا تعالی ہی ضبردار اوسی چہوڑنا نہین اگر تو یہہ ١٠١
چاہتا ہے کہ مین اس کتاب مین کوئی ایسی چیز پڑہون کہ جسکے ذریعہ سی مجہی دوزخ کے
آنچ سی نجات ہو — تو بی شبہہ اس آسمانی کتاب کے فرحت بخش معانی تجہی دوزخ کے
آنچ کی گرمی سی نجات دینگی ١٠٢ جیسا کہ پل صراط سیدہا ہی ویسی ہی وہ ترازو
سیدہی ہی — جہان تمام مخلوقات کے اعمال تولین گے ١٠٣ یہہ آنحضرت کی خاص حدیثین
ہین جو آدمیون مین حق و انصاف کا چشمہ ہین — اگر حاسد لوگ باوصف علم و عقل
کی اپنی حسد سی دیوانہ بنکر انکی قدر نکرین تو کچہہ عجب نہین ہی ١٠٤ کیا ای نبی تو نہین
دیکہتا کہ وہ نگہہ جو بڑہاپی کی سبب سے ضعف بصارت ہوجاتی ہی اوسی آفتابکی روشنی
دہوندلی معلوم ہوتی ہی — اور بیمار آدمیکی منہ کو آب شیرین اور صاف کی قدر نہین
ہوتی ١٥٢ ای شخص تو جو تمام مخلوقات کا خلاصہ ہے — تیری سوا مین کس کا پناہ اوس
خوفناک لمحہ مین پناہ کو جاسکتا ہون ١٥٣ ای خدا کی نبی اگر تو میری اوس

خوفناک دشمنون مدد کریگا ـــــ جبدن خداتعالی جو دشمن نیکا ظاہر ہوگا تو تیرے شوکت مین کچھہ داغ نہ لگیگا [۱۵۴] فی الحقیقت یہہ دنیا اور جنتی دونون خداتعالی کی مخلوق ہین اور ہر ایک حکم جو خداتعالی نی اپنی نی زوال قلم سی اپنی لوح محفوظ پر لکہا ادسکا بہی علم ہے

حصہ دویم ذکر قرآن شریف [۱۵۵]

قرآن ایک عربی لفظ ہی اور لفظ قرا (اوس مردی پڑہا) اسی مشتق ہی اسکی اصل معنی پڑہنا یا پڑہنی کی قابل چیز کی ہین ـــــ قرآن شریف کے اور بہی نام ہین اور وہ یہہ ہین الکتاب (کتاب خاص) وکتاب الله (یعنی خدا کی کتاب) وکتاب عتیق [۱۵۶] (کتاب بیش بہا) وکلام شریف (الفاظ مقدس) ومصحف (مجموعہ قوانین اعظم) والفرقان (وہ چیز جسنی حق و باطل مین فرق کیا) وتنزیل (وہ چیز جو آسمان سی اوتری) قرآن شریف کو مسلمان صرف خدا ہیکی طرف سی نہین جانتی بلکہ بی زوال اور غیر مخلوق بہی جانتی ہین بعضون کی رای ہی کہ وہ خدا کی ذات مین شامل ہی اور یہی باعث تہا کہ خداتعالی نی آنحضرت کا یہہ معجزہ کیا کہ قرآن شریف کی عبارت بی نظیر اور ممتنع الجواب ہی اس بات کا قرآن مین بہی ذکر ہی ـــــ قرآن کی پہلی نقل لوح محفوظ سی کی گئی ہی یہہ لوح نہایت وسیع ہی اور خداتعالی کی تخت کے قریب ہی اور اسپر خداتعالی کی گذشتہ اور حال اور آیندہ کی سب حکم لکہی ہین مسلمانون کا یہہ بہی اعتقاد ہی کہ سب چیزون سی پہلے الله تعالی نی اس لوح کو بنایا اور بعد اوس کے اپنا حکم خلق کیا وہ کہتی ہین کہ یہہ لوح بے جوڑ ہی اور ایک جوہر کی بنی ہوئی ہی اور قلم صرف ایک موتی کا بنا ہوا ہی جسکے شگاف سی وہ نور گرتا ہی جو خداتعالی کو

یا فرشتون کو جو اوسکی حکم کی موافق آدمیون کی اعمال لکھنی مین سیاہی کا کام دیتا ہی
اللہ تعالی نی لوح محفوظ سی قران کی کاغذ پر نقل لی اور یہہ نقل ایک جلد مین تہے خدا تعالی نی
اس نقل کو حضرت جبرئیل کی ہاتھ [illegible] کی مہینہ مین شب قدر کو اول آسمان پر بہیجا
یہان سی حضرت جبرئیل نی آنحضرت کو پارہ پارہ کر کی آ[illegible] مکہ مین اور کچھہ مدینہ مین مختلف
اوقات مین جس کا جب موقع ہوا تیئس [illegible] کی عرصہ مین پہونچا [illegible] —— اور اپکو یہہ بہی
تسلی دی کہ مین اصل قرآن کو مجلد اور جواہرات جنت سی آراستہ کیا ہوا ہر سال ایک
دفعہ ضرور دکہا جایا کرون گا —— [illegible]حضرت کی عمر کی [illegible] سال مین جبرئیل نی
اس قران شریف کی اپکو دو دفعہ [illegible] —— کہتی ہین کہ وہ بہت کم سورتین
ہین جو آسمان سی کامل نازل ہوئین اکثر سورتین ٹکری ٹکری کر کر اوترے ہین اور اونکو آنحضرت
کی منشی نی وقتاً فوقتاً فلان [illegible] مین لکہہ لیا —— یہان تک کہ حضرت جبرئیل کے
ہدایت سی وہ پوری ہو گئین اس بات پر سبکو اتفاق ہی کہ چہیانوین سورت کی یہہ پانچ
آئتین سب سی پہلی نازل ہوئین —— وہ آئتین یہہ ہین —— تو اپنی خالق کا نام
لیکر پڑہ جس نی آدمیکو خون کی چند لختون سی بنایا تو پڑہ کیونکہ خدا تیعالے نہایت فیض
رسان ہے جس نی تجہی قلم کا استعمال سکہایا (تا کہ تو الہام کو لکہی) اور انسان کو وہ بات
سکہائی جو اوسی نہ آتی تہی —— جبکہ یہہ نئی الہام شدہ آئتین آنحضرت نی اپنی منشی کو
لکہوا دین تو وہ آئتین آپ نی اپنی معتقدین مین پہلائین ان مین سی چند آدمیون نے انکی یقین
آئین مگر اکثر نی حفظ کر لیا جب یہہ سب آئتین [illegible] اترین تو ان سبکو ملا کر ایک

صندوق

صندوق مین رکہدیا اسکا کچھہ خیال نہ رہا کہ کون سی پہلی اوتری ہی اور کون سی پیچھی
اسی سبب سے اکثر آیتون کی وقت نزول تحقیق معلوم نہین ——— قرآن شریف ایک
سو چودہ غیر مساوی حصون مین منقسم ہی اور ان حصونکو سورتین کہتی ہین ———
عرب لوگ [illegible] کو خواہ درست [illegible] اور چنچ کو سور کہتی ہین ——— قلمی نسخون مین اسی
سورتون [illegible] لکھتی ہین ہر ایک سورتکا علیحدہ نام مقرر ہی کبھی
تو یہہ نام اوس شخص کی نام پر ہوتا ہی جسکا ذکر سورت مین ہو اور کبھی اوس مضمون پر ہوتا ہے
جس مضمونکا سورت مین ذکر ہو ——— مگر اکثر نام سورت کی اول الفاظ سی لیا جاتا ہے
بعضی سورتون کی دو یا زیادہ نام بسبب نقلونکی فرق کے ہوگئی ہین کہتی ہین کہ بعضی ان سورتون
مین سے مکہ مین نازل ہوئین اور بعضی مدینہ مین مگر یہہ اختلاف نزول کچھہ سورتکی نام مین
داخل نہین ہے ہر ایک سورت بڑی اور چہوٹی چہوٹی غیر مساوی حصون مین منقسم ہی
جنہین ورس یا عربی زبان مین آیت (نشانی یا تعجب کہتی ہین) نوین سورت کے
سوا ہر ایک سورتکی نام کی بعد یہہ سنجیدہ فقرہ جسی مسلمان بسم اللہ کہتی ہین لکھا ہوتا ہے
——— قرآن شریف کو اہل اسلام معجزہ اعظم مانتی ہین اور کہتی ہین کہ ایسا ہی عجب ہے
جیسا مردیکو زندہ کرنا اون کا قول ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ
السلام کی معجزہ عارضی اور چند روزہ تہی مگر آنحضرت کا معجزہ پایدار اور بی زوال ہے
اور اسی سبب سے زمانہ سابق کی تمام معجزون پر سبقت رکہتا ہی ——— قرآن بہ لحاظ
علم ادب کے اہل مشرق کی ایک بڑی شاعرانہ تصنیف معلوم ہوتا ہی اوس کا اکثر حصہ

قدمای عرب کی مذاق کی موافق ہے غمی اور مسجع عبارت مین لکھا ہی سب کو اسبات کا
اقرار ہی کہ قرآن قوم قریش کے نہایت فصیح زبان مین لکھا گیا ہی یہہ خاندان تمام اہل
عرب مین سب سے زیادہ اعلی رتبہ اور ذی علم تہا اگرچہ قرآن شریف زمانہ قریش مین لکھا گیا ہے
مگر اسمین کہین کہین اور زبانونکی بہی آمیزش ہی یہہ بات متفق علیہ ہی کہ قرآن شریف عربی
زبانکا نمونہ ہی یعنی جو شخص یہہ قصد کرتا ہی کہ مین عمدہ عربی لکھون تو وہ قرآن کی روش پر
چلتا ہی اور وہ تمام صنایع بدایع اور استعارات سی پر ہی باوصف اسکی کہ قرآن بعض
جا ہی سی غیر مفہوم ہی اور آورد معلوم ہوتا ہی مگر اکثر جگہہ نہایت زبردستی عبارت اور بلند
خیالی عیان ہے اور یہہ خوب ٹہیک ہے کہ قرآن شریف ایسی کتاب ہے کہ جسکی اشکال عبارت
سی پڑہنی والا پہلی گہبرا جاتا ہی بعد ازان اوسکی محاسن دیکہکر رجوع کرتا ہی اور آخر
فریفتہ ہو جاتا ہی — آنحضرت کے زمانہ حیات تک قرآن شریف اوراق منتشر پڑا ہوا
تہا حضرت ابوبکر نی جو انکی خلیفہ ہوئی پہلی اسکو ایک جلد مین جمع کیا — حضرت ابوبکر
نی قرآن شریف کی آیات کو صرف کہجور کی پتون اور جانورون کے کہالون اور بکرون کے شانون
کی ہڈیون ہی پر سی نہین نقل کیا بلکہ حافظون کی زبانی بہی لکہا اور جب یہہ قرآن شریف
انجام کو پہونچا تو اوسکو حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ آنحضرت کی پاس اس نیت سے تفویض
کیا کہ اور لوگ اوس سے اپنی قرآنونکی تصحیح کیا کرین چونکہ اور تمام جلدونمین جو اون اضلاع مین منتشر
تہین بہت اختلاف تہا لہذا حضرت عثمان نے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی بعد خلیفہ ہوے ہجرت کی
مین بہت سی نقلین حضرت حفصہ والی قرآن کی کرالین اور وہ قرآن جو اوسکے مطابق نہتی اون

سبکو

سکو معلوم کردیا — قرآن شریف کی ماہیت کو کماحقہ سمجھنے کیلئے اس بات کو خیال کرنا
چاہیے کہ جب آنحضرت کا خروج ہوا اوس زمانہ میں طلاقت لسانی اور عمدگی عبارت کا لوگوں کو
بڑا خیال تھا اور شاعری اور فصاحت کی نہایت قدر تھی ایک مسلمان کا قول ہے کہ قرآن کا
معجزہ اوسکی عمدگی عبارت اور موزونی فقرات پر منحصر ہے یہانتک کہ اگر کوئی عجمی بھی کسی شخص کو
قرآن پڑھتے ہوئے سنے تو اوسے فی الفور معلوم ہو جائیگا کہ اسے تمام عربی عبارتوں پر فوق ہے اگر
اسمیں کے ایسی آیت کو کسی اور نہایت فصیح عبارت میں داخل کردیں تو وہ ایسی معلوم ہوگی
جیسے لعل چمکتا ہے اور اوسکی روشنی مثل اوس درخشندہ جوہر کی ہوتی ہے جسکی تابندگی سے آنکھیں
خیرہ ہوں اور اوسکی عبارت ایسی لاجواب ہے کہ تمام علما کو اوسکی زمانہ رواج سے ابتک تعجب
نہایت حیرت ہے — چونکہ قرآن شریف ایک معجزہ قائم خیال کیا جاتا ہے آنحضرت
ہمیشہ اوس کیطرف اشارہ فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ میری نبوت کا ثبوت اعظم ہے
اور عموماً فصحای عرب کی سامنے جو اوس زمانہ میں اس ملک میں بکثرت تھے اور جن کے
تمام عمر صرف اس بات میں صرف ہوتی تھی کہ ہم ایک دوسرے پر عبارت نویسی میں سبقت
لیجائیں یہہ دعوی کرتے تھے کہ تم ایسی ایک سورت تو لکھدو جو اسکے مقابل ہو — روایت
ہے کہ لبید ابو رابیہ متوطن یمن جو سبعہ معلقات کی چند قصیدے تھے جو کعبہ میں لٹکائے گئے تھے
مصنفین میں سے ایک مصنف تھے ہنوز بت پرست ہی تھے کہ آنحضرت نے عموماً اپنی شرع
جاری فرمائی سبعہ معلقہ میں سے ایک قصیدہ کا مطلع یہہ ہے تمام تعریفیں جو خدا سے
علاقہ نہیں رکھتیں بیہودہ ہیں اور تمام منافع جو اوس کی طرف سے نہیں آتے

متقیون کا سایہ ہین — چند روز تک کوئی ایسا شاعر نہ ملا جو اوس کی مدد

ہین قصیدہ ... آخر کار قرآن شریف کے سورت سو سوم ... در ...

چپکا دی ... اور بیہ پہلے ہی چند آیتین پڑہ کر ایسا ... ہو گیا ...

کہ یہہ آیتین بغیر خدا کی الہام کی نہین ہو سکتین اور اوسی وقت اسلام قبول کیا

قرآن شریف کے وہ آیتین جنکی سبب سی یہہ شخص اسلام لایا یہہ ہین — بیشک

کتاب حق ہی — یہہ ان متقیون کیلئی ہدایت ہی جو غیب کا یقین کرتی ہین

اور نماز وقت مقررہ پر پڑہتی ہین اور خیرات اوس مال مین سی دیتی ہین جو ہمنی

عنایت فرمایا ہی — اور اوس الہام کا یقین کرتی ہین جو ہمنی تجہپر اتارا ہی

اور تجہسی پہلی نبیون پر کیا — اور جن کو عقبی کا یقین کامل ہی یقینی یہہ لوگ خدا کی راہ

پر چلتی ہین اور فلاح پاوینگی — اور جب کافرون کا ذکر کرو تو وہ لوگ اوس آدمی

مانند ہین جسنے آگ روشن کی اور جب اوس روشنی سی اوسکی گرد کی چیزین روشن ہو گئین تو

اوسنی اپنی آنکہین بند کرلین — خدا تعالی اونکی روشنی چہین لیتا ہی اور اونہین اندہیرے مین

چہوڑ دیتا ہی اب وہ نہ دیکہہ سکینگے وہ بہری اور گونگی اور اندہی ہین اسواسطی وہ توبہ

نکرینگی یا وہ ایک آسمان کے بادل کی مانند ہین جسمین تاریکی اور گرج اور چمک ہو اور وہ موت کے

ڈر سی اپنی کانون مین اونگلیان دے لیتی ہین تاکہ وہ گرج نہ سنین — اللہ تعالی کافرون

پر محیط ہی — بجلی اونہین اندہا بنانی کی سوا ہر طرح کا صدمہ دیتی ہی اور جبتک وہ

اونہین روشنی دیتی ہی اوس روشنی مین چلتی ہین مگر جب اندہیرا آجاتا ہی تو وہ مفلوج کیطرح

کہڑی

[illegible]ہری کی کہڑی رہ جاتی ہین توہ تعجب جو اہل عرب کو قران کی پڑہنی سی ہوتا ہی وہ
اوسکی عبارت سحر آویز اور اون صنایع اور بدایع اوسکی اون آیتون مقفی اور مسجع
[illegible] موزون کا سبب ہے جس سی آنحضرت نی اپنی نثر کو آراستہ کیا ہی قرآن شریف
کا اختلاف عبارت نہایت عجیب ہے کیونکہ بعض اوقات آنحضرت مروجہ [illegible] دیتی ہین
اور اللہ تعالی کا تخت پر بیٹہا ہونا اور اہل دنیا پر قواعد مقرر کرنے نہایت شان و شوکت
[illegible] بیان فرماتی ہین آپکی آیتین اوس مقام پر بہت موزون اور موثر ہوجاتی ہین
[illegible] بہشت کی بی زوال خوشیان بیان کرتی ہین اور جب آپ دوزخ کا حال بیان
کرتی [illegible] کی آیتین نہایت خوفناک اور جان گزا معلوم ہوتی ہین — قران
شریف کی اہل اسلام نہایت تعظیم کرتی ہین جو اوسمین بہت با احتیاط ہین وہ بغیر وضو
کبھی نہین چہوتی اور اسخیال سی کہ مبادا کوئی غفلت سی اسی چہولی قرآن شریف
پر یا اوسکی جلد پر یہہ آیت لکہدیتی ہین جسکا ترجمہ یہہ ہی — کوئی اسی نہ چہوئی مگر وہ
لوگ جو باوضو ہین — وہ اوسی بہت عظمت سی پڑہتی ہین اور کبھی اپنی کمر سے
نیچی نہین لیجاتی اور جب اوسی کہولتی ہین تو پہلی بوسہ دی لیتی ہین اور لڑائیون مین
اوسکو بہی ساتہہ رکہتی ہین اپنی جہنڈون پر اوسکی آیتین لکہتی ہین اور اوسی سونی اور
جواہر [illegible] آراستہ کرتی ہین اور قصداً اوسی کبہی کسی کافر کی قبضہ مین نہین دیتی — قرآن شریف
اونکی [illegible] کی بنیاد ہی تمام ترکی مکتبون مین اوسی پڑہتی ہین اوسی تمام حفظ کرتی ہین
ہر جگہ [illegible] اور [illegible] ہین اور قانون قرآن شریف ہی پر موقوف ہین اونکی قاضی اوس سے

مستقیم ہین تمام مسلمانون پہ فرض ہے کہ اوسی کو پڑہین اور اوس ہی اپنی زندگی
کا نور اور برکت حاصل کرین اونکی ہان مسجدین مین جہانکہ تمام قرآن شریف روز پڑہا جاتا ہی
اور تیس قاری سلسلہ وار اوسی ختم کر دیتی ہین بارہ سو برس تک اس کتاب کے آواز لاکہون
آدمیون کے دلون اور کانون مین گونجتی رہی ہی — ایسی ہی متقی مسلمان ہوئے ہین جنہون
نی اپنی زندگی مین ستر ہزار مرتبہ قرآن کو تمام و کمال پڑہا ہی — قرآن شریف مین اکثر
جائی حکم ہی کہ ایک خدا کی پرستش کرو اوسکی مرضی پر شاکر رہو اور اوسکی حکم کی تعمیل بخوبی
کرو سب سی نرمی کرو ہر بات مین اعتدال رکہو اور خدا کی راہ مین جان دو اور اسلام کے
رواج دینیکی سوا دو فرض جسکا قرآن شریف مین انسان پر حکم ہی وہ نمازین ہین جو خانہ کعبہ کے
طرف پانچ وقتون مین پڑہی جاتی ہین رمضان شریف مین روزی رکہنی بہی حکم ہی اور ادائے
زکوۃ بہی فرض ہے اسمین آدمی کو اپنی مال کا چالیسوان حصہ غربا کو دینا پڑتا ہی اور یہانتک
کہ اگر دشمن باجبر یہ بہی بہوکہ ہو تو اوسکو بہی اس مال مین سی دینا چاہئی ان تینون فرضون
مین سی آنحضرت نماز کو اسقدر ضرور سمجہتی تہی کہ وہ اکثر فرمایا کرتی تہی کہ نماز ستون اسلام اور
کلید جنت ہی اور یہہ بہی ارشاد کرتی تہی کہ وہ مذہب کچہہ نہین جسمین نماز نہو غسل اور طہارت نماز
کا پہلا رکن ہی سیل صاحب نے اپنی کتاب موسوم بہ پری لمنری ڈزرٹیشن کے صفحہ ۱۴۸ مین لکہتی
ہین کہ آنحضرت نی اس خیال سی طہارت اور نماز کو جنت کی کنجی اور نصف ایمان کہا کہ اونکو
یہہ منظور تہا کہ میری امتی نماز اور صفائی کی بہت پابند رہین اس حکم کی بخوبی سمجہانیکی حضرت
امام غزالی نی طہارت کے چار درجی مقرر کئی ہین اول یہہ ہے کہ پہلی اپنی جسم کو تمام آلودگی اور غلاظت

اور

اور بچاستے ظاہری سی آپ کو بچای دوم اعضای جسم کو بری کاموں اور اور شرارت سی بچای
سوم دلکی بری خواہشوں اور بدیوں سی حفاظت مین رکھی چہارم اپنی خیالات
کو اون محبتوں سی بچاوی جو اونہین خدا کی طرف رجوع ہونی سی باز رکھتی ہین اور اہل
یہہ بہی فرماتی ہین کہ جسم ایک خول ہی اور دل اوسکا گودہ ہی دلیل سی آپ اون لوگون کو
کی بہت شکایت کرتی ہین جو سوی اعتقادی سی صرف طہارت ظاہری سی پاک ہنی ہین
اور اون لوگونکو برا سمجہتی ہین جو دلکی باتدان ہوم کے پابند نہین حالانکہ انکی دلو مین غرور اور مکر
اور جہالت بہرا ہوا ہی اس سی صاف ظاہر ہی کہ بعض عیسائی جو مسلمانون پر یہہ الزام
لگاتی ہین کہ مسلمانونکا یہہ مسئلہ ہی کہ صفائی ظاہری اونکو گناہون سے بچاتی ہی یہہ صرف
انکا بہتان اور الزام بیجا ہی —— قرآن شریف مین صرف احکام مذہبی اور تہذیب
اخلاق ہی کا ذکر نہین ہی بلکہ گبن صاحب کا قول ہی کہ اوقیانوس سی گنگا تک قرآن شریف
مجموعہ قوانین مانا جاتا ہی یہہ نہین کہ اوس مین صرف فقہی مسئلہ ہون بلکہ قوانین دیوانی اور
فوجداری اور مضامین بہی اسمین درج ہین — اور وہ قاعدی جو آدمیونکی اعمال اور مال کی نسبت مقرر کیے
گئی ہین — وہ خدا تعالی کی بی زوال رضا سی بنائی گئی ہین یا بہ تبدیل الفاظ ہم اس مطلب کو اسطرح
بیان کر سکتی ہین کہ قرآن شریف مسلمانون کا مجموعہ قوانین عامہ ہی اس مین قوانین مذہب سے
اور سلوک باہمی اور فوجداری اور دیوانی اور تجارتی اور فوجی اور ملکی اور سزا دہی سب موجود ہی
اور مذہبی رسمون سی لیکر معاملات دنیوی تک ہر ایک چیز کا مفصل بیان ہی اور قرآن نجات روح
ہی اور صحت جسمانی اور حقوق عامہ و حقوق شخصی اور نفع رسانی خلایق اور نیکی اور بدی سے

[illegible]
... سی باز رکہنا سوم دل کو صرف خدا کے
اوراونکے خیالات کو صرف خدا کی
طرف رجوع کرنا سم مولف ۱۲

ان تینون عبادتوں کے درجے اس طرح مقرر کیے گئے ہین مسلمان کہتے ہین کہ نماز انسان کو جنت کے نصف راستے تک پہونچا دیتی ہی روزہ اونہین دروازہ تک پہونچاتا ہے اور زکوٰۃ اونہین جنت مین داخل کر دیتا ہے ۱۲ مولف

اور سزائی دینی و دنیوی سب چیزیں پہر حاوی ہی ——— لہذا قران شریف اصل
مین انجیل سی بالکل مختلف ہی جس مین کہ کون صاحب کے رای کی موافق مسائل مذہبی
نہین ہین بلکہ عمدہ عمدہ حکایات اور تذکرہ اور ایسی باتین کہ جیسی خدا کی یاد اور تہذیب
نفس موجود ہین مگر ان حکایات مین کچہہ ربط ظاہری نہین معلوم ہوتا قرآن شریف
اور کتب آسمانی کی مانند صرف امور مذہبی اور عبادتی پر حاوی نہین ہی بلکہ اوسمین
نظم و نسق ملکی کا بہی بیان ہی اسی بنیاد پر سلطنتین قایم ہین اسی مین سی ہر ایک قانون
ملکی اخذ کیا جاتا ہی اور اسیکی موافق ہر ایک تکرار مالی و ملکی منفصل ہوتی ہی ——— آنحضرت
نی اسواسطی کوئی ایسا قانون نہین نکالا کہ جسکی ذریعہ سی علمای امت کو عوام پر بہت اقتدار
حاصل ہو اپکو خوف تہا کہ مبادا یہہ لوگ بہی عیسائی پادریون کے طرح اپنی ہم مذہبون
اور اونکی سلطنتون کو خراب کر دین اور یہہ چاہا کہ ہر ایک پاس قران شریف کی جلد
رہی تاکہ وہ آپ اپنا ہادی بنی اس امر مین اپنی بڑی عقلمندی کی اور بالکل حضرت عیسی
علیہ السلام کی جنکو خدا تعالی کیطرف سی الہام ہوا تہا پیروی کی کیونکہ حضرت عیسی
علیہ السلام نی جو مذہب بنا کیا تہا اوسمین صرف خدا تعالی کی پرستش اور نہ پادریون
اور نہ ظاہر کی رسمون کا حکم تہا اور عبادت روحانی اور خدا تعالی کیسی کام کرنی کے
ہدایت تہی رسنان صاحب کا قول ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام مین بالکل پادری پن نہ تہا
اور ایسی زیادہ کوئی اون رسمون کا دشمن نہ تہا جو مذہب کے تائید کی بہانہ اوس کے
ہیئت اصلی بالکل خراب کر دیتی ہین اسی فرقہ مین یعنی عیسائی لوگون مین اون سکے

۵۱ جواب مضمون درباب ربط علم و مذہب دیکہو ص مؤلف ۱۲

۵۲ اٹہوین ہنری کے عہد حکومت تک انگلستان مین یہہ قانون جاری تہا پادریون کی سوا کوئی اور انجیل کو نہ پڑہ سکتا تہا اور پادری

قانون کی موافق پادریون کی اعزاز واکرام کی بالکل اصل نہی اونکو حکم تہا کہ وہ ایک
دوسرے کو بہائی کہین حضرت عیسی علیہ السلام نی اونکو منع کیا ہی کہ وہ اپنی ہمذہبونکو
آقا اور باپ کہنی سی باز اہین کیونکہ آقا حضرت عیسی علیہ السلام ہین اور صرف خدا آبا
ہی ـــــ لہذا اسلام مین پادری بالکل نہین ہین جو لوگ کہ قانون شرع سی
واقف ہین وہی علمای امت کی ہین اور وہ قانون شرع قرآن شریف ہے مسلمانونکی
مذہب مین یہہ بات نہین ہے کہ وہ اپنی علمای مذہب کو اپنی مال کا دسوان حصہ ضرور
دین اور وہ اس مال سی اپنی زندگی بسر کرین انمین علما تین پادریونکی سی نہین ہین بلکہ
حاکمون اور منصفون کی سی ہین نہ اونکی گذران بمدد کی آمد پر منحصر ہی نہ وہ کسی پر اور نہ وظائف
ریاست پر وہ اپنا گذارہ مقدمات متنازع فیہ کی آمد سی جو ڈہائی روپیہ سیکڑہ مقرر ہی اور
اون زمینون کی محاصل سی جو مسجدونکی واسطی مقرر کی گئی ہین کرتی ہین حقیقت مین مفتیان
شرع انگلستان کی پادریون سی حکومت مین کم نہین ہین مگر یہہ فرق ہی کہ اون مین آپس
مین اختلاف لفظی نہین آنحضرت کی مسائل مین ابہام بالکل نہ تہا قرآن سی خوب ظاہر ہے
کہ آنحضرت ہی موحد تہی آپ نی بتون اور اوتہیون اور سیارات اور ثوابت کی پرستش
کی بالکل ممانعت فرمائی اور یہہ اس وجہہ سی کہ ہر حادث کو فنا اور ہر طالع کو غروب
لازم ہی اور جس چیز مین کہ ضراب ہونی کا مادہ ہی اوسکو زوال ضرور ہی ـــ آنحضرت
خدای یکتا کی پرستش کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ اوسکی کوئی شکل مقرر ہی اور نہ جگہہ اور نہ
اوسکی اولاد ہی اور نہ مثل وہ ہماری دل کی پوشیدہ بہید سی واقف ہی قدیم ہی حادث نہین

ہی اور اوسکو دامی کمال عقلی حاصل ہی — ان مضامین کو آنحضرت نی اپنی زبانسی
دوسری اور ستاون اور اٹھاون وین سورتون مین بیان فرمایا ہی مسلمان ان آیتون
پر کامل عقیدہ رکہتی ہین اور مفسرین قرآن نے انکی اسطرح تعریفین کہی ہی جیسی ریاضی کی حدود وغیرہ
بیان کیے جاتی ہین ایک موحد حکیم بہی مسلمانون کے عام عقیدہ کی موافق ہی ہوسکتا ہی تمام
مخلوقات دیکہنی سی معلوم ہوتا ہی کہ انکا کوئی خالق ضرور ہی اور اوس کا قانون ہر ایک آدمی کے
دلمین موجود ہی ہر ایک زمانہ کی نبیونکا اصلی یا ظاہری ارادہ یہہ ہوتا آیا ہی کہ ہم آدمیون کو
یہہ سکہائین کہ خدا تعالی اونکا خالق ہی اور اونکی دلمین اوسکا قانون موجود ہی چونکہ
آنحضرت بہت صاف باطن تہی لہذا آپنی اپنی متقدمین نبیون کی تعظیم کا ہی حکم کیا جیسا آپ نے
واسطی کیا تہا اور یہہ فرمایا کہ وحی حضرت آدم سی شروع ہوئی اور قرآن شریف کے رواج
تک ختم ہوئی آنحضرت نی مسلمانون کو تلقین فرمایا ہی کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی نہایت
عظمت کرین رساتوین اور دسوین سورتین دیکہو — اور رومن کیتہلک مذہب کے
عیسائیون نے قرآن شریف سی ایک عمدہ خیال لیا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی والدہ وغیرہ
نہین جیسا ہمنی پہلی بیان کیا قرآن شریف کا سب مین بڑا مضمون خدا تعالی کی وحدانیت
اور آنحضرت کی رسالت ہے وہ اپنی تئین نبی اور خدا کا رسول سمجہتی ہین آپ فرماتی ہین
کہ چونکہ عیسائیون نی غلطی سی مسایل وحدانیت اور رسالت کو خراب کردیا اوسمین
مسئلہ تثلیث داخل کردیا خدا تعالی نی یہہ نہ چاہا کہ وہ اپنی سچی رسولون کو بغیر گواہی کے چہوڑدی لہذا
اوسنی اپنی نبی کو بہیجا کہ وہ اونہین دوبارہ قایم کردی یہی دلیل ہی کہ مسلمان لوگ قرآن شریف کے

روسی اپنی کو برخلاف خوش عقیدہ عیسائیونکی سو خدا کہتی ہین اور عیسائیونکو مشرک کہتی ہین
کیونکہ آنحضرت کی قول کی موافق عیسائی لوگ خدا تعالی کی سوا اور کو بہی پرستش مین شامل کرتی ہین
ہین چنانچہ آنحضرت فرماتی ہین (سورت نمبر ۴) ای اہل الکتاب یعنی ای یہودیون اور عیسائیان
تم اپنی پرستش مین حد سی زیادہ تجاوز نکرو جب تم خدا تعالی کا ذکر کرو تو ایسی بات نکہو جو
حق کی خلاف ہو عیسی المسیح ابن حضرت مریم علیہ السلام صرف خدا تعالی کی نبی تہا ہین تم صرف
خدا تعالی اور اوسکی نبیونکا یقین کرو اور مسئلہ تثلیث کا ذکر نکرو تم اپنی تقریر کو حد سی نبڑہنے دو
خدا تعالی واحد ہے تمام تعریف اوسیکو سزاوار ہے اور اوسکا کوئی بیٹا نہین ہی قرآن شریف کے
دوسرے غرض یہہ تہی کہ وہ اون تین مذہبون کو جو اوس زمانہ مین رایج تہی ایک مذہب بنادے
اور اونکو خدا تعالی کی پرستش اور علم سکہائی اوسمین چند قوانین اور رسمین ہین کہ جنمین
سی بعض قدیم اور بعض جدید ہین اور ان رسمون اور قانون سی غرض یہہ ہے کہ دنیوی اور دینی انعام ہمیشہ
اور ہنر کی خوشی سبہ اور زیادہ سب کے آدمیونکو آنحضرت کا فرمان بردار بنادی اور اونکو یہہ یقین کرادی کہ آنحضرت
اور خدا تعالی کی رسول ہین جنہون نصایح اور اقرارون اور اگلی زمانہ کی ہنر اونکی ذکر کرنی کی بعد بیان ہے کہ آنحضرت خدا تعالی
کی مذہب کو زمین پر پہیلانیکی واسطی بہیجی گئی ہین اور اسواسطی دنیا مین آئے ہین کہ دینی اور دنیوی دین اونکے ...
کئی جاوین لہذا قرآن شریف کا بڑا مسئلہ خدا تعالی کی وحدانیت ہی آنحضرت فرماتی ہین کہ میری رسالت کی اصل غرض یہہ
کہ خدا تعالی کی وحدانیت کو پہر قایم کرون اور یہہ بہی ارشاد فرماتی ہین کہ صحیح مذہب ایک سی زیادہ نہین ہو سکتا اور اگرچہ بعض قوانین
اور رسمین خدا تعالی کی ہدایت کے موافق تبدیل ہو جاتی ہین مگر اونکی اصل کبہی نہین بدلتی کیونکہ وہ بی زوال اور حق ہے اور جب کبہی
مذہب حق کی اصول مین فرق آگیا خدا تعالی نی اوسکی درستی کی واسطی نبی بہیجی تا کہ وہ آدمیون کو یہہ مذہب تلقین کرین ان سب

اور حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام کی ظہور تک سب مین زیادہ بزرگ ہے
— آنحضرت نے کبھی یہہ نہین مشہور کیا کہ مین ایک نئی مذہب کا موجد ہون بلکہ برخلاف
اوسکی یہہ فرمایا (سورتین[ف۱] ۲ و ۳ و ۱۶ و ۲۶ وغیرہ) کہ میرا مذہب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا
مذہب ہے جو مجھے حضرت جبرئیل نے بتایا (سورت ۴۳) قرآن شریف کی اصل غرض یہہ ہے
کہ کتب آسمانی کی تصحیح کرے جنمین آنحضرت فرماتے تھے کہ یہودیون اور عیسائیون نے
تحریف کر دی ہے خصوصًا اوس مقام پر جہان پیغمبر رسالت کا بیان ہے (سورتین ۲ و ۳ و
۶ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۶ و ۳۷) روایت[ف۲] ہے کہ قرآن کو جبرئیل آنحضرت کی پاس لائی اور یہہ
قرآن اوس دنبہ کی کہال پر لکہا ہوا تھا جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے
حضرت اسحق کی جگہہ قربانی کیا تھا اور یہہ قرآن شریف مطلا اور مرصع تھا مگر ایک[ف۳] اور
ترجمہ کی موافق جسے اکثر عیسائی مانتے ہین آنحضرت نے قرآن شریف کو ایک فارس کے
یہودی آقا دردہ ابن نوال اور ایک عیسائی پادری کی مدد سے جو عبد القیس کے
نسطورین[ف۴] عبادتخانہ کا پادری تھا بصرہ مین جو ملک شام مین واقع ہے تصنیف کیا ہے
رای بہت قدیم ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ آنحضرت خود اس بات کا ابطال کرتے ہین (
سورتین ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ و ۲۴) قرآن شریف مین ایک صاف طور پر خدا تعالی کے
ہستی کا بیان ہے (سورتین ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۳ و ۳۷ و ۳۹ و ۴۰ و
۴۲ و ۹۵) اوس مین لکہا ہے کہ خدا تعالی قدیم اور غیر مخلوق ہے اور اولاد نہین رکہتا
اور وہ نظیر نہین رکہتا (سورت ۱۱۲) اور وہ تمام چیزون کا خالق ہے (سورتین ۶ و ۱

ف۱ جوینده کو چاہیے کہ ہر سورۃ کو ان اعداد کی حساب سے قرآن مجید مین دیکھ لیتا آخر کتاب بنا مترجم ۱۲

ف۲ یہہ روایت مسلمانون مین کہین مشہور و معتبر نہین ہے مترجم

ف۳ یہہ روایت بالکل متعصبین اور منکرین اسلام کی بنائی ہوئی ہے مترجم ۱۲

ف۴ نسطوریہ ایک فرقہ ہی مذاہب ثلاثہ نصاریٰ سے ہی اور باقی دو کا نام یعقوبیہ اور ملکائیہ ہے مترجم ۱۲

رحمن

رحمن اور رحیم ہی (سورتین ۳ و ۵ و ۶ و ۱۰ و ۱۴) اور اون لوگون کی حفاظت
کرتا ہی جو ناشکری نہین کرتی (سورتین ۳ و ۹ و ۴۶) اور گنہگارون کی خطا معاف
کردیتا ہی بشرطیکہ وہ توبہ کرین (سورتین ۵ و ۲۵ و ۱۱) خدا تعالی قیامت کے دن حاکم
اعلی ہوگا (سورتین ۲ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۲) وہ ہر آدمی کو اوسکی اعمال کی موافق
جزا دیگا (سورتین ۲ و ۳ و ۴ و ۱۰ و ۲۸) یعنی نیکون کو اور اون لوگون کو جو جہاد مین
شہادت حاصل کرین (سورت ۲۲) اور جنت کی بے مثال خوشی کا بیان ہی جسکی
عمدہ ذکر کو ہم کہہ سکتی ہین کہ وہ نہایت بلند خیال شاعرون یا نازک خیالات کی موافق
ہی (سورتین ۴ و ۷ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۸ و ۳۲ و ۵۳) اور خصوصاً گنہگارون کی بے
زوال سزا کا ذکر جو اونہین دوزخ مین دیجائیگی اور جو اندازہ قیاس سے باہر ہی (سورتین
۲۷ و ۳۸ و ۵۴ و ۵۲ و ۵۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۴۰ و ۶۹) قرآن مین خدا تعالی کی ہستی کی
ساتھ اوس کے رزاقی (سورتین ۱۵ و ۱۶ و ۲۳ و ۲۹ و ۳۴) اور کاتب تقادیر ہونا
(سورتین ۱۳ و ۱۱۴) بہی لکھا ہی ـــ قرآن شریف مین لکھا ہی کہ اللہ تعالی نے
فرشتی پیدا کئی ہین ـــ (سورتین ۲ و ۷ و ۹) مگر اوسمین ممانعت ہی کہ فرشتون اور
نبیون کی پرستش نکرنی چاہئی (سورت ۳) ہر آدمی پر دو فرشتی معین ہین اور وہ
اوسکی اعمال کو دیکھتی ہین (سورت ۳۵) شیاطین انسان کی دشمن ہین ـ (سورتین
۳۵ و ۳۶ و ۳۸) مسلمانون کو چاہئی کہ وہ نیک اور بد جنکی ہستی اور مختلف درجہ کے
فرشتون اور شیاطینون کا یقین کرین (سورتین ۲۶ و ۵۵) اور سب سے زیادہ بات یہہ ہے

کہ آنحضرت کی رسالت کا یقین کرین مگر یہ نسمجھین کہ آپ پیغمبر نہین ہین (سورتین ۷ او ۲۹) اور
عیسائی جسقدر بی انصافی قرآن شریف کی تہذیب کے اعتراض کرنیمین کرتی ہین اوسیقدر بی انصافی
سی وسکی مسلمون پر اعتراض کرتی ہین قرآن شریف مین شراب خواری اور ہر ایک قسم کی افراط
(سورتین ۴ و ۱۷) اور سود خواری (سورت ۲) طمع اور غرور (سورتین ۴ و ۱۷ و ۱۸) غیبت
اور بہتان (سورت ۱۰۴) حرص (سورتین ۴ و ۳۳) تکبر (سورتین ۴ و ۶۳) دنیوی مال
ومنال کی خواہش (سورتین ۱۰۰ و ۱۰۲) کرنیکی ممانعت ہے برخلاف اسکی اوسمین حکم ہے کہ خیرات
دو (سورتین ۲ و ۳۰ و ۳۰ و ۵۰ و ۵۷ و ۹۰) اور اپنی مان باپکی عظمت کرو (سورتین ۴
و ۱۷ و ۲۹ و ۴۱) خدا کا شکر (سورت ۵) وعدہ وفا کرو (سورتین ۵ و ۱۶) صاف باطنی
اختیار کرو (سورتین ۹ و ۱۷ و ۲۳ و ۸۳) انصاف کرو (سورتین ۵ و ۶) اور یتیمون کے
حق رسانی کرو (سورتین ۱۳ و ۹۰) اور بغیر لحاظ مراتب آدمیون کے (سورت ۸۰) اونکی سات
خلق وحیا سی پیش آؤ (سورتین ۴ و ۲۵) قیدیون کو روپیہ لیکر آزاد کرو (سورتین ۱۲
و ۹۰) صبر کرو (سورتین ۶ ۴ ۳ و ۴۷ ۳) خدا کی فرمانبرداری کرو (سورت ۳) خلقت
کی خیر خواہی کرو (سورت ۲۸) —— گنہگارون کی خطا معاف کرو (
سورتین ۳ و ۱۶ و ۴۲ و ۴۳) بدی کی عوض نیکی کرو (سورت ۲۳)
اور نیک راہ اس واسطہ اختیار کرو کہ خدا تمسی راضی ہووے اسواسطے
کہ دنیا مین تعریف ہو (سورت ۲۲) جیسا ہم بیان کرچکی ہین قرآن شریف
صرف ایک مجموعہ قوانین مذہبی کا نہین ہے بلکہ اوس مین مسلمانون کے ملکی اور مالی قوانین

بھی ہین اور یہی حال یہودیون کی نپٹاٹک یعنی توریت کی پانچ پہلی حصونکا ہی قران
شریف مین چار سے زیادہ نکاح کرنیکی ممانعت ہی (سورت ۴) اور جو رسوم نکاح مین چاہیے
اونکا حکم ہی (سورتین ۲ و ۶) اور معاملات زناشوی کی تعلیم ہی (سورت ۴) دودہ پلانی کی
واسطے مدت مقرر کی گئی ہین (سورت ۲) اور بیوہ ہونیکی واسطے بھی مدت ہے (سورت ۲)
اور جہیز اور مہر کا بھی ذکر ہی (سورتین ۲ و ۴) اور یہہ بھی لکھا ہی کہ طلاق کسطرح ہونا چاہیے
(سورتین ۲ و ۴ و ۶۵) آنحضرت نی وراثتون اور وصیتون اور یتیمون کی حفاظت حال سے
بھی غفلت نہین کی اونکا سوا مذکورۃ الصدر مین ذکر ہی قرآن شریف مین جہوٹی گواہونکی
سزا دہی کا بھی حکم ہی (سورتین ۵ و ۹) اور فریبی قاضیونکی (سورت ۵) اوسمین تکرار
(سورت ۴) چوری (سورت ۵) قتل الشان (سورتین ۲ و ۴ و ۶ و ۲۵) قتل اطفال (سورتین
۶ و ۱۷) حرام کاری رشتہ دارون سے (سورت ۴) بیحیائی اور زنا کرنیکی واسطی سزا مقرر ہے
(سورتین ۴ و ۱۹ و ۲۴ و ۲۵) یہان فقط یہہ ہی نہین معلوم ہوتا کہ آنحضرت نبی ہی تہی بلکہ وہ
مقنن اور شارع بھی تہی آپنی اپنی اون قوانین کو حینتک رواج نہین دیا جبتک کہ ہجرت
نہ کرلی اور آپ کا مذہب اچھی طرح پہیل نہین گیا بلکہ بعض قوانین تو جب جاری کیئے
کہ جب آپ نی مکہ فتح کرلیا — مسلمان قرآن شریف کی ایسی عظمت کرتی ہین کہ عیسائیون نے
بہی انجیل کے کبھی ایسی تکریم ہوتی ہوئی نہین دیکھی مسلمان خیال کرتی ہین کہ قرآن شریف
مجموعہ قوانین مذہبی اور مالی اور ملکی ہے اور اون کا یقین امور مندرجہ ذیل پر منحصر ہے
اور ان قانونوں کا قرآن مین ذکر ہے مذہب اسلام

دو حصون پر منقسم ہی ایک کو ایمان[۵۱] اور دوسری کو دین کہتی ہین ایمان خدا
اور اوسکی فرشتون اور اوسکی وحی اور اوسکی نبی اور قیامت کی دن اور خدا کی
حکمون کی یقین کا نام ہی دین[۵۲] مین نماز اور وضو اور ذکوۃ اور روزہ اور حج[۵۳]
شامل تہی تا کہ اسلام اور مذہب عیسائی مین اچہی طرح فرق معلوم ہو اس بات کا خیال
رکہنا چاہئی کہ اہل اسلام ایسی مسئلون کی پیروی کرتی ہین جنکی موافق دین[۵۴] اور معاملات
باہمی مین فرق ہی برخلاف اسکی عیسائی لوگ ایسی مذہب کی پیرو ہین جس مین
کچہہ احادیث وغیرہ پر عمل کرنا نہین پڑتا بلکہ اونکی معاملات دینی اور دنیوی اور
مالی اور ملکی اور سب باہمی ایکطرح کی ہوتی ہین اہل اسلام کی واسطی حب الوطن اور
روایات قدیمہ اور شرع اور قانون ملکی اور حقوق باہمی یہہ سب ایک لفظ اسلام
مین شامل ہین منجملہ محاسن اور خوبیون قرآن شریف کی جسپر اہل اسلام کو ناز کرنا سیجے
دو باتین نہایت عمدہ ہین اول قرآن شریف کی وہ خوش بیانی جس مین خدا تعالی کا ذکر ہی
اور جسکی سننی سی آدمی کی دل پر ایکطرحکا اثر پیدا ہوتا ہی اور خوف آتا ہی اور جس عبارت
مین خدا تعالی کی نسبت اون جذبون کا مغلوب ہونا نہین منسوب کیا گیا ہی جو انسان
کی واسطی مختص ہین دوسری تمام قرآن شریف اون خیالات اور الفاظ اور قصص سے
مبرا ہی جو خلاف تہذیب خیال کیجا سکتی ہین مگر افسوس یہہ عیب یہودیون کی مقدس
کتابون مین اکثر واقع ہین حقیقت مین قرآن شریف ان عیوب سے ایسا مبرا ہی کہ اوس
مین ذرا سی بہی حرف گیری ناممکن ہی اور اگر ہم اوسی اولسی آخر تک پڑہین تو کہین السے

۵۱ یعنی تصدیق ۱۲ ۱۲

۵۲ ارکان اسلام ۱۲

۵۳ ... زیارت قدیم عادت کے موافق مقرر کی گئی ... تواریخ مذہبی تازہ ہوتی ہی اور انکی عقاید یکسان رہین ۱۲ مولف

۵۴ یعنی عبادات اور معاملات ...

بات نہ واقع ہوگی کہ جس سی ملتی آجاتی ــــ وہ مذہب جسکی قرآن شریف نے بنا ڈالی ہی اوس مین کمال وحدانیت ہی اور اوس مین خدا تعالی کا مضمون سمجھنی مین کچھہ وقت اور ابہام نہین ہے ــــ اہل اسلام کی نزدیک اللہ تعالی کی یہہ صفت ہی کہ وہ ہر مقام پر موجود ہی اور اوسیکی حکم سی تمام عالم کا انتظام قایم ہی بلکہ اونکی حکما کی مانند یہہ راے نہین ہی کہ وہ صرف سب اشیا کا خالق ہے اور قواعد مقررہ سی عالم کا انتظام کرتا ہے مگر آپ سب چیزون سی علیحدہ ہی سوا اسکی اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسکی اصول مین سب کو اتفاق اور جسمین کوئی ایسی کنہہ نہین ہی جو زبردستی ماننی پڑی اور سمجھہ مین نہ آئی اس مذہب مین آدمیون کی خیالات کو اسنے سادی اور غیر منقلب پرستش پر قناعت کرنی پڑتی ہی اگرچہ حرارت اسلامی نی اونکو اکثر جگہہ مشتعل کردیا ہی القصہ یہہ ایک ایسا مذہب ہے جسمین اولیا اور شہدا اور تبرکات اور تصویرات کی پرستش اور ابہام اور دقایق حکمیہ اور راہبون کے تجرد اور تعذیب نفس بالکل نہین ہی اور خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نے ماہیت اشیا اور اوس زمانہ کی قومون کی حالت پر خوب غور کرکی یہہ مذہب ایجاد کیا ہی ایسی مسایل نکالی ہین جو خلاف عقل نہین اسواسطی کہ تعجب کا مقام نہین ہے کہ اس عبادت نے اہل کعبہ کی بت پرستی اور سابئیونکی پرستش اجرام فلکی اور زردشتیونکی آتشکدون کا استیصال نامہ کردیا ــ اب ہم اسلام کی اون چند عقاید کا مختصر حال لکھتی ہین جو قرآن شریف کے احکام پر مبنی ہین ــــ اسلام نے مسلمین غیر مذہب مسایل پر کہین دست اندازی نہین کی غیر مذہب والون کو تکلیف دی اور

نہ کبھی ایسا کلمہ قایم کیا کہ جسکی ذریعہ سی موجدان بدعات کو سخت سزا ملی اور نہ یہہ ارادہ
کیا کہ غیر مذہب کے لوگون کو جبری اسلام قبول کرائین — اہل اسلام دعوت اسلام کرتے
تھی مگر اپنی مذہب کو بجبر قبول نکراتی تھی — مذہب[1] مین زبردستی ہرگز نہونی چاہیے —
یقینی[2] وہ لوگ جو ایمان لاتی ہین یا یہودیون کے مسلکون کے متابعت کرتی ہین اور عیسائی اور
سابائی الغرض جو خدا اور قیامت کا یقین کرتی ہین اور نیک کام کرتی ہین خدا اونکو
جزائی خیر دیگا نہ وہ کسی خوف مین مبتلا ہونگی نہ اونہین صدمہ پہونچیگا — علاوہ اسکے
اسلام قبول کرنی سی نو مسلم کو بہی وہی حقوق ہوجاتی تھی جو کہ فتح کرنیوالی کی اور مغلوب ریاستونکو
اون شرایط سی آزادی حاصل ہوجاتی تھی جو کہ فتح کرنیوالی ہمیشہ آنحضرت کیوقت تک کیلیا
کرتی تھی قتل اطفال جو اوس زمانہ مین قبرعرب کی ملکون مین رایج تھا اسلام کی سبب سے بالکل
معدوم ہوگیا اور قرآن شریف کی سبب سے بردہ فروشی جاتی رہی اور یہہ رسم بہی جاتی رہی
کہ زمین کے ساتھ اوسکی خدمت گذار بہی فروخت کئی جاوین اوسمین صرف یہی حکم نہین ہے کہ مسلمانون
ہی کو انصاف رسانی کیجاوی بلکہ اون[4] لوگون کے بہی حفاظت کا حکم ہی جن پر اسلام غالب
آئین قرآن شریف کی سبب سے ہر طرح کا محصول جاتا رہا مگر صرف زمینداری کی وہ لگی
رہگئی قرآن شریف کے احکام کی سبب سے تجارت کی تمام اخراجات اور اشکال جاتی رہی اور
غیر مذاہب کے آدمیون کو آزادی حاصل ہوگئی کہ چاہین وہ اپنی پادریون کو اون کا مقررہ
روپیہ دین یا نہ دین اور اور طرح کی چندی جو اونکی اہل مذہب اونسی زبردستی لیا کرتی تھے
دین یا نہ دین اسلام قبول کرنی کیواسطی صرف کلمہ پڑہنا تھا اور یہہ جو لوگ اکثر خیال

کرتے

(1) قرآن شریف سورت [illegible] ١٢ مولف
(2) [illegible] ١٢ مولف
(3) یعنی مسلمان قدیم [illegible] ١٢
(4) [illegible]

کرتی ہین کہ ختنہ بہی نہایت ضروری ہے غلطی ہے —— فی الحال یہہ امر بخوبی دریافت
کرنا ممکن ہے کہ اسقدر آدمیون نے کیون اسلام قبول کرلیا مگر یہہ ہوسکتا ہی کہ ہم بعض
بڑی بڑی سبب اس جگہہ لکہین —— اول سبب تو یہہ ہی کہ تمام قرآن شریف خدا تعالی
کی بیان اور ایسی سنجیدہ مضامین سے پر ہی کہ جنکی شیرینی سی ہر آدمی کی دل پر ایک خاص
طرحکا اثر ہوتا ہی مگر جب اوسی ان لوگون نے پڑہا جو اہل شہر یہودیون اور عیسائیون کے ربط و ضبط
کی سبب سے اپنی قدیم بیہودہ اعتقادیون اور بت پرستی سی متنفر تہی تو اونہین اور بہی اپنی مذہب
کی بی بنیادی ثابت ہوگئی —— دویم یہہ کہ اس مذہب مین تمام اون مذاہب کے عمدہ عمدہ مسئلی
اور رسوم اور روایتین چنکر رکہی گئی ہین جو اس زمانہ مین عرب مین رایج تہی —— سوم
قرآن شریف ایسی حاوی کتاب ہے کہ اسمین معاملات دینی و دنیوی سب موجود ہین ——
بعض مورخ یہہ کہتی ہین کہ ان سببون کی سوا لوگون کی زیادہ تر اسلام قبول کرنیکا یہہ باعث
تہا کہ آنحضرت نی اس مذہب مین ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی اجازت دی ہی —— مگر غیر متعصب
اور اہل انصاف اس خیال کو بیہودہ سمجہتی ہین کیونکہ یہہ بات ثابت ہوجائیگی کہ آنحضرت نے کبہی اس قبیل
کی ترغیب پر اپنی مذہب کی رواج دہی کیواسطی اعتماد نہین کیا —— ہمین یہہ نہین چاہئی
کہ ہم اس معاملہ مین عیسائیونکی زہد و تقوی یا اہل یورپ کی رسم و رواج کو دیکہکر رای لگائین جب اہل عرب
مین ایک سی زیادہ نکاح کرنیکا رواج قدیم سی چلا آتا تہا اگر آنحضرت نی بہی اس امر کا حکم دیا تو اس سے
اپکی معتقدین کو کیا زیادہ آزادی حاصل ہوگئی بلکہ آپ کی احکام نی اس بات مین یعنی کثرت نکاح
مین جسکا اہل مشرق مین بہت رواج تہا کمی کردی اور اس سے نا تجربہ ترتیب یافتہ قومون مین اکثر حرام

کاریگا بہت رواج تہا اور وہ اپنی رشتہ دار عورتون سی حراب [illegible] کرتی تہی مگر جب اپنی
ان باتون کی ممانعت قطعی فرمائی تو وہ بالکل معدوم ہو گئی اسی صاف ظاہر ہی کہ ایکی
وقت مین تہذیب کو ترقی ہوئی اور زوال نہین ہوا پارسا مسلمان سبتو اس مذہب والون سے
مشابہ ہوتی ہین ایک پوری مذہب والون کیسی نہین ہوتی ـــ یعنی پارسا مسلمان
متعذب نفس ہوتی ہین عیاش نہین ہوتے ـــ کوئی آدمی ایسا نہین ہے کہ جو قرآن شریف
کو پڑہی اور اوسکی دلپر خوف کا اثر نہو حقیقت مین یہہ بات ناممکن ہی کہ ایک شخص بانی مذہب
ہو اور وہ ایسی باتین نکالی کہ جس سے بدکاری رایج ہو اور پہر اوسکی مذہب کو مستقل
کامیابی حاصل ہو لہذا ہم یہہ کہہ سکتی ہین کہ اس مذہب کی مسائل کی سختی بہی زیادہ تر اوسکی
کامیابی کا باعث ہوئی چونکہ وہ احکام جنمین رسوم اور عبادتون کا بیان ہوتا ہی اکثر مبہم
اور ذو معنی نہین ہوتی لہذا اونکا اتباع ایک مذہب کی قبول کرنی کی بعد زیادہ ہو سکتا ہی
بہ نسبت اون احکام کی اتباع کی جنمین صرف باطنی نیکیون کا ذکر ہو یہی باعث ہی کہ روزہ
داری اور حج اور نماز اور وضو اور زکوٰۃ اور مسکرات سی پرہیز کرنی نی جنکا قرآن شریف
مین ذکر ہی مسلمانون کو اونکی قوانین اور شرع کا پابند رکہا ـــ ماسوا اسکی اس مذہب
کو اس سبب سی بہی ترقی ہوئی کہ جہان کہین اہل اسلام تجارت کیواسطی گئی وہان قرآن
بہی لیتی گئی اور جس زمانہ مین اونہون نے مشرقی ملکون مین تجارت کرنی شروع کی اور اپنی
کوٹہیان قایم کین اوسوقت تک وہان کے حکام اور سلاطین [illegible] مذہب کی پیرو تہی اونہی
لوگون نی قرآن شریف کو پڑہا اور اوس سی آگاہی حاصل [illegible] بالیبار اور [illegible]

مسلمانون کی بہت تعظیم و تواضع ہوئی پادشاہان ترنات اور تدور نی مع اور قرب و جوار کی سلاطین کی مذہب اختیار کر لیا اور جب خاندان مغلیہ قندہار کیمبی اور گجرات اور اون سلطنتونمین حکمران تہا جو ہنوز مسلمانون کا غلبہ نہ جاتی تہی بہت سے آدمی ہندوستان مین قرآن پر ایمان لا ئی تہی جب پرتگال والی ہندوستان مین آئی تو اونہون نی دیکہا کہ اسلام نی ہندوون کی بیہودہ مسایل کی مقابلہ مین بہت رونق پائی ہی اونہون نی تاریخون مین یہہ لکہا پایا کہ زی مورن[۵۱] بادشاہ ہندوستان جس کا کہ دار السلطنت کی لیکٹ[۵۲] تہا اوس نے ہماری آنی سی چہہ سو برس پہلی مورون[۵۳] کی نہایت خاطرداری کی اور اونکو اپنی ریاست مین بہت اچہی اچہی عہدہ دی اور آخر کار اون کا مذہب اختیار کر لیا ان بادشاہون مین آخر بادشاہ جس کا نام ہیری مل تہا اہل عرب کے جہاز مین بیٹہکر ہندوستان سی چلا گیا تاکہ اپنی عمر مکہ مین بسر کری —— یہہ لوگونکا مبالغہ ہی کہ آنحضرت بہت متعصب تہے فی الحقیقت بت پرستون اور اون لوگون کو جو وحی کی قائل نہین ہین دو مین سی ایک بات قبول کرنی پڑتی تہی اون لوگون کو جنکا اہل کتاب ہونا قرآن سی ثابت ہی یا چارون فرقہ عیسائی اور یہودی اور مجوسی اور صابی[۵۴] کو اس شرط سی اپنی مذہب پر رہنی کی اجازت ملتی تہی کہ یا جزیہ ادا کرنا قبول کرین اور یا کوئی ایسی بات مان لین جس سی اون کا مطیع الاسلام[۵۵] ہونا پایا جاتی مگر جو مسلمانون کی تعصب نے اونکی واسطہ حد مقرر کی تہی وہ اوس سی بہت کم تجاوز کرتی تہی اور جو وہ کفار سی معاہدہ کر لیا کرتی تہی اوسی پورا کرتی تہی اور باوجودیکہ مسلمان فتح کرنیوالی گستاخ اور ظالم تہی مگر تاہم وہ اون لوگون کے مقابلہ مین بہت رحم دل

تہی جو روم اور قسطنطینہ کی پادریون کی فرمانبرداری کرتی تہی بس یہہ بات سچ ۵۱
ہی کہ اگر عیسائی اہل عرب اور ترک کی اہل یورپ ایشیا کی مالک ہوتی تو وہ اسلام کو اسطرح
طرح نہ رہنی دیتی جسطرح مسلمانون نے مذہب عیسائی کو رہنی دیا ہی کیونکہ دیکہو کیسی بیرحمی سی وہ
اپنی لوگون ہم مذہبون پر ظلم کرتی ہین جنہین وہ خیال کرتی ہین کہ مذہب حق پر نہین ہین جیسے دو بلکا
فرانسیسی کا قول ہی کہ وہ ظلم جو اہل عرب نے عیسائیون پر کیا اور وہ ظلم جو پوپ کی
معتقدین نے پروٹسٹنٹ عیسائیون پر کیا اوسکا ہرگز مقابلہ نہین ہوسکتا داؤد اولے
کی محاربون نے صرف سینٹ بارتہولومیو کی عرس کے دن جو قتل ہوا اوسمین اتنی خونریزی
ہوئی کہ اہل عرب نے ابتک اسقدر عیسائی نہین قتل کئی یہہ مناسب ہے کہ ہم عیسائیون کے
اس بدگمانی کو دفع کرین اور وہ بدگمانی یہہ ہی ـــ کہ مسلمان ایک بڑا ظالم فرقہ ہے
جنہون نے عیسائیون سے یہہ کہا کہ یا مذہب عیسائی سے دست بردار ہو یا مرنا قبول کرو مگر یہہ بات
ہرگز صحیح نہین ہے اور اہل عرب کے معاملات پوپ کے معتقدین کے مقابلہ مین بہت ایسی رحم
دلی کی معلوم ہوتی ہین پوپ کے معتقدین آدم خورون سی بہی زیادہ بیرحم تہی ـــ
آنحضرت کی مذہب مین کوئی تعلیم باطنی نہین ہے پر اسمین بہی شک نہین ہی کہ وہ باقاعدہ اور
بامربوط ہی یہہ مذہب ایک شاہراہ کی مانند ہی جو بداعتقادی اور نو مشک مذہب والی حکما کے ۵۲
بدعات کی دلدل مین بغیر ان حکمانی مذہب عیسائی کو ایسا داغ لگایا تہا کہ اگر ہم یہہ کہین
کہ مسلمانون نے اپنی تمام عہد حکومت مین عیسائی مذہب کے کوئی ایسی قسم نہین دیکہی جسکی
رسمین ذلیل نہون اور جسکی مسئلی اونکی قدر کرینکی لایق نہون تو اسمین کچہہ مبالغہ نہین ہے

یہہ صاف ظاہر ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے ہدایت کیواسطہ پیدا ہوئی تھی وہ قوانین جو اس قوم کی لئی مقرر ہوئی تہی ایسی مشکل تھی کہ کسی غیر قوم کا آدمی اوسمین مداخل ہو سکتا تہا وہ کتابین جو آیوین جلبٹٹین کے طرف منسوب ہین اونسی بہی یہہ بات ظاہر ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کی حواریون کو اسبات مین شبہہ تہا کہ آیا یہود لوگونکے سوا کوئی اور بہی اس مذہب مین داخل ہو سکتا ہی یا نہین مگر صلاح کی بعد یہہ بات قرار پائی کہ غیر اقوام کو بہی توریت کی تعلیم ضرور ہی عیسائی مورخون کو خود اسبات کا اقرار ہی کہ جو ہین عیسائی مذہب بادشاہون و غیر دنی قبول کرلیا وہین اوس کے صفائی اور سادگی کم ہوگئی جسکا کتب آسمانی مین مذکور ہی غرور اور لالچ اور فساد نی معلمان مذہب کے دلمین جا ہی پکڑی اور اوس مین بحثین اور تکرارین شروع ہوگئین فلش صاحب کے رای ہی کہ قسطنطین کے زمانہ سی بہت پہلے بہی اکثر عیسائی لوگ خراب ہوگئی تہی اور اونکی اصول مذہب مین فتور آگیا تہا مگر بعد ازان جب اوس نے معلمان مذہب کے بہت قدر کی اور اونہین اعلی اعلی مرتبہ دی تو یہہ لوگ دولت کی خواہش مند اور اختیارات ملکی کے شایق ہوگئی اور انہون نے مذہب عیسائی کو خراب کر دیا — چہٹی صدی مین آنحضرت مشرق مین پیدا ہوئی اور آپ نے اپنی مذہب کو قایم رکہا اور بت پرستی کو ملک ایشیا اور افریقہ اور مصر کی اکثر حصون سے بالکل نیست و نابود کر دیا چنانچہ ان ملکون مین ابتک خدا تعالے واحد اور حقیقی کی پرستش جاری ہی — لاکہون آدمیونکی دلمین اس عرب کے نبی کی ظاہری اور باطنی کیفیت نے جگہہ پکڑی اور ہمارے صاف باطنی اس امر کی مقتضی ہی کہ ہم یہہ خیال کرین کہ حقیقت مین آپکی معتقدین آپکی نبوت کے دلسی قایل تہی اور یہہ سچ جانتے تہے کہ آپ پر وحی نازل ہوتی

ہی اور آپ سچی نبی ہین ضروری ہی کہ مشرکون کو آپکا مذہب بسبب اوسکی عمدہ قواعد اور
قوانین کے خدا کیطرف سی الہام ہونا معلوم ہوا ہوگا آپکا مذہب زردشت کی مذہب سی زیادہ صاف
اور حضرت موسی کی مذہب سی زیادہ پاک معلوم ہوتا تہا اور اور جہوٹی اور فاسد مذہبون کے
مقابل مین بہت عقل کی موافق لکہا ہی ساتوین صدی مین کتب آسمانی کی سادگی ان
لوگون کے بد اعتقادیون سی جاتی رہی تہی — آنحضرت کی مذہب کے صداقت اس باتسی
اور بہی معلوم ہوتی ہی کہ اگرچہ اس مذہب کو نکلی ہوئی ایک عرصہ دراز منقضی ہوا مگر آپ مین
اور مذہبون کی مانند خالق کی جای مخلوق کی پرستش وغیرہ نہوئی اور اہل اسلام نی آپ کے
وہم اور قیاس کے متابعت نہین کی اور خدا تعالی کی پرستش پر قایم رہی اور اوسکی جای
بتون کو نہ پوجنی لگی انکی عقیدہ کی بنیاد یہہ چند الفاظ ہین جسکا ترجمہ یہہ ہی —
مین خدا اور اوس کے نبی محمد کا یقین کرتا ہون — یہہ جو اکثر مورخون نی لکہا ہی اور
اب بہی بہت لوگ یقین کرتی ہین کہ یہہ قرآنی مذہب صرف تلوار کی ذریعہ سی شایع
ہوا تہا یہہ بات بالکل غلط ہی کیونکہ ہر ایک غیر متعصب آدمی ادنی فکر مین معلوم کر سکتا ہی
کہ آنحضرت کا مذہب ایسا تہا کہ جسمین انسان کے قربانی اور خونریزی کی جای نماز اور زکوۃ قایم
کی گئی تہی اور ہمیشہ کی جہگڑون اور قضیون کے جگہہ باہمی اخلاص و محبت کی بنیاد
ڈالی گئی تہی اور یہی باعث ترقی کا ہوا تہا حقیقت مین یہہ مذہب اہل مشرق کیواسطے
سرتاپا برکت تہا اور آنحضرت نی ہرگز اسقدر خونریزی نہین کی جسقدر حضرت موسی علیہ السلام
نی بت پرستی کی بیخ کنی کیواسطے کی تہی — لہذا یہہ بات بالکل بیہودہ اور بیجا ہی کہ

ہم

یعنی کلمہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ

ہم خدا تعالی کی اوس نمونہ قدرت کی کسمہ شان کریں اور چاہا نہ اوسکی بابت مین
گفتگو کرین جسکو اللہ تعالی نی اپنی ہاتہہ انسان کی رای اور دل مین اثر ڈالنی کیواسطہ
پیدا کیا تہا جب ہم اس تمام مضمون کو خیال کرتی ہین اور دیکہتی ہین کہ اینی کیسی عجیب
طور سی ظہور کیا اور ترقی پائی تو ہمین بی شبہہ بہت تعجب ہوتا ہی اور ہمین شک نہین
معلوم ہوتا کہ جن لوگون نی مذہب اسلام اور عیسائی دونون کی کتابون کو پڑہا ہی اونہین
بی شک یہہ شبہہ ہوتا ہوگا کہ کونسا مذہب ان دونون مین صحیح ہی اور اونہین یہہ اقرار کرنا
پڑتا ہوگا کہ مذہب اسلام بہت عمدہ مطالب کیواسطی ایجاد کیا گیا ہی ——

باب چہارم در ذکر کلام اللہ شریف

جو ذکر ہمنی پہلی باب مین کیا ہی اوس کے درستی اور راستی اس باب کے مطالعہ سی ناظرین
کو بخوبی ظاہر ہو جاویگی —— ہماری نزدیک کسی زمانہ مین کوئی ایسی قوم نہوگی جو اہل عرب
سی زیادہ علم و فضل کیقدر کرتی ہو ایک مسلمان شاعر کا قول ہی کہ جب مین کسی فاضل اور
مولوی کو دیکہتا ہون میرا یہہ جی چاہتا ہی کہ اوس کی قدم بوسی کرون مسلمانون کی مرقوم
وغیر مرقوم سب قانونون مین علم کیقدر و منزلت کے نہایت تاکید ہی ایک مسلمان شاعر لکہتا ہے
کہ مولوی کی روشنائی اور شہدا کا خون مرتبہ مین برابر ہی ایک اور مولوی لکہتا ہی کہ جنت
اوس شخص کیواسطہ موجود ہی جو اپنی بعد اپنی قلمین اور روشنائی چہوڑ جائی یا یہہ بتبدیل الفاظ
ہم یہہ کہہ سکتی ہین کہ ایسی کتابین تصنیف کر جائی جنکی پڑہنی سی اور لوگون کو بہی علم کا شوق
ہو اہل عرب خیال کرتی ہین کہ دنیا چار چیزون کی سبب سے قایم ہی وہ چار چیزین یہہ ہین ——

علم عقلا کے انصاف شاہان کے نماز صلحا کے جبارت دلیران ـــ اور ان
سب سے زیادہ بات یہہ ہے کہ اونہون نی قرآن شریف مین خدا تعالی سی کہوایا ہی کہ مال و
منال دنیا ناچیز اور بی حقیقت ہی مگر علم و فضل نعمت بی زوال ہے آنحضرت نی خود بڑے
شد و مد سی علم کی پڑہنی کیواسطہ نصیحت فرمائی ہے اور آپکی خویش یعنی حضرت علی نے یہہ قول
فرمایا ہی کہ اللہ تعالے کی بڑی عنایت ہے اگر مال کی جگہہ علم عطا فرمائی پہلی جن لوگون نے
فلسفہ اور حکمت کو دوبارہ مروج کیا وہ لوگ بی شبہہ ایشیا کی سارسن اور ملک ہسپانیہ
کی مورتہی یہہ لوگ قدما اور متاخرین کی ہم سلسلہ خیال کیی جاتی تہی اور اونہون نے خلفاے
عباسیہ اور بنی امیہ کے زمانہ مین خروج کیا تہا علم و فضل جو اصل مین مشرق سی یورپ مین آیا
یہہ حقیقت مین دوبارہ لانا اہل اسلام ہی کا باعث تہا یہہ بات مشہور ہی کہ اہل عرب مین جہہ سو
برس سے علم و فضل کو رواج تہا مگر ہم لوگ ہنوز جہالت اور بی علمی مین مبتلا تہی اور علم ادب
ہمارے ہان سے بالکل نیست و نابود ہوگیا تہا ـــ مسٹر [illegible] صاحب کا قول ہی کہ مورخان معتبر
کی نزدیک یہہ بات قرار پا گئی ہی کہ دسوین صدی مین یورپ غایت درجہ کی جہالت مین پڑا
ہوا تہا اور بلحاظ فلسفہ اور حکمت کے اوس زمانہ کو زمانہ آہنی لاطینیان کہنا چاہئی لاطینیونکی فلسفہ اور حکمت مین
سوای منطق اور فصاحت اور بلاغت کے کوئی علم شامل نہ تہا اور وہ خیال کرتی تہی کہ یہی دونون
علم عقل انسانی کی بنیاد ہین یہہ بات یقینی ہی کہ اس زمانہ مین اہل عرب نے ملک ہسپانیہ اور اٹلی
مین بہت سے مدرسی جاری کئی تہی اور ان مدرسون مین ہزارون طلبا عربی فلسفہ اور حکمت کے
تعلیم پاتی تہی اور پہر ان علوم کو آن کر عیسائی مدرسون مین جاری کرتی تہی ہمین اس بات کا اقرار

کرنا

کرنا چاہئی کہ تمام مستم کی علم یعنی طب اور طبیعات اور فلسفہ اور ریاضی چودہوین صدی سے
یورپ مین جاری ہوئی یہہ سب اصل مین اہل عرب کے فلسفہ مدارس سے سیکہی گئی تہی مگر خصوصًا
ہسپانیہ کی اہل اسلام بانی فلسفہ یورپ خیال کئی جاتی ہین بہی علم شعر اور علم داستان اہل
یورپ مین اہل عرب کی سبب سے رایج ہوا — اہل اسلام نی اپنی فتوحات حاصل کرنیکے
بعد ترقی زبان کی سبب علم ادب کے طرف توجہہ کی جب وہ یہہ بات حاصل کر چکی تو اونکی
علمی ترقی ایسی قلیل عرصہ مین ہوئی کہ کبہی متقدمین کو بہی ایسی قلیل عرصہ مین حاصل
ہوئی تہی اہل یونان نی آٹہہ سو سال مین علم ادب مین کمال حاصل کیا اور اسی قدر
عرصہ مین اہل روما کی ہان بہی عمدہ عمدہ مصنف اور شاعر پیدا ہوئی اتنی ہی عرصہ مین
روما زبان کی ایک فرع نی جنوبی فرانس مین ترقی پائی اور وہان علم ادب کا رواج
ہوا مگر اہل عرب نے صرف ڈیڑہ سو برس کی عرصہ مین علم ادب مین کمال حاصل کر لیا اور
قدما کی فلسفہ اور شاعری اور اور فنون کی نگہبان بنگئی اہل روما اور گوتہہ لوگون نے
ہسپانیہ کو دو سو برس مین فتح کیا تہا مگر اہل عرب نے صرف بیس برس مین اس ملک کو
فتح کیا اور کوہ پرینیز سے اوتر کر اوسطرف فرانس مین پہونچگئی — اون کو علمی ترقی
بہی ایسی ہی جلد حاصل ہوئی جیسی اونہین فتحین حاصل ہوئی تہین — آنحضرت
کی بھتیجی اور چوتہی خلیفہ حضرت علی علم وفضل کے بڑی قدر کرتی تہی —
معاویہ جنگی وقت سی خلافت موروثی ہوگئی ان کے زمانہ مین اہل عرب نے
اہل یونان کی فن سیکہنی شروع کئی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت معاویہ کی بعد

ابو جعفر المنصور خلفای عباسیہ کی دویم خلیفہ علم وفضل کی بہت قدردان اور ترقی
دینی والی پیدا ہوئی باوصف اس کے کہ انکی وقت مین اکثر بغاوتین ہوئین اور انہون نے
بہت سی نئی ملک فتح کئی مگر بہت وقت اور روپیہ علم کی ترقی دینی مین صرف کیا اور شہر بغداد
کو جو آبادی اور شان وشوکت مین بے نظیر ہی اپنا دار الخلافہ بنایا اور وہ پانسو برس تک
خلفای عباسیہ کا دار الحکومت رہا اس خلیفہ کی پوتی ہارون رشید جنکی دلیری اور جنگی ہنر سے
اہل یونان بہت خائف تہی یورپ مین بہت مشہور ہین اور حقیقت مین وہ علم وفضل
کی بڑی مربی تہی —— ہارون رشید اور شاہ شارلی[۵۱] مین باہم خط وکتابت رکہتی تہے
اور آپس مین بڑی دوست تہی شارلی مین —— وہ بادشاہ ہی جسنے نہایت عمدہ
فن اور ہنر غیر ملکون سے لیجا کر اپنی ملک مین پہیلائی اور وحشی قومون کو جو اوسکی ملک
مین تہین انواع فنون کی تعلیم کی مگر وہ شخص جسنی اہل عرب کے علم وفضل کی شہرت کی بنیاد
ڈالی وہ المامون بن ہارون الرشید تہا ہزارہا اونٹ قلمی کتابون سے بہرے ہوئی ہمیشہ
اوسکی دربار مین آتی ہوئی معلوم ہوتی تہی سول[۵۲] سی اصفہان تک اہل عرب کا علم بہت
جلد پہیل گیا بغداد اور کوفہ اور قاہرہ اور بصرہ اور فیز[۵۳] اور مراکو[۵۴] اور گورڈووا[۵۵] اور گرنیڈا[۵۶]
اور وہین[۵۷] سیتیا اور سول[۵۸] مین اہل عرب کے حکمت اور فصاحت اور بلاغت نی بہت
جلد رواج پایا مگر ارسطو کا فلسفہ مغربی ملکون مین مشرقی کے بنسبت بہت جلد پہیلا اہل
عرب ارسطو کی اسقدر عظمت کرتی ہین کہ گویا اوس کو دیوتا مانتی ہین اہل عرب نے تمام
فنون کو بہت ترقی دی اور ان لوگون کے قلمی کتابون نی یونان اور روما کی علم ادب مین

[۵۱] شارلیمین جسکا بعض کرونن ہی لکھتی ہین شاہنشاہ فرنگستان بڑا نامی بادشاہ ہوا ہین ۸۱۴ع مین گذرا جاتا ہے مترجم ۱۲

[۵۲] سول یا سویل وہ شہر ہے کہ جسکو عرب اشبیلیہ کہتی ہین اور ایک زمانہ مین وہ پایۂ تخت اندلس یا ہسپانیہ تہا مترجم ۱۲

[۵۳] فاس [۵۴] مراکش دو شہر نامی ممالک مغرب کے ہین ساحل عربی پر ۔ ان شہرونکو جو نام ہے بلاد ملک اندلس یا ہسپانیہ کے ہین عرب ۱۲

[۵۵] قرطبہ

[۵۶] غرناطہ

[۵۷] [illegible] ۱۲

[۵۸] وہ اشبیلیہ [illegible] ہی مترجم ۱۲

دوبارہ

بیت وغیرہ یا کسی مثنوی کی فرد یا قصیدہ وغیرہ کا مطلع مترجم

دوبارہ جان ڈالی اہل عرب کی ہان شاعری مین صرف نصیحت اور مدح او ر
مضامین عاشقانہ ہوتی ہین اور انکی شعرون مین یا تو اول مصرع دوسری مصرع سی اور
یا اول مصرع تیسری مصرع سی ہم قافیہ ہوتا ہی نوین صدی سی چودھوین صدی تک
عرب کے علم و فضل سی یہہ نور حاصل ہوتا رہا ـــــ ان خلفا کی بعد ہسپانیہ کی سب
عبد الرحمن اولاد خلیفہ عبد الرحمن علم و فضل کے بڑی مربی تہی عبد الرحمن اول نی سنہ ۷۵۹
عیسوی مین ہسپانیہ کو فتح کیا اور خلفای اُموِیّہ کی بنیاد ڈالی معلوم ہوتا ہی کہ اس خاندان مین
سی تین بادشاہ اس نام کی ہوئی اور تیسرا انمین کا سب مین زیادہ شوکت اور عظمت والا
ہوا ـــــ یہہ آٹہوان خلیفہ تہا اور ان خلفا مین یہہ اول شخص تہا جس نی امیر المومنین
کا خطاب اختیار کیا اس خلیفہ کی سلطنت مین ملک بہت بڑی بڑی صوبون پر
منقسم ہوگیا تہا اور انہین صوبون کے سبب سے آخر کار اس خاندان کو نقصان پہونچا یہہ
وہی خلیفہ تہا جو باوصف ان سب مشکلون کی علم و فضل کی قدر کرتی اور ترقی دیتی
مین مصروف رہا اس خلیفہ نی دسوین صدی مین جبکہ یورپ جہالت مین پڑا ہوا
تہا پچاس برس سے زیادہ سلطنت کی اور ہم لوگون یعنی اہل یورپ کو تاریکی جہالت سے
روشنی علم و عقل مین لایا اگرچہ بغداد اور بخارا اور بصرہ کی مدارس بہت مشہور
تہی مگر وہ اسقدر دور تہی کہ طلبائی یورپ کو وہان جانی مین بہت وقت پڑتی تہے
اگر یہہ خلیفہ ملک ہسپانیہ مین مدرسی اور کتب خانہ جاری نکرتا تو ہمین بی شک اہل
عرب کے علم و فضل سی مطلق فائدہ نہوتا عبد الرحمن فنون زراعت اور عمارت مین

عبد الرحمن ثانی بن حکم بن ہشام مذکور جو تہا خلیفہ خلفای امویہ ہسپانیہ کا ہی جو کہ سنہ ۲۰۶ ہجری مین بعد فوت والد خود حاکم بادشاہ اندلس ہوا اور سنہ ۲۳۸ ہجری مین وفات پائی اور اوسکا بیٹا محمد حاکم ہوا عبد الرحمن ثالث الملقب بناصر بن محمد مذکور

لاجواب تہا اوستی اپنی محل اور باغ ایسی نایاب بنائی کہ شاید کسی اور مشرقی بادشاہ
نی بنائی ہونگی زہرا ایک شہر اور محل کوہ رڈ ہ داسی تین میل کی فاصلہ پر ہی اس محل اور
شہر کو اس بادشاہ نی پچیس برس مین چہہ کروڑ روپیہ لگاکر بنوایا تہا اس خلیفہ کی محلسرائے
مین چہہ ہزار خدمتگار تہی اور اوسکی شکار کی ہمراہی بارہ ہزار سوار — اب ہم اس قصہ کو
ملتوی رکہتی ہین اور اوس الزام کا ابطال لکہتی ہین جو لوگ خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت
منسوب کرتی ہین عیسائی کہتی ہین کہ حضرت عمر نی سنہ ۶۴۱ عیسوی مین اپنی امرد کو حکم دیا
کہ وہ اسکندریہ کے کتب خانہ جلادی اور اوسکی تمام کتابون کو مساجد کی حمامون مین صرف
کری یہہ الزام بالکل جہوٹا ہی کیونکہ یہہ بات مشہور ہی کہ ٹولمی کی کتب خانہ کی چار لاکہہ یا سات
لاکہہ کتابین جو لیس قیصر کی لڑائی مین جل گئی تہین یہہ الزام جیسی اکثر مورخ علی التواتر لکہتی
ہین بالکل بی بنیاد ہی اور اوسکا کذب دلائل مندرجہ ذیل سی ظاہر ہی (دلیل ۱) آنحضرت
کا حکم ہی کہ یہودی اور عیسائیون کے مذہبی کتابین جو فتح مین مسلمانون کی ہاتہہ
آئین اونہین برباد کرنا چاہئی اور کتب عروض و فلسفہ و تاریخ وغیرہ بہی جو مسلمانون کے
قبضہ مین آئین اونسی فائدہ اوٹہانا چاہئی پس ایسا کیونکہ ہو سکتا ہی اہل اسلام
آنحضرت کے عدول حکمی کرتی اور اس کتبخانہ کو جلادیتی (دلیل ۲) البفراج
جسکے کہ خاندان نے اس کتب خانہ کی جلنی کے روایت بیان کی وہ اس زمانہ سے چہہ سو برس
بیشتر ہوا ہی جس زمانہ مین کہ اس واقعہ کا ہونا بیان کیا گیا ہی علاوہ اسکی اور مورخان قدیم
خواہ عیسائی ہون خواہ مصری کسینی اس حادثہ کا ذکر نہین لکہا (دلیل ۳) سینٹ کرای جس نے کہ

اسکندریہ کی کتب خانون کی تحقیق مین بہت سی کتابین لکھی ہین لکھا ہی کہ یہہ حکایت
بالکل جھوٹی ہی کیونکہ اسکندریہ بڑی شہر اور قدیم کتب خانہ چوتھی صدی سی پہلی تھی
تنبیہ کی بات ہی کہ زمانہ حال کی مورخ اس حکایت کو بیان کرتی ہین حالانکہ گبن صاحب
مورخ یہہ بیان کرتی ہین کہ یہہ حکایت مشکوک ہی کیونکہ نہ تو مسلمانون کی شان سی
ویسی حرکت صادر ہوتی معلوم ہوتی ہی اور نہ کسی عیسائی یا مسلمان مورخ نی اسکا
ذکر لکھا ہی اور گبن صاحب مورخ لکھتی ہین کہ اگر وہ کتابین جنہین اہل عرب اور موتو فرا
کی تکرار ہین وہ جلا دی جائین تو البتہ عقلا خوش ہو کر یہہ بات کہتی کہ انسان کو آفر
الام اس حرکت سی نفع منظور ہی — ہم فرض کرتی ہین کہ مسلمانون نی حقیقت مین اسکندریہ
کا کتب خانہ جلا دیا پس وہ لوگ کیونکہ الزام لگا سکتی ہین جو اپنی پادری زینیر سی ناراض ہوئی
جنہی اہل عرب کی تمام عمدہ عمدہ کتب تواریخ و زراعت و طب کو جلا دیا اور یہہ دلیل بیان
کی کہ یہہ کتابین قرآن سی مستنبط ہونگی اسیطرح عیسائیون نی مشہور سرو خانہ کو منہدم
کیا اور اس سی بھی زیادہ ویندال قوم کیطرح یہہ بی وقوفی کی کہ فغفور چین کی عمدہ عمدہ عمارات
اور دفترون کو برباد کر دیا — اب ہم پہر قصہ کیطرف رجوع کرتی ہین یورپ کو اہل اسلام سی
بہت فائدہ پہونچا کیونکہ اون فایدونکی سوا جو عیسائیونکو جنگ صلیبی [92] مین حاصل ہوئی یعنی انہون
نی اہل عرب کی آزادہ مزاجی اور عمدہ رسمون کو دیکہکر اپنی ملک کی رواجون کی اصلاح کی
اور اپنی بادشاہون کی خودسری سی نجات پائی یورپ کو مسلمانون سی یہہ فائدہ
پہونچا کہ اہل اسلام وہ لوگ ہین جنہون نی علم ادب متقدمین کو متاخرین سی ملا دیا

اور اہل عرب کی تاریکی جہالت کی زمانہ مین اہل یونان کی عمدہ عمدہ تصانیف کو بہ
حفاظت رکہا اور نادر نادر فنون اور علوم مثلاً ریاضی اور طب وغیرہ کو رواج دیا
ہسپانیہ کی سمنو اور سلیرنم اوس زمانہ مین دار العلم تہی اور تصانیف ابو علی سینا و ابو
روز وبی نہر آنیز اریل وغیرہ کی اوس زمانہ کی علم کو ترقی دیکر اون لوگون کے بہت مدد دی
جو تاریکی جہالت سی نکلنی کو تہی چونکہ یہہ لوگ علم جغرافیہ کی بہت شایق تہی انکا شوق
انہین ملک بملک لیگیا اور اونہون نی افریقہ کی جنگلون تک مین سلطنتین قایم
کین مذہب اسلام اپنی ترقی کی زمانہ مین نہین بلکہ اپنی ابتدائی مین اور مذہبون کے نسبت
علم ادب کے طرف بہت مائل تہا آنحضرت نی خود فرمایا ہی کہ جس آدمی مین علم نہووہ کالبد
بی روح ہی اور شان و شوکت دولت پر منحصر نہین علم پر منحصر ہے آپ نے اپنی معتقدین کو تاکید
فرمائی ہی کہ اگر علم کسی ملک دور و دراز مین کیون نہو مگر تم علم کی سیکہنی مین کوشش
کرو ——— عرصہ دراز تک خلافت ایسی بادشاہون مین رہی کہ اونکا نظیر ہونا بہت
مشکل ہی ان بادشاہون کو تعصب مذہبی بالکل جاتا رہا المامون کا ذکر ہی کہ اوس نے
ایک عیسائی موسل نامی کو دمشق کی کالج کا مدرس اعلی مقرر کیا اور یہہ کہا کہ مین اس فاضل
آدمی کو پسند کرتا ہون مگر امور مذہبی مین اپنا ہادی نہین بناتا بلکہ فنون فلسفہ وغیرہ کا
اوستاد مقرر کرتا ہون ——— کون ایسا ہی جس نے تواریخ کی ناحق یعنی سلطنت اسلام
کی ہسپانیہ مین جاتی رہنی کا افسوس نکیا ہو کون شخص ایسا ہی جسنی اوس عمدہ قوم پر تعجب
نکیا ہو جنہون نے آٹھہ سو برس تک حکمرانی کی مگر اون کے مخالفین کی مورخون نی بہی اونکی ایک

نیرگی

بی رحمی کا ہی ذکر نہین کیا کون ایسا شخص ہی جو عیسائیون کی پادریون کی اس
حرکت سی نادم نہو کہ اونہون نی اپنی حکام سی زبردستی شیطنت اور ظلم اس قوم پر
کرایا جنکی وہ حفاظت مین ایک عرصہ دراز تک رہی تہی ـــ کون ایسا نفس
جو زینبر پادری کی اس حرکت کی لکہنی سی شرمندہ نہو کہ اونی کورڈووا کی بڑی شہرہ
اور فلسفیون اور ریاضی دانون کی تصنیفات کو جلا دیا اور اوس قوم کی ساتہہ سو
بہکی علم ادب کی کتابون کو برباد کر دیا ـــ یہہ فرائرنگن صاحب ہی کی تصنیفات
ہین کہ جنکی ذریعہ سی ہم اہل عرب کی عمدہ عمدہ تصنیفات سی واقف ہوگئی ہین یہہ پادری
صاحب سنہ ۱۲۱۴ع مین پیدا ہوئی تہی اور مشرقی زبانون سی خوب واقف تہی اونہون نی
المی زر ـــ اور ثابت ابو قرا ـــ اور علی الحصر ـــ اور الفاندی ـــ اور
الفرغانس ـــ اور ازرقب کی ـــ قول اکثر نقل کئی ہین اور معلوم ہوتا ہی
کہ وہ ان مصنفین کی کتابون سی ایسا ہی واقف ہی جیسا کہ وہ یونانی اور لاطینی زبانون سی
واقف تہا علی الخصوص وہ روی سینا کی حکم کا بہت معتقد تہا اور کہتا تہا کہ یہہ حکیم فلسفہ
کا بادشاہ ہی یہہ مشہور ہی کہ سوڈبی کن صاحب نی اپنی فلسفہ کی اول اصول ہمنام اور جد
ـــ روجر بیکن صاحب سی حاصل کئی تہی اس سی صاف ظاہر ہی کہ بیکن صاحب نی اپنا
فلسفہ بنی اسرائیل اور آنحضرت کی معتقدین سی حاصل کیا تہا ـــ یہہ جو عیسائی کہتی ہین
کہ حال کی اہل اسلام علم و فن کی دشمن ہین اسکی جواب مین یہہ کہا جا سکتا کہ یہہ بات بالکل
غلط ہی بلکہ اسلام ترقی علم مین ہماری زمانہ کی علم و فضل پر بہت سبقت رکہتا ہی

کیونکہ طالب علم اسلام کی حصول مذہب مین ذی اہل ہی مسلمانون کا قاعدہ ہی کہ وہ ہر ایک بچہ کو
پانچ برس کی عمر مین مکتب مین بٹہا دیتی ہین بادشاہ پر یہہ بات فرض ہے کہ وہ اہل شہر کو
اسقدر پڑہنا لکہنا ضرور سکہا دی کہ جس کے ذریعہ وہ اون قوانین کو سمجہہ سکین جن کا
اتباع اونہین ضروری اور ہر ایک خاندان پر یہہ بات فرض ہے کہ وہ اپنی لڑکون کو
علم معاش سکہا دی مسلمان ہر ایک طالب علم کو ہاتہہ کا پیشہ سکہاتی ہین اور بعض آدمی
صرف اسی پیشہ کو کرتی ہین مگر تعلیم کیطرف بادشاہ لوگون کو اسقدر توجہہ کرنی نہین
پڑتی کیونکہ عوام الناس اپنی بچون کو آپ تعلیم کر لیتی ہین قسطنطنیہ مین جب کوئی محلہ جلجاتا ہے
اور وہان ہمیشہ آگ لگتی رہتی ہی تو وہانکی باشندون کو پہلی مکتب ضرور بنانا پڑتا ہی یہہ
ضرور نہین ہی کہ وہ وہان کی مسجد کو بہی خود ہی بنائین یا تو کوئی امیر اوسکی تعمیر کیواسطے
روپیہ دیدیتا ہی یا اگر اوس کے چندی کا پہلا روپیہ باقی ہوتا ہی اوسکی صرف مین سے تعمیر ہو جاتی
یہہ جو لوگ کہتی ہین کہ ملک روم مین شخصی حکومت ہی اگر اس امر کو غور سی دیکہو تو یہہ بات
بالکل غلط ہی کیونکہ ملک روم ہی صرف دنیا مین ایسا ملک ہے جسکا بادشاہ اس بات کے
دینی نہین ہی کہ اپنی رعایا سی اونکی حقوق چہین لے بلکہ برخلاف اسکی وہ اونکی حقوق مین
اور ترقیان کرتا جاتا ہی سلطان کو اختیار نہین ہے کہ وہ ٹیکس لگائی یا قانون بنائی یا خود
کسی قوم سی لڑی یا اپنی رعیت سے کچہہ قرض لی اگر اسلام کی قوانین یہان سی لئی جاوین
اور یورپ کی کسی ملک مین جاری کئی جائین تو وہ ملک نہایت عمدہ مگر یہ تو یا کیسی
آزادی رکہنی والا خیال کیا جائیگا اگر اہل اسلام کی مہمات کا حال لکہا جائی تو بی شبہہ

وہ ایسی قوم مین جنکا نظیر تاریخ مین نہین پایا جاتا کونسی بات اس سے زیادہ حیرت انگیز
ہی کہ مسلمانون کی سلطنت آبنائی جبرالٹر سے ہندوستان تک پہیل گئی دیکھو اسطرف
ترک لوگ اور ادسطرف اہل تاتار انحضرت کی شہرت اور شوکت ابتک رکھتی ہین اگر
ممکن ہے تو کسی ایسی عیسائی بادشاہ کا نام لو جو چنگیز خان اور تیمور لنگ اور اسور اث اور
سجازیت اور محمد ثانی اور سلیمان سے شہرہ مین مقابل ہو کیا مسلمانون نی مذہب عیسائی
کو پہری پہر تہارون مین نہین کر دیا گیا اونہون نی اٹلی پر حملہ نہین کیا اور فرانس کے
وسط مین نہین پہونچ گئی کیا ترکون نی اپنی فتوحات کو جرمنی کی حدون تک نہین
پہونچایا اور وینس کی کہاڑی تک نہین جا پہونچی عیسائیون کی سازشین اور صلیبی لڑائیان
اور اون کی بڑی بڑی مہمات جنہین لاطنی قوم کی گروہون اور روسیہ کو بالکل خالی کر دیا گیا
وہ اوس سمندر کی مشابہ نہین ہو سکتی جسکی موجین مغرب سے مشرق کیطرف بہتی ہون
اور ایک بڑی مضبوط محمدی ٹیلی پر ٹکرا کر ٹوٹ جاتی ہین اہل اسلام کی ہمارے
فتوحات اور بہی حیرت افزا ہین انحضرت کیوقت مین اہل عرب پانی سے ایسی ڈرتے
تہی کہ انحضرت نی فرمایا ہی کہ اگر کسی قوم مین اور کعبہ مین دریا حائل ہو تو حج نکرنیکی واسطے
عذر معقول ہی ایک پشت بہی نگذری کہ اہل اسلام کی جہنڈی بڑی شان اور شوکت سے
مڈی ٹرینین یعنی بحر روم مین ظاہر ہوئی اہل اسلام نی کریٹ فتح کر لیا اور جزائر جنوبی مجمع الجزائر
کا بہی یہی حال ہوا ـــ ملک سسلی شمالی افریقہ کی مسلمانون کا شکار ہو گیا اور اونہین لوگون نے
کورسیکا اور سارڈینیا اور جنوبی اٹلی مین بہت سے شہر آباد کئی اہل اسلام ایک عرصہ دراز تک میڈیٹرینین پر چہائی

سفر مین سب قومون پر غالب ہی اور اونکی جہاز خواہ جنگی یا تجارتی بہت بڑی بڑی
ہوتی تہی سنہ ٩٥٥ عیسوی مین عبدالرحمن سلطان یا خلیفہ ہسپانیہ نی ایک ایسا بڑا جہاز
بنایا کہ ابتک اون ملکون مین کسی نی نہ دیکہا تہا اور اوس مین تجارت کی بہت بیش
قیمت چیزین لادکر اوسی مشرقی ملکون کیطرف روانہ کیا یہہ جہاز رستہ مین ایک جہاز
سی ملا جس مین امیر سسلی کا خط المواِز کی نام تہا المواِز ساحل افریقیہ کا ایک بادشاہ
تہا سلطان عبدالرحمن کی جہاز نی اس جہاز کو گرفتار کرلیا اور اسکا مال سب لوٹ لیا
اس حرکت سی المواِز جو کہ سسلی کا ہی بادشاہ تہا اور جسکی طرف سی ایک حاکم سسلی مین
رہتا تہا بہت ناراض ہوا اور اوسنے جہازون کا ایک بیڑا طیار کیا اس بیڑہ نی عبدالرحمن
کی جہاز کو جب اسکندریہ مین واپس آتا تہا گرفتار کرلیا اس جہاز مین بہت عمدہ عمدہ برتن تہے
جو عبدالرحمن نے اپنی استعمال کیواسطے منگائی تہی بہت سی ایسی ذکر ہین جس سے یہہ ثابت
ہوتا ہی کہ اہل اسلام کی جہاز بہت بڑی بڑی بنتی تہی غالبا ہسپانیہ والی عیسائی جو
بڑی بڑی جہازونکا استعمال کرتی ہین اونکی جہاز اہل اسلام کی جہازونکی نقل ہین اور
فلپ دوم ہسپانیہ کی بادشاہ کی زمانہ مین اہل ہسپانیہ کے ایسی بڑی جہاز ہوتی تہی کہ ویسی
جہاز اور کسی قوم کی نہوتی تہی یہی باعث ہی کہ انونسیبل آرمیڈا کی جہاز اپنی مخالف انگریزی
جہازون سی بہت بڑی تہی انگریزی مورخون نی جو تاریخ ہندوستان لکہی ہی اوس مین
مسلمانون کی نہایت مذمت کیہی مگر یہہ مذمت اونکی نہایت بیجا اور سراسر انصاف کے
خلاف ہے وہ اونیسوین صدی کے مغل بادشاہون کو امرای انگریزی جنہونے مشرق مین

اونیسوین

اونیسوین صدی مین رفتہ رفتہ اور بلامیت تمام اپنی حکومت پہلائی لیکن اگر ان
مورخون کی نیت مین فساد نہوتا تو وہ مسلمانونکی ہندوستان پر حملہ کرنیکو نورمن لوگون
کی انگلستان کے حملہ سی جو اوسی زمانہ مین ہوا مقابلہ کرتی اور مسلمان بادشاہون کی
خصلت کو اون کی ہم عصر مغربی بادشاہون کی خصلت سے ملاتی اور چودہوین صدی کی
ہندوستان کے لڑائیون کو ہماری فرانسیسی لڑائیون یا صلیبی لڑائیون سی مقابلہ کرتے
اور اہل اسلام کی فتحون کی اثر کو جو ہندون کی دلون اور خصلتون پر پیدا کیا تھا
نورمن لوگون کی فتح کی اوس اثر سی مقابل کرتی جو اونہون نے اینگلو سیکسن لوگون پر کیا تھا
اور جس زمانہ مین باشندہ انگلستان ہونا عیب خیال کیا جاتا تھا اور جس ہنگام مین وہ لوگ
کہ جو انصاف کرنیکی واسطہ مقرر ہوئی تہی وہ تمام ہمہ تن بی انصاف ہنگئی تہی اور جس زمانہ
مین کہ وہ حکام جنکا حق انصاف کرنا تھا خود بی رحم قزاق تہی اور جس زمانہ مین امراکو دولت
کی اسقدر حرص تھی کہ وہ ہر طرح سی دولت حاصل کرنیمین مصروف تہی اور ظلم کا کچھہ خیال نکرتے
تہی اور جس زمانہ مین حرام کاریکا اسقدر زور تھا کہ اسکوٹ لینڈ کی اکثیب بادشاہ زادی نے
اپنی عصمت بچانیکی لئی فقیری کپڑی پہن لئی مورخونکا قول ہی کہ مسلمان بادشاہون اور فتح
کرنیوالون نے ہندوستان مین نہایت ظلم وستم کیا ہم کہتی ہین کہ اوسی زمانہ کی عیسائیون نے
بہی اونسی کم ظلم نہین کیا چنانچہ جب عیسائیون نے پہلی صلیبی لڑائی مین اورسلیم کو سپہ سالار
گوڈفری ڈی بولین دسوین صدی کے آخر مین فتح کیا تو اوسوقت بیت المقدس کے
قلعہ مین چالیس ہزار مسلمان تہی ان سب کو عیسائیون نے معہ زن وفرزند قتل کر ڈالا نہ

نہ ضعیف آدمی نہ عورتین نہ پناہ مانگنے والی نہ بچہ کوئی بہی نہ بچا جن تلوارون نے ماؤن کو
قتل کیا تہا اونہون ہی نے بچون کو قتل کیا اور شلیم تمام گلیان مقتولون سے بہر گئین اودہر
طرف سی مجروحون کی آہ وزاری کی آواز آنے لگی جب کہ سلطان[51] مصر اور شام نے دوسرے
صلیبی جنگ مین بیت المقدس کو دوبارہ فتح کر لیا تو اوس نے ہرگز ظلم نہ کیا اور جب اہل قلعہ
نے اپنے تئین اوس کو سپرد کردیا سلطان نے ان عیسائی[52] قیدیون پر نہایت مہربانی کے اور
جو لوگ ایسے غریب تہی کہ اپنی رہائی کی قیمت نہ ادا کر سکتے تہی اونہین مفت آزاد کر دیا اس
بادشاہ کی تہذیب اخلاق کی سامنے فلپ بادشاہ فرانس[53] تو کیا بلکہ رچرڈ[54] شیر دل کی بہی
حقیقت کچہہ نہ تہی[55] ــــ سلطان مصر کو علم ادب مین بہی کچہہ دخل تہا مگر اور فنون مین یہہ
شخص کامل تہا اور تمام اپنی فتوحات کے زمانہ مین اہل ہنر کی بہت قدر کرتا رہا ــــ یہہ
بادشاہ فقیرون کی طرح اپنی نفس پر بہت تنگی کرتا تہا مگر اور لوگون کیواسطی اس کے مہربانی
اور فیاضی بیحد تہی رحم اور نیکیان اوسکی دائمین بہت تہین اور اوس نے اپنی زمانہ
حیات مین ایسی کام کئی کہ اوسکی ہمعصر عیسائیونکو بہی ایسی کرنی چاہئی تہی ــــ یہہ
سلطان بیشبہہ دلیر و عقیل اور فیاض تہا دمشق کی صلحنامہ کی تہوڑی عرصہ بعد اوس نے
انتقال کیا اور کچہہ روپیہ اسواسطی دگیا کہ میری وفاتکی بعد یہہ روپیہ غربا اور مساکین پر
بغیر تمیز عیسائی اور یہودی اور مسلمان[56] کے تقسیم کیا جائی ــــ اب فرق دیکہو
عیسائی بادشاہ رچرڈ اول ایسا بادشاہ تہا جسکی تمام شان اور شوکت اوس نے پہیہ سے
قایم تہی جسی وہ اپنی رعیت سے بظلم اور تعدی لیا کرتا تہا یہہ بادشاہ بہت لالچی اور

مشہورت

شہوت پرست تہا اوسکی شہوت پرستی نی اوس سی ایک بہت بڑا گناہ سرزد کرایا اور یہہ بادشاہ تمام عمر اپنی خوبصورت ملکہ برن گیریا دختر سینکو بادشاہ نوارسی ناموافق رہا ایک غریب راہب نی سر دربار اوسی ملامت کے اور خدا کا واسطہ دیکر یہہ کہا کہ شہر سوڈم[۱] جہان قوم لوط رہتی تہی خیال کرو۔ کثر اہل اسلام بادشاہ عجیب و غریب خصلت کی تہی محمود غزنوی کی عافیت اندیشی اور چالاکی اور اولوالعزمی اور علم و ادب اور ارباب فنون کی قدردانی مشہور ہی ۔ یہہ بادشاہ اہل کمال کی نہایت قدر کرتا تہا اور جسقدر عقلا اور فضلا اسکی دربار مین حاضر رہتے تھے اوسقدر کسی ایشیا کی بادشاہ کی دربار مین مجتمع نہین ہوئی اگرچہ یہہ بادشاہ دولت کی حاصل کرنیکا بہت شایق تہا مگر اوسی اوس مال کی صرف کرنیکا بہی خوب سلیقہ تہا اس بادشاہ کی بعد جو چار[۲] بادشاہ ہوئی وہ چارون علم ادب کی نہایت قدردان تہی اور اونکی رعیت اونسی بہت راضی رہی کیا ان بادشاہونکی معصرون ولیم نورمن[۳] اور اوسکی اولاد کا بہی یہی حال تہا ۔ جب لوئی ہفتم[۴] بادشاہ فرانس نے بارہوین صدی مین وٹری قصبہ کو فتح کیا تو اوس نی اوسی جلا دینی کا حکم کیا اس بی انصافانہ حکم کے سبب سے ایک ہزار تین سو آدمی جل مری اس زمانہ مین انگلستان مین بہی سٹیفن بادشاہ کے عہد حکومت مین بغاوت ہو رہی تہی تمام زمین بی زراعت پڑی تہی اور آلات زراعت تمام ٹوٹ گئی تہی چودہوین صدی مین اہل فرانس کے لڑائی کی سبب سے اسقدر بربادی و تباہی ہوئی کہ کسی زمانہ اور ملک مین نہوئی تہی مورخ لکہتی ہین کہ مسلمان بادشاہونکا ظلم اونکی فیاضی سی بہت زیادہ تہا ہمارے تردیک

[۱] [illegible]

[۲] [illegible]

[۳] ولیم فاتح نورمنڈی والد سے لیکر تا رچارڈ دوم پسر ایڈورڈ سیوم بارہ بادشاہ فرمانروا ملک انگلینڈ ہوئی ہین اور بعد وہانکی سلطنت خاندان لنکسٹر مین منتقل ہوئی سنہ ۱۰۶۶ سی تا سنہ ۱۳۹۹ کچھ اوپر تین سو برس ہوئی مترجم ۱۲

[۴] لوئیس ہفتم بادشاہ فرانس جو کہ [illegible] دیا [illegible] منعقد ہوا تہا مترجم ۱۲

اور کئی معصر عیسائی بادشاہ اون سی زیادہ ظالم تھی ہم اسباب کو بخوبی ثابت
کر سکتی ہین کیا ہم اسیطرح یہہ بہی ثابت کر سکتی ہین کہ عیسائی بادشاہ فیاض ہوتی تھے
فیروز شاہ سوم ۱۳۵۱ع مین تخت نشین ہوا اس بادشاہ نی لوگونکی نفع کیلیے بہت
عمارتین بنائین جنکی تعداد یہہ ہی پچاس نہرین چالیس مسجدین تیس مدرسہ سو سرائین بیس
تالاب سو شفاخانہ سو حمام ڈیرہ سو پل علاوہ اسکی بہت سی عمارتین اس بادشاہ نی
آرایش اور آرام کیلیے بنائین انمین سب سے زیادہ نہر جمن ہے جو کرنال مین پہاڑ و لسنی چلکر
ہانسی اور حصار کیطرف جاتی ہے — مغل بادشاہونمین کا پہلا بادشاہ بابر تہا یہہ آدمی
نہایت خلیق اور [illegible] تہا ہندوستانمین ایسا کوئی بادشاہ نہین ہوا اس بادشاہ
مین [illegible] درجہ مساوات پائیجاتین ایام شباب مین یہہ بادشاہ
بدچلن اور [illegible] تہا مگر بڑی عمر مین اس نی اپنی داغ کو مٹا دیا اور یہہ
اخلاق مین شہرہ آفاق ہو گیا یہہ بادشاہ اپنی والدین کا نہایت فرمانبردار
تہا اور اپنی بہائی بند دوستی اور اولاد پر بہت شفقت کرتا تہا اور اپنی دوستون
سی صاف باطنی سی ملتا تہا اور اپنی دشمنون سی جلد صاف ہو جاتا تہا اگرچہ
یہہ بادشاہ شان و شوکت بہت پسند کرتا تہا مگر خلیق تہا خوراک مین بہت اعتدال
رکہتا تہا کم ہوتا تہا جو اہر بنانی مین دخل رکہتا تہا توپ ڈہالنی جانتا تہا
اور دست[illegible] کاری پیشیہ بہی جانتا تہا یہہ بادشاہ شجاع اور صاف باطن اور فیاض اور بلند
نظر تہا اور اپنی ہم قومونکی مانند حرام کار نہ تہا اس کا مزاق بہت اچہا

تہا علم خوب رکہتا تہا اوس کا نفس مہذب تہا اور جب ہم اوسکی پیدایش اور تربیت کا خیال کرین تو ہمین معلوم ہوتا ہی کہ اوسکی زندگی اون دریاؤنکی مانند تہی جو باغون کو اب یاری کرتی ہین اور اگرچہ زمین کی رنگت کی سبب سے سیاہ معلوم ہوتی ہین مگر آسمانکا تمام عکس اونمین معلوم ہوتا ہی — ہمایون اس بادشاہ کا بیٹا تہا اور یہہ شخص نہایت نیک بخت اور نیک خصلت تہا اس بادشاہ کو شیر شاہ افغان نی شکست دی اور ہندوستان سے نکال دیا اور اوسکی جگہہ پانچ برس سلطنت کرکی انتقال کیا شیر شاہ کی انتقال کے بعد اسلام شاہ اوسکا بیٹا تخت پر بیٹہا سولہ برس بعد ہمایون نی پہر اپنی سلطنت پر قبضہ کیا شیر شاہ نا صبب کامیاب نہایت عقیل اور لایق تہا اگرچہ اپنی قلیل عرصہ سلطنت مین ہمیشہ جنگ و جدل مین مصروف رہا لیکن تو بہی اوس کے ملک مین نہایت امن رہا اور اوسنی بہت اچہی اچہی قانون ایجاد کئی اور اوس نی ایک شاہراہ بنوائی جو چار مہینی کی راستہ تک بنگال سی مغربی رہتاس تک جو دریای سندہ کی کنارہ پر واقع ہی پہیل گئی اس شاہراہ کی ہر ایک منزل پر ایک کاروانسرای اور ہر ایک کوس پر ایک کنوان بنوایا صر ایک مسجد مین ایک امام اور ایک موذن مقرر کیا اور ہر سرای مین مسلمان اور ہندو دونون مذہب کے آدمی نوکر رکہی تاکہ دونون مذہب کے آدمیون کو آرام ملی — اس شاہراہ کی دونون جانب درختون کی قطارین لگوائین تاکہ مسافر اونکی سایہ مین آرام پائین جب انگلستان کے مسافرون نے اسکو دیکہا تو اوسوقت تک بیاسی برس اس شاہراہ کو بنی ہوئی گذری تہی — مگر جیسا ہمنی بیان کیا وہ

باتین سب اس مین پائی جاتی تہین — میری نزدیک اس جائی اکبر کی خصلت
کا ذکر لکہنا کچہہ ضرور نہین ہے یہہ بادشاہ جیسا بہادر تہا ویسا ہی انتظام ملکی مین بہی
کامل تہا اور اپنی علم واعتدال وفیاضی وشجاعت ورحم وبی تعصبی وجفاکشی وعالی
ہمتی کیواسطی مشہور تہا اکبر کا ملکی انتظام ایسا اچہا تہا کہ وہ انسان کیواسطی برکت
خیال کیاجاتا تہا اور اسی کی باعث سی وہ اعلی درجہ کی بادشاہون مین گنا جاتا ہی اس
بادشاہ نی امتحان آبی وآتشی کو موقوف کیا اور یہہ حکم دیا کہ سن بلوغ سی پہلی شادی
نہونی پائی اور جانورون کی قربانی موقوف کی اس بادشاہ نی ہندونکی مذہب کی
برخلاف اونکی بیوگانکی شادیکا حکم دیا اور سب سے زیادہ بات یہہ ہی کہ ہندونکی بیواؤنکے
ستی ہونیکی بالکل ممانعت کردی اسنی ہندونکو بہی مسلمانونکی برابر عمدہ عہدی دئی اور
جزیہ اور تیرت والونکا ٹکس موقوف کردیا اور لڑائی مین گرفتار شدہ آدمیونکی غلام
بنانی کی رسم بہی موقوف کی اسنی تمام اون ہی قوانین کو کمال پر پہونچایا جو شیرشاہ نی
بنانی شروع کئی تہی اور اوسنی تمام زمینین جو زراعت کی قابل تہین اونکی دوبارہ
پیمایش کروائی اور ہر ایک بیگہ جو نصف ایکڑ سی کچہہ ایک زیادہ ہوتا ہی اوسکی پیداوار
کا اندازہ کیا اور یہہ مقرر کیا کہ ہر بیگہہ پر اسقدر سرکار کو ادا کرنا چاہئی اور زمینداروں کو
اختیار دیا کہ اگر اونہین روپیہ دینا ناگوار ہو یا وہ اس مقدار کو زیادہ سمجہین تو بٹائی
کرلین یعنی پیداوار کا پیداوار مین سی محصول دین اور اس بادشاہ نی بہت سی اور محصول
جنسی لوگونکو تکلیف ہو موقوف کردی ان عمدہ قوانین کا نتیجہ یہہ ہوا کہ محصول سرکار بہت

دیکہو بادشاہ کو لازم اس وقت ... بالکل سلامت بچ جاتا تہا تو بیجرم محض خیال کیاجاتا تہا ورنہ مجرم ٹہیرتا تہا ۱۲ مترجم ۱۲

کہیلا

کہٹ گیا اس بادشاہ نی جو حکم وغیرہ اپنی تحصیلدارونکو بہیجی ہین وہ ہماری ہاتہہ آئی
ہین ان حکمونسی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اکبر بہت منصف آدمی تہا اور اپنی رعیت کو آرام
دینا چاہتا تہا اوسنی جو احکام اپنی عمال وغیرہ کو بہیجی ہین اونسی اوسکی خیرخواہی عام
اور نیک نیتی خوب ظاہر ہی اس بادشاہ نی اپنی عمال کو حکم دیا کہ تم حتی الامکان مجرمونکو
قتل کی سزا نہ دینا اور اگر کسی سی کوئی ایسی خطا سرزد ہو کہ جس سے سرکار کو نقصان
پہونچنا متصور ہو تو اوس حالت مین بادشاہ کی منظوری کی بعد قتل کی سزا دیجا سکتی تہی
اوسنی حکم دیدیا کہ قتل کی بجائے کسی عضو کا کاٹ ڈالنا یا اسی قبیل کی اور سزائین نہ دیجائین
اوسنی اپنی فوج کی قوانین بدل ڈالی اور اوسمین بہت اچہی اچہی طریقہ داخل کئے اور یہہ
رسم موقوف کردی کہ فوج کو تنخواہ کی بدلی جاگیر دیجائی بلکہ اوسکو نقد روپیہ خزانہ سے
ملنی لگا [۵۱] اوسنی قلعون اور ایسی عمارتون کی جنسے تمام لوگون کو فایدہ ہو اوسنی
اور بہی بہت سی شان و شوکت کی مکان بنوائی ہین اور ان مکانون کا حال
اور تعریف [۵۲] ٹیری صاحب متوفی نی لکہی ہی ہر ایک سرکاری سررشتہ مین خوب
انتظام ہو گیا فہرست ملازمین کی ملاحظہ سی تعجب آتا ہی کہ کسطرح اسقدر آدمی
ایسی شان و شوکت اور انتظام سی رہتی تہی اور بلوی وغیرہ نہوتی تہی اور باوصف
فضول خرچی کے کفایت شعاری پر بہی بہت نظر تہی — ٹیری ڈیویل
صاحب اِلی کے رہنی والی اور مشہور سیاح جو جہانگیر بن اکبر کے عہد حکومت
مین ہندوستان مین آئی اور جنہون نی اپنی سیر کا حال [۵۳] ۱۶۲۳ سنہ عیسوی مین لکہا

۵۱ [illegible]

۵۲ کتاب سوم ... جلد دوم صفحہ ۸۱ ...

۵۳ سن ۱۶۲۳ سنہ عیسوی مطابق سن ۱۰۳۲ ہجری

اونکی تحریر سی اوس بادشاہ کی خصلت اور اوسکی رعیت کا حال جنہین صاحب
موصوف نی دیکہا کہ وہ بہت عشرت اور شان و شوکت سی بسر کرتی تہی اور نہایت
امن سے رہتی تہی بخوبی معلوم ہوتا ہی چونکہ بادشاہ یہہ خوب جانتا تہا کہ میری رعیت نمود
کیطرف بہت مائل ہی لہذا وہ اونہین جہوٹی الزام وغیرہ کی پیرایہ مین ایذا رسانی
نکرتا تہا بلکہ اون کو اسطرح شان و شوکت سی بسر کرتی دیکہکر بہت خوش ہوتا
تہا ــــ مگر شاہجہان خلف الخلف اکبر کی سلطنت بہت سی ہندوستان
کی بادشاہونکی سلطنت سی زیادہ امن کی تہی اوس کی تمام عملداری مین ہمیشہ امن رہتا
تہا اور بہت عمدہ انتظام تہا مسٹر طامس رو صاحب نی جب شاہجہان کو [illegible] مین
اپنی لشکر مین اجلاس کرتی دیکہا تو وہ اوسکی اقتدار اور دولت سی نہایت متحیر
ہوئی صاحب موصوف لکہتی ہین کہ کم سی کم دو ایکڑ زمین ریشمی کپڑون اور زر
بفتی بچہونون اور پردونسی آراستہ تہی ــــ ٹیورنیر صاحب کا قول ہی کہ یہہ
بادشاہ جسنی تخت طاؤس بنایا اور جو اپنی جشن کی دن اپنی وزن کی برابر جواہر اور زر
تماشائیون اور غربا پر تقسیم کرتا تہا یہہ اسطرح نہین سلطنت کرتا تہا جسطرح کوئی بادشاہ
کرتا ہو بلکہ جیسی کوئی بزرگ اپنی کنبی اور اہل خاندان کے پرورش کرتا ہو ــــ وہ اپنی
ملک کی اندرونی معاملات کی ہمیشہ خود خبرداری کیا کرتا تہا شاہجہان کے سوا ایسا کوئی
بادشاہ نہین ہوا ہی جو اپنی ملک کے انتظام اور ہر سرشتہ کی بندوبست کیطرف بہ قدر
راغب ہو ــــ یہہ اسی شان و شوکت وری بادشاہ کی سلطنت کے تہی کہ جسمین

بھی مشہور نہر اوسکی میر عمارت علیم دانشخان نی تیار کرائی —— یہہ نہر سیکڑون
میلون تک کسانون کو نفع پہنچاتی تہی اور آخر کار دہلی مین داخل ہوتی ہی اس
نہر کی اوسکی دونون طرف ہزارہا شاخین جاتی ہین اور دہلی کی ہر ایک محلہ مین
پہنچتی ہین اس نہر کا پانی کہین سنگ مرمر کی فوارون مین پہونچتا ہی اور کہین کسی
حمام مین جاتا ہی اور کہین کسی حرم سرای کی کیاریون کو آبیاری کرتا ہی اور کہین
میدانون اور چبوترون کو رونق بخشتا ہی اور کہین غربا کی گہرون مین جاکر اونکی
تشنگی بجہاتا ہی اور کہین محنت کرنیوالونکی پیشانی کی پسینہ دہوتا ہی —— اگرچہ
بعض مورخین بی دلیل یہہ لکہتی ہین کہ مسلمان بادشاہون نی اپنی رعیت سی اسقدر
روپیہ لیا تہا کہ انگریزون نی لیا ہی مگر ان مسلمان بادشاہونکی حمایتی کم سی کم یہہ بات
کہہ سکتی ہین کہ جسقدر مسلمان بادشاہون نی اپنی رعیت سے روپیہ لیا اوسی قدر اونہین
نفع رسانی بہی کی اور امرا اور غربا کا خوب انصاف کیا اور تجار کیواسطی ایسا انتظام کیا
کہ وہ اپنا اسباب تجارت ہزارون میل تک عمدہ اور تحفہ بتی ہوئی شہرون پر بیخوف
وخطر لیجا سکتی تہی اور اگرچہ اوس انتظام پر ہم کیسی ہی نکتہ چینی کیون نکرین مگر اس مین
شک نہین کہ اوس زمانہ مین اکثر آدمی اس زمانہ کی بنسبت آسودہ حال تہی اور امن
مین رہتی تہی مگر انگریزونکی خیر خواہ اور حمایتی یہہ بات نہین کہہ سکتی سنگ مرمر کے
کانکی جسپیدہ چبوتری اور شکستہ نہرین اور بڑی بڑی محل جواب صرف الّو وغیرہ
جانورون سی آباد ہین اور تنہا ستون اور محرابین ہماری اس قول کی مویدہین

ـــ حقیقت مین ہم یہہ بات بی اندیشی اپنی تکذیب کی کہہ سکتی ہین کہ ان بادشاہون
مین ہی ہر ایک بادشاہ نی اسقدر تعمیر عمارت مین صرف کیا کہ جس سے ہم اس زمانہ مین
ایک مستقل نوع رکہہ سکتی ہین ـــــ یہہ بات بالکل بی فایدہ معلوم ہوتی ہی کہ ہم مشرقی
بادشاہونکی مضبوط اور عمدہ عمارتون کو اپنی بادشاہونکی عمارت یا کسی اور مغربی
ملک کے اوس زمانہ کی عمارت سی مقابلہ کرین ہماری نزدیک یہہ مقابلہ اچہا ہوگا ہم جانتے
ہین کہ اس ملک مین اوس زمانہ مین ایک بہی نہر نتہی اور ہماری ملک کی تمام سڑکین
سوای چند سڑکون کے صرف مویشی کی چلنی کی بٹیان تہین اور ہمارے
نہایت بڑی بڑی شہرون مین پانی کم یاب تہا اور ایسی تہانہ پولس وغیرہ
بہی نہ تہی جو کہ دہلی کے سلطنت کی نہایت چہوٹی چہوٹی گانؤن مین تہے
اور اوس زمانہ مین کوئی انگریزی مسافر لنڈن سی ہائی گیٹ تک بہی
ایسی آرام و امن سے نجا سکتا تہا جیسی کہ شاہجہان کیوقت کی غریب سے
غریب آدمی پنجاب کی سرحدی ملکون سی دہلی تک اور دہلی سی الہ آباد تک
پہونچ سکتے تہی ہول صاحب نی اہل بنگالہ کی حالمین ایک کتاب لکہی ہے
اور اس کتاب مین اوس زمانہ کا ذکر ہی جب کہ وہ لوگ اپنی قوم سے
راجاؤن وغیرہ کی رعیت تہی اس بیان کو ہم بالکل مبالغہ
سمجہتی اگر ہم یہہ نہ جانتی کہ صاحب موصوف ایک مدت تک
اوس ملک مین رہی ستہے اور وہان کے باشندون کے

ہائی گیٹ نام کسی جگہ کا ہے مضافات لندن سے مترجم ۱۲

حالات

حالات سے بخوبی واقف تھی صاحب مشار الیہ لکھتی ہین کہ اس ضلع کی خوش نصیب
باشندون کو ذرا سی بہی تکلیف دینا بڑی بی انصافی ہی کیونکہ صرف اس ضلع
ہین خوب صورتی اور پاکیزگی اور پارسائی اور باقاعدگی اور انصاف اور
ہندوونکی قدیم قوانین کے پابندی کی علامات پائی جاتی ہین یہان رعیت کی
آزادی اور مال کی نہایت حفاظت ہوتی ہی اور قزاقی یا چوریکا کوئی نام بہی
نہین جانتا اور مسافر لوگ خواہ اون پاس اسباب تجارت ہو یا نہو سرکار کی نہ
ہوجاتی ہین انکی حفاظت کیواسطی سرکاری محافظہ ملتی ہین جو اونسی بغیر مزدوری
لئی اونہین منزل بمنزل پہونچا آتی ہین یہہ محافظہ لوگ مسافر کی حفاظت کہانی
اور مال کی سرکار کو جوابدہ ہوتی ہین جب ایک منزل ختم ہوجاتی تو مسافر
دوسری منزل کی محافظون کو سپرد کیا جاتا ہی یہہ محافظہ اوس سے پوچھتے
ہین کہ تجھی پہلی منزل کی محافظون نی کسطرح رکھا اور تیری ساتھہ کس طرح
پیش آئے بعد اسکی وہ پہلے منزل کی محافظون کو واپس بہیجتی ہین اور اونہین
ایک اس مضمون کے سند لکھدیتی ہین کہ بیشک مسافر ان سی خوش رہا اور ایک رسید اوسکی
مالکی اور مسافر کے دیدیتی ہین یہہ سند اور رسید دونون پہلی منزل کی محافظون کے افسر پاس
پہونچتی ہی اور وہ اسکو اپنی کتاب مین نقل کرلیتا ہی اور پہر اوسکی راجہ کو رپوٹ کرتا ہے
اسطرح سی مسافر اس ملک مین سفر کرتی ہین اور اگر یہہ مسافر لوگ بی قیام کئی چلی
جائین تو اونہین اپنی خوراک یا مکان یا سواری کا کرایہ اور یا اسباب تجارت کی

مزدوری ہرگز دینی نہین پڑتی لیکن اگر وہ تین دن سی زیادہ کسی مقام پر بغیر
بیماری یا اور کسی سبب کے ٹھہرین تو اونہین اپنا خرچ آپ اوٹھانا پڑتا ہی اگر کوئی چیز
اس ضلع مین کہوئی جائی مثلاً روپیہ کی تہلی ہو یا اور کوئی بیش قیمت چیز ہو تو پانی
والا اس مال کو جہان اوسنی پایا ہی وہان کی کسی درخت پر لٹکا دیتا ہی اور اوس مکان کی
قریب جو کوئی چوکی ہوتی ہی اوسمین جا کر خبر کرتا ہی میر چوکی اوسی وقت اس خبر کی مشتہر
کرنیوالی کو حکم دیتا ہی کہ نقارہ[۵] بجا کر ٹہیّہ دی — اب ہم انگلستان کی اون بادشاہونکا
حال لکھتی ہین جو ان مسلمان بادشاہونکی ہمعصر ہے تا کہ اون دونون مین مقابلہ ہو جائی
سنہ ۱۳۸۱ بلوی واٹ کمہار — اس بلوی کی رفع ہونیکی بعد امراء انگلستان مین سے
پندرہ سو باغیون کو پہانسی دیگئی اکثر اونمین سی بی تحقیقات کی مارے گئی سنہ ۱۳۹۴ء
مین وکلف صاحب قامع بدعت مذہب عیسائی اور درست کنندہ مذہب کی معتقدین
پر عذاب کیا گیا سنہ ۱۳۹۸ مین رچرڈ دوم کی حکومت کی ظلم شروع ہوئی آیرلنڈ مین
کل کسی قانون کی بننی سی جو سنہ ۱۳۶۷ مین بنی تہی بغاوت ہوئی اس قانون مین یہ مضامین تہی
کہ جو باشندہ انگلستان کسی آیرلنڈ کی باشندی کی بیٹی سی نکاح کریگا تو اوسی وہی سزا
ملیگی جو بلوائیون کو ملتی ہی جو کوئی کہ آیرلنڈ والون کی سی کپڑی پہنیگا یا اونکی رسمین
اختیار کریگا اوس کا تمام مال ضبط ہو جائیگا یا قید کیا جائیگا جو کوئی اہل شہری میٹی یعنی
فراسیون کی قوانین پر چلیگا اوسکی تمام مال و جائداد ضبط کی جائیگی — جو کوئی
اہل آیرلنڈ کو اون کی مویشی اپنی زمین پر چرانی دیگا یا اونکی پادریون کو خیرات دیگا

یا اونہین

(۵) مشار الیہ بموجب وصیت جلال الدین تواریخ مختصر اول صفحہ ۱۹۰

اس بلوہ کو واٹ ٹیلر اور جان اسٹرا کے بہی بغاوت کہتی ہین جو کہ انگلینڈ مین عہد رچارڈ دوم واقع ہوئی تہی مطابق سنہ ۷۸۳ ہجری جو عین زمانہ عروج فتوحات تیمور لنگ بادشاہ ایشیا وغیرہ کا تہا ۱۲

یا اونہین عبادت خانون مین داخل کریگا یا اونکی شاعرون وغیرہ کی دعوت
کریگا وہ سزا پائیگا اور جو کوئی باشندہ انگلستان سے کسی طرحکا خراج یا محصول
لیگا اوسکی تمام جائداد ضبط کیجائیگی اور سخت سزا پائیگا سنہ ۱۳۹۹ع مین رچرڈ
دوم کو لوکنگ بہروکسانی زبردستی تخت سی اوتار دیا اور بعد ازان اوسی قتل
کرڈالا اوسکی جائی خود تخت پر بیٹھا اور اپنا نام ہنری چہارم رکھہ لیا اور تخت کی
دونون شرعی وارثون کو ونڈزر کی قلعہ مین قید کردیا ـــ سنہ ۱۴۱۱ع جون بہیدی
بدعت کے ایجاد کرنیکی سبب سی سمت فیلڈ مین جلا گیا اور اوسوقت پرنس اف ویلز
یعنی ولیعہد بادشاہ انگلستان جو بعد ازان ہنری پنجم کی لقب سے ملقب ہوا
موجود تہا ہنری چہارم کیوقت مین اسطرح کی سخت سزائین دیجاتی تہین مرد
یا عورت کہ دوبارہ قید مین آتا تہا اوسی کسی پست یا تاریک کوٹہری مین بند کیا
جاتا تہا نہ اوسکی لیٹنی کو سرکنڈی وغیرہ کا بستر ہوتا تہا اور نہ پہننیکو کپڑی اور اوسی
کہری زمین پر چت لیٹنا پڑتا تہا اور اوسکی دونون پیر اور ایک ہاتھہ رسّی مین
باندہ کر اوسی مکانکی ایک کونی کیطرف کہینچی جاتی تہی اور دوسرا ہاتھہ دوسری
کونی کیطرف اور یہی حال اوسکی ٹانگونکا کیا جاتا تہا اور اوس کے جسم پر اسقدر
پتہر اور لوہا رکہدیا جاتا تہا کہ وہ اوسکی بوجہہ سی دبا جاتا تہا قید کی دوسری دن
اوسکو خمیر کی روٹی کی تین نوالی ملتی تہی اور پانی بالکل ندیا جاتا تہا دوسری دن جتنا
پانی قید خانہ کی نزدیک ہوتا تہا ـــ سوای ہتی پانیکی اوسکا کہانا پانی قید یکو پینا پڑتا تہا

اور روٹی بالکل نہ ملتی تہی اور اسطرح قیدی تا دم حیات قید مین رہتا تہا یہہ سخت
سزا جارج سیوم کی وقت تک قیدیون کو دیجاتی تہی یہہ ہمین تحقیق نہین کہ یہہ سزا
آخر دفعہ کب دیگئی مگر یقینی اسطور سی اون قیدیون کو رکہتی تہی بغیر ایسا از
جاتا تہا کہ جس سے اونکی تمام جائداد اور مال ضبط ہو جاوے اور جب تک کہ تحقیقات
کی بعد اونکی صفائی ہو یا ملزم ٹہرین اونسی اسطرح پیش آتے تہی برگلن صاحب اپنی
کتاب موسوم بہ قوانین قدیمہ کی چہیاسی صفحہ مین دو وارداتین لکہتی ہین جو
مین جورج دوم کے عہد حکومت مین واقع ہوئین سنہ ۱۷۴۸ ہی زمانہ ریاست تک
انگلستان مین اس قسم کی سزائین اکثر دیجاتی تہین چنانچہ کونسل کے کتابون مین اسطرح
کی مقدمات کا حال لکہا ہی اور وہ پروانی اب تک موجود ہین جنکے ذریعہ سی اس
قبیل کے سزائین دی گئین دفتر مین اس قبیل کی سزا کا آخری ذکر سنہ ۱۷۶۸ کی کاغذ
مین موجود ہی آرچیر نامی ایک دستانہ بنی والا تہا یہہ گمان تہا کہ یہہ شخص اون بلوائیون
مین شریک تہا جنہون نے آرچ بشب لارڈ صاحب کے محل پر پیمتیہ مین حملہ کیا اس
شخص کو بادشاہی قیدخانہ مین عذابی کل سی باندہ کر کوڑی لگائی اوس زمانہ کی ایک
چہٹی سی معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص کو یہہ سزا اسواسطی دیگئی تہی کہ یہہ اپنی اور شریکونکا
نام نہ بتا دی وہ پروانہ جسپر پریوی کونسل کے مہر تہی اور جو اس سزا کی دینی کی بابت جاری ہوا
تہا اوسکی نقل لندن کے سرکاری دفتر مین موجود ہی جارج دوم جب سکاٹلنڈ مین گیا تو وہ اسی
سزا دینیکے وقت موجود تہا سنہ ۱۸۱۲ مین بدعت کے بیخ کنی کیواسطے قانون جاری کیگئی سنہ ۱۸۲۷ جون

کلیڈان اور جیرڈ لوٹس بدعت کرنیکی سببسے سمت فیلڈ مین جلائی گئی سنہ ۱۴۴۱ع الینر
اور گلوسٹر کی ڈچیس درجرہ بولنگ بروک نجم وسوتہ دل صاحب پادری و ملگری جوردین
وجون ہم پر جادوگر ہونیکا الزام لگایا گیا اونپر چلاو دلی گیکی بولنگ بروک کو پہانسی
ہوئی اور پیر مین رسی باندہ کر کہینچا گیا اور چار ٹکڑی کئی گئے اور مالگری جوردین جلا دی گئی
سوتہ دل قیدخانہ مین مرا — اور جون ہم کی خطا معاف ہوئی سنہ ۱۴۵۵ع مین گلا
لڑائیان خاندان لین کاسٹر (جنکی نشانی سرخ گلاب تہا) اور خاندان یورکہ
(جنکی نشانی سفید گلاب تہا) مین شروع ہوئی یہہ لڑائیان سنہ ۱۴۸۵ع مین ختم اور ان مین
بارہ بادشاہ زادے اور دوسو امیر اور ایک لاکہ عام لوگ مارے گئے اس جنگ کے سببسے
تمام ملک غیر آباد سا معلوم ہونی لگا اور امر اشتباہ ہو گئی سنہ ۱۴۸۷ع مین جوریون سے
تحقیقات اور سزادہی شروع ہوئے سنہ ۱۴۸۳ع مین رچرڈ سوم نے تخت چہین لیا اور ان بچون بادشاہ
اڈورڈ پنجم اور یورک کے ڈیوک کو لندن کی شاہی قیدخانہ مین مروا ڈالا اور بورڈ پورز
اور اور سردارونکو بوم فرڈ کا (قلعہ) مین قتل کیا سنہ ۱۴۸۵ع ہنری ہفتم تخت پر بیٹہا چونکہ اسنی علم
واقعی سے عیاشی بہت سا روپیہ لیا اور جمع کیا اسواسطی پارلیمنٹ کی مدد کی بغیر
تزین اوربی استعانت اس مجلس کے حکومت کرنی لگا اس بادشاہ نے ظاہر سے اور انگلیس کو دوبارہ
جاری کیا جیسے لوگ طعنہ سے بنی و بنس یعنی فیاضی کا لگس کہتی تہی — سنہ ۱۵۰۹ع مین اٹہوان
ہنری تخت پر بیٹہا یہہ بادشاہ بڑا مودی اور ظالم تہا یہہ بادشاہ کہا کرتا تہا کہ مینی اپنے
غصہ کیوقت کسی مرد اور شہوت کیوقت کسی عورت کو نہین چہوڑا اس کے عہد

حکومت مین بادشاہی حقوق کو بہت ترقی ہوئی اور چھوٹی چھوٹی خطائین
وغیرہ جنکسی فیر ابہی اوسکی حقوق مین فرق آئی جرم شاہی کہلائی گئین —
سنہ ۱۵۳۲ مین ایک آدمی پر یہہ الزام لگایا گیا کہ توئی سترہ آدمیون کو زہر دیا ہے
اور اونہی پانی مین جوش دیکر مار ڈالا — سنہ ۱۵۳۴ مین کنٹ کی مقدس باکرہ
قتل کیگئی اور وہ آدمی فیلڈ مین بدعت کرنیکی الزام پر جلائی گئی — سنہ ۱۵۳۵
مین تہو پادریون کا ہنری ہشتم کی افسر پادریان ہونیکا انکار کیا اور وہ ٹیبای برن مین
پہانسی دیگئی اور چار چار ٹکڑی کئی گئی آرچ بشپ فشر اور سر طومس مور جان سلر
بہی اسی خطا پر ماری گئی ان ظلمونکی سبب سے تمام اہل انگلستان نہایت خائف ہوئی سنہ ۱۵۳۶
مین ہنری کی جورو این بولین کا سر کاٹا گیا اور ہنری نی جین سیمر سی نکاح کیا سنہ ۱۵۳۶ مین ایکسو ترانوی عبادت
خانونکی قیمتی جنکی تعداد چہبیس لاکہہ تہی یعنی چہ لاکہہ پونڈ تہی ضبط کرلئی — اور زمینی جوان عبادت خانون
سی متعلق مین اونہین اپنی اہل دربار پر تقسیم کردیا — سنہ ۱۵۳۷ مین دو اصطباغی بدعت کی
الزام سی جلائی گئی — سنہ ۱۵۳۹ مین ایبٹ ریڈنگ اور گلاسٹن بری اور کولچسٹر کے
عبادتخانہ کی ٹہیون نی ہنری کی افسر پادریان ہونی کا انکار کیا اور اس جرم پر
اونہین پہانسی ہوئی اور اونکی ہاتہہ پیر کاٹی گئی اور خونی قانون کے یعنی وہ چہہ فقرے
جو پوپی مسلون ٹرینسبسٹنشئیشن سی اسی شئی کی مددگار رہتی جاری کیا گیا سکاٹ
لینڈ مین مصلحان قلب پر ظلم ہوا اور ساٹہہ آدمی الزام بدعت پر جلائی گئی اور پارلیمنٹ
نی حکم دیا کہ بادشاہ کی تمام دستوروں کے ویسی تعمیل ہو جیسی ملکی قانون کی ہوتی ہے

انگلستان اور ویلز مین تمام عمارات وقف منہدم کی گئی اور اونکی تعداد یہہ ہے
چھہ سو سینتالیس عبادتخانی — نوہ مدرسی — دو ہزار تین سو چوہتر بڑی اور
چھوٹی گرجی اور ایک سو شفاخانی اس کام کا نتیجہ یہہ ہوا کہ لاکھون طلبا اور علما
اور غربا جو ان روزینون سی پلتی تہی فقیر ہوگئی اور ہر طرف بہیک مانگتی پہرنی لگے
سنہ ۱۵۴۰ع مین جو بہوس ٹیلز نائیٹو کا موقوف ہوا اور بادشاہ نی اونکا تمام مال و
اسباب ضبط کیا — اور چونکہ جین سیمر سنہ ۱۵۳۷ع مین مرگئی تہی لہذا کلیو کی این سے
بیاہ کیا مگر چھہ مہینہ بعد بادشاہ نی اسی طلاق دیدی اور کیتھرائن ہوورد سی شادی
کی سنہ ۱۵۴۱ع مین مارگیرٹ سالسبری کی کونٹس اور جورج کلارنس کی ڈیوک کی بیٹی
جو پلنٹاجنیٹ خاندان کی آخر عورت تہی اس مور ملکہ کا بہی سر کاٹا گیا اس ملکہ نے
کمکٹہی کی کندی پر سر رکہنی سی انکار کیا اور یہہ کہا کہ مین مجرمونکی مانند مرنا نہین چاہتی
مجہی اپنی کوئی خطا معلوم نہین ہے جلاد اوسی پہانسی کی پاس کی گرد ضربین لگاتا پہرا
اور اوستی اوسکی سپید سر کو بہت مشکل سی کاٹا اوسکی تمام شانی اور گردن پہلی
زخمون سی مجروح کر دی جب وہ مری سنہ ۱۵۴۲ع مین کیتھرائن ہوورڈ کا سر کاٹا گیا —
سنہ ۱۵۴۳ع مین ہنری نی کیتھرائن پار سی شادی کی یہہ اسکا چہٹا نکاح تہا اور اس ملکہ کے
سامنی اس بادشاہ نی انتقال کیا — سنہ ۱۵۴۶ع مین بدعت کی الزام پر این ایسکیو قتل
ہوئی اور تین آدمی اوسکی ساتہہ اور جلائی گئی کیونکہ اون تینون نی مسئلہ خمری اور
خبزی کا انکار کیا — اٹہائیسوین جنوری سنہ ۱۵۴۷ع کو ہنری ہشتم نی چہپن برس کے عمر مین

برس کی عمر مین انتقال کیا اس سے زیادہ کوئی انگلستان کا بادشاہ خودسر نہین ہوا
اسکے فوتکی بعد ایڈورد ششم تخت پر بیٹھا ۱۵۴۹ مین تمام انگلستان مین تباہی
اور گداگری پہیلی ۱۵۳۹ کا حال دیکھو بہت سخت سخت قانون بنائی گئی جج لوگون نے
مخبرون کو حکم دیا کہ وہ فقیرون اور سائلون کو جہان پائین پکڑلائین تاکہ پانچوین نمبر کا
پروانہ گداؤن کی بات مین اونکی سینہ پر جلایا جاوی اور یہہ بہی حکم دیا کہ جو مخبر کسی فقیر کو
پکڑوائیگا وہ فقیر اوسکا دو برس تک غلام رہیگا اسی زمانہ مین نورفوک مین بڑی بغاوت
ہوئی ۱۵۵۳ع مین ہیری یعنی مریم تخت پر بیٹھا اور اوسنی پوپی مذہب کو پہر قایم کیا ۱۲ فروری
۱۵۵۴ کو لیڈی جین گری اور بوڈکلی گلفرڈ دڈی قتل ہوئی ۱۵۵۵ مین پروٹسٹنٹ
مذہب والی عیسائیون پر ظلم شروع ہوا بشپ رڈلی اور لیٹی مر اوکسفرڈ مین بدعتی
ہونیکی الزام پر جلائی گئی تمام قیدخانی بدعتون سی بہر گئی میری نی تمام گرجونکی متعلق زمین تہا
اور وہ یکسان بحال کردین اور یہہ کہا کہ یہہ بات میری نجات کے لئی ضروری ہی بدکاریان نہایت
زیادہ ہوگئین فراقیون اور بڑی بڑی خطاؤن کی کثرت ہوئی اوکسفرڈ مین پچاس مین سے
ایک سے اجلاس مین پہانسی دیگئی اور ذی رتبہ آدمی فراق بگڑگئی ۱۵۵۸ مین نومبر کے ستر ہوین
کو ملکہ میری نے بیالیس برس کے عمر مین انتقال کیا اس ملکہ کی قلیل عرصہ سلطنت یعنی پانچ برس
مین دو سو چہیاسی آدمی زندہ جلائی گئی انمین پانچ بشپ اکیس پادری چہپن عورتین اور چار لڑکے
تہی علاوہ انکی ہزارون آدمیون نے اپنی ایمان کی خاطر جان اور مالی نقصان اوٹہائی اسی ۱۵۵۸ مین ملکہ الزبتھ
تخت پر بیٹہی اور اوسنی ممانعت کی کہ حضرت عیسی کی غیر مین پادشاہی گرجہ مین روح حضرت عیسی کے

گوشت کی جگہہ پیش کیجائی رومن کیتہولک مذہب والون نی اسبات سی انکار نہ
کیا کہ پوپ کو ملکہ کی تخت سی اوتارنی کی طاقت نہین ہی اسواسطی اونپر بڑی ظلم کیئے
گئی اور وہ جلائی گئی ایک ایک تجارت کا ایک ایک آدمی کو اختیار دیا کہ اوس کے
سوا کوئی اور نکرنی پائی اور اس حکم سی بہت لوگونکو بہت تکلیف پہونچی ۱۵۸۶ سنہ ع
سکاٹ لینڈ کی ملکہ میری کی فورٹہرنگی قلعہ مین تحقیقات شروع ہوئی الزام یہہ تہا
کہ میری بہی ملکہ الیزبتہہ کی قتل کے سازش مین جو بی ننگٹن کی تہی شریک تہی
اٹہارہ برس کے سخت قید اوٹہانیکی سبب سی میری تندرست اور خوبصورت
عورت سی ایک بیمار ضعیفہ بنگئی تہی ۱۵۸۷ سنہ ع مین آٹہوین فروری کو ملکہ میری کا
سر کاٹا گیا اس زمانہ مین ملکہ کی عمر چوالیس برس کے تہی ۱۵۸۸ سنہ ع مین آیرلینڈ کے
رومن کیتہولک مذہب والی باشندون پر سخت ظلم ہوئی ۱۶۰۳ سنہ ع مین چوبیسوین
مارچ کو ملکہ الیزبتہہ نی ستر برس کے عمر مین انتقال کیا اور جیمز اول جو سکاٹ لنڈ کا چہٹا
جیمز تہا اور وہ ملکہ میری کا بیٹا تہا تخت انگلنڈ پر بیٹہا اسی زمانہ مین یہہ قانون جاری
ہوا کہ مذہبی معاملات مین ہرگز رعایت نکرنی چاہئی اور پیورٹنس مذہب والی عیسائی امریکہ مین
جابسی ۱۶۰۴ سنہ ع مین جیمز نی قصد کیا کہ سکاٹ لنڈ مین بشپ یعنی مہتمم گرجا مین پادریونکی حکومت
موقوف کری دس برس برابر سزا قید کہی گئی تین ہزار پادری موقوف کئی گئی اور اور بہت سے
تکلیفین نئی مذہب والونکو دی گئین جادوگر اور چڑیلونکی بندوبست کیلئی قانون جاری ہوا ۱۶۰۳ سنہ ع
مین جیمز نی اپنی کتاب جسکی کو تیسری دفعہ چہپوایا اس کتاب مین بادشاہ نی جنہون کے رسمون اور

چڑیلوں وغیرہ کی سازشوں اور پہچان کی ترکیب لکھی ہے اور یہہ
بھی لکھا ہی کہ انہیں سزا دینا ضروری ہی ــــ پارلیمنٹ نی اس زمانہ مین ایک قانون
جاری کیا جسمین جادوگرون کے واسطی وہی سزائین لکھی تہین جو بادشاہ نی اپنی کتاب ہی
مین تجویز کی ہین اور اس قانون کے تعمیل بری سرگرمی سے کیجاتی تہی اسیطرح اس بادشاہ کے
تخت نشینی کے زمانہ سی سترہوین صدی کی آخر تک تین ہزار ایک سو بانوین آدمی برٹن
مین جادوگری کی الزام کی سبب قتل ہوئی اگرچہ اس تعداد کا کسیکو یقین نہ آوی مگر یہہ بالکل
صحیح ہی ان لوگون مین جو اسطرح ماری گئی وہ دو بیوائین بہی شامل تہین جنہین ہیل صاحب چیف جج
کلان نی اونکی دشمنون کی اس بیان پر پہانسی دلوادی کہ اونہون نی تین بچون پر
جادو کیا ہی اور وہ بچی ایسی بیمار ہین کہ وہ کچہری مین نہین حاضر کئی جاسکتی مگر
جبتک وہ دو بیوائین پہانسی پاچکین اوسکی دوسری دن تینون بچی بہی جج صاحب کی
سامنی صحیح و تندرست حاضر ہوئی اور ملزمون نی بیان کیا کہ جو ہین اون دونون
عورتون کو پہانسی ملی اوسی دم یہہ بچی اچہی ہوگئی سنہ ۱۶۲۵ء مین جیمز اول نی انسٹھ
برس کی عمر مین انتقال کیا اوسکی جاہی اوسکا بیٹا چارلس اول تخت پر بیٹہا اسنی اپنی رعیت سے
زبردستی قرض لینا شروع کیا اور پارلیمنٹ کی بی صلاح ٹکس جاری کئی اور لوگون کو
قید کیا ان حرکات سی رعیت نہایت ناراض ہوئی سنہ ۱۶۲۹ء مین محکمہ سٹار چیمبر کو بڑی بڑی
اختیارات دیگئی جارون امثلہ مندرجہ ذیل سی ناظرین کو ظاہر ہوجاویگا کہ اس محکمہ سی خلقت کو
کیسی تکلیف پہنچی اور اس محکمہ کو محکمہ بے انصاف کہنا بجا ہے ہر ایک صاحب مسٹر پی ایک ایسا عالم

تصنیف کیا کہ جو اہل دربار کو مضر تہا اس خطا پر وہ وکالت سی موقوف ہوئی اور یہہ
حکم ہوا کہ صاحب مذکور کو سمنسٹر اچپ جیب سابڈ دو نو مقامون مین خلقت کی سامنی
ٹکٹاٹ مین ٹہوکا جاوی اور ہر ہر جگہہ ایک ایک کان کاٹا جاوی اور وہ بادشاہ کو پچاس
ہضرار روپیہ ادا کرین اور دایم الحبس لگا دین — کرنل للبرن پر ایسی رسالہ لکہنی کا الزام
لگایا گیا کہ جس سے بغاوت مقصود ہو کہ اس محکمہ نے تحقیقات کا حکم دیا مگر ملزم نی سٹار چیمبر
مین قسم کہانیسی انکار کیا اور وہ قسم یہہ ہوتی تہی کہ مین ایسی سوال کا بہی صحیح صحیح جواب
دیدونگا کہ جس سے میرا مجرم ہونا ثابت نہو جاوی ججون نی کہا کہ اس شخص نے محکمہ کی حقارت
کی لہذا اسی کوڑی ماری جاوین اور کاٹ مین ٹہوکا جاوے اور قید کیا جاوے جسوقت اوسی کوڑی لگی
تہی اوسوقت اوس نی پکار کر بفصاحت کہا کہ سرکار مین بڑا ظلم ہوتا ہی اسپر سٹار چیمبر
کی ججون نے حکم دیا کہ مونہہ مین ڈاٹ دیجاوی — ولیمس صاحب لنکن کے بشپ وعظ
بہت اچہا کہتی تہی لاد صاحب کنٹربری کی آرچ بشپ و منی اسبات پر جلنی لگے
اور بادشاہ کو بہکا کر ولیمس صاحب پر ایک لاکہہ روپیہ کا جرمانہ کروایا اور یہہ بہی حکم
دلوایا کہ یہہ شاہی قید خانہ مین جبتک قید رہین کہ جبتک بادشاہ نہین رہا کری
اور اونہین اونکی پادری گری کی عہدہ سی معطل کرا دیا ولیمس صاحب پر یہی ظلم
نہین ہوا بلکہ ایک اور بہی ظلم ٹوٹا جسوقت اونکا اسباب خانگی اور کتابین
ضبط کیجاتی تہین اون کے گہر مین سی چند خط نکلی جو اونہین اوس بال ڈس ٹن
صاحب مذکور نی لکہی تہی اس خطا پر اسّی ہضرار روپیہ جرمانہ ہو گیا بعد ازان بیچارہ غریب ملازس کے

تحقیقات کا حکم ہوا اور بعد تحقیقات کی یہہ حکم ہوا کہ پچاس ہزار روپیہ جرمانہ ادا کرے
اوسکی مدرسہ کے ساتھی اوسکی دونون پا نوکات مین ٹھوکی جاوین سنہ ۱۶۴۱ مین آیرلینڈ مین
بغاوت ہوئی اور چالیس ہزار پروٹسٹنٹ مارے گئی سنہ ۱۶۴۲ مین انگلستان مین فساد ہوا
سنہ ۱۶۴۹ مین چارلس اول پر ظالم و باغی و قاتل و دشمنی ریاست جمہوری ہونی کی الزامات
قایم کئی گئی اور اوسکی مقدمہ کی تحقیقات کا حکم ہوا بارہوین جنوری کو وہ مجرم قرار پایا
اور تیسوین جنوری کو وایٹ ہال مین اوسکا سر کاٹا گیا اور یہہ منادی ہوگئی کہ انگلستان
مین ریاست جمہوری قایم کی گئی سنہ ۱۶۵۳ مین کرومول چھبیسوین جنوری کو وسٹمنسٹر ہال
مین لورڈ پروٹکٹر یعنی محافظ انگلستان مین مقرر ہوئی انکی عہد حکومت مین بہت سختی
ہوئی ہزارون آدمی بی تحقیقات کے قتل کئی گئی اور بہت سے آدمی جو لڑائی مین ہاتھ آئی
تھی اور پچاس انگلستان کے معزز آدمی جو سرکار سی ناراض تھی وہ گرفتار ہوکر بار بڈوز
جزیرہ مین نتیجہ کیواسطی بھیجی گئی اور تمام وہ آدمی جنہون کبھی بھی کوئی ایسی بات کہی تھی کہ
جس سے بادشاہ کیطرف داری پائی جائی اون سے اونکی تمام آمد کا دسوان حصہ لیا جانی لگا
اور اس ٹکس کا نام وہ یکی از خیر خواہان سلطان مشہور ہوا تمام ملک چھوٹی چھوٹے
ضلعون مین تقسیم ہوگیا اور ہر ضلع پر ایک فوجی سردار رہنی لگا اس حاکم کو اختیار
تھا کہ جس آدمی پر اوسی کسی طرح کا شبہہ ہو گرفتار کرلے ——— اب ہم حالی زمانہ کا حال
لکھتی ہین اور یہہ لکھتی ہین کہ جب ہم ہندوستان کے حاکم اور مختار ہوگئی تو ہمنی کیا کیا
کلایو صاحب اوس زمانہ کا حال لکھتی ہین جب ہمنی میر قاسم کو بنگالہ کی تخت سی اوتار دیا

وہ لکھتی ہین کہ ایسی بے انتظامی اور رشوت ستانی اور ظلم کبھی کسی ملک مین نہوا ہوگا
جیسا اس زمانہ مین بنگالہ مین ہو رہا ہی بنگال بہار اور اڑیسا تینون صوبہ جنکا خراج تین
کرور روپیہ ہی بالکل اوسوقت کمپنی کے ملازمون کے اختیار مین آگیا ہی جبسی کمپنی نی میر جعفر
کو پہر صوبہ داری پر بحال کیا کمپنی کی فوجی اور ملکی دونون نوکرون نی ہر ایک مالدار
آدمی سی نواب سی لیکر زمیندار تک رشوت ستانی شروع کر دی ہی کمپنی کے نوکرون کے
طرف سی ہزارون سوداگر تجارت کرتی ہین اور ہرگز محصول وغیرہ کچھہ نہین دیتی وہ کہتی ہین
کہ ہم سرکاری نوکرونکی گماشتہ ہین اور اونکی نام سی ایسی کام کرتی ہین کہ جس سے مسلمان
اور ہندوون کے ناک مین انگریزکی نام سی بدبو آنی لگی ہی اور کمپنی کی نوکر نواب کے خراج مین
دست درازی کرنی لگی ہین اور اپنی مرضی کی موافق کسی سرکاری نوکر کو موقوف
کر دیتی ہین اور کسی نوکر کو رکھوا دیتی ہین اور ہر ایک آدمی سی نذر لیتی ہین اس بدانتظامی
تہوڑی دن بعد ایک بڑا قحط پڑا اسواسطی کچھہ تعجب نہین ہے کہ بیس برس بعد لورڈ کورن
والس صاحب گورنر جنرل نی بنگال کے ذکر مین یہہ لکھا کہ یہہ ملک اب تک بہت تنزل پر تہا اونکے
الفاظ کا ترجمہ یہہ ہی ——— مجہی اسبات کی بیان کرنی سی بہت غم ہوتا ہی
کہ اس ملک مین بہت برسون سی تجارت اور زراعت مین رفتہ رفتہ
تنزل ہوتا جاتا ہی اور شریف بنیون کی قوم کی سوا جو اکثر بڑی بڑے
قصبون مین رہتی ہین تمام باشندی مفلس ہوتی جاتی ہین اس ذکر مین مجہی
یہہ بہی کہنا چاہئی کہ کمپنی کی ملکون کے تمام زمیندارون کا یہی حال ہی اور اون کے یہہ

اور اونکی یہہ مفلسی کچہہ تو اونکی کاہلی اور فضول خرچی کی سبب سے معلوم ہوتی ہی اور کچہہ
ہماری پہلی بد انتظامی کیطرف سی منسوب ہوسکتی ہی — یہہ بات نہین ہے کہ ہماری
بد انتظامی کی سبب سے صرف ہماری ہی رعیت کو نقصان پہونچا ہو بلکہ اور راجاؤن کے
ملکون مین بہی یہہ خرابی پہیل گئے جیسی ملک[1] اودہ کی نواب سے ہمارا ارتباط ہوا ہی جیسی اوسکا
ملک بہی ایک لاش بنگیا ہی جسی انگریز لوگ نوچ نوچ کر کہائی جاتے ہین ہیسٹنگ صاحب
جس زمانہ مین گورنر جنرل تہی اور جو خود اس بد انتظامی مین شامل تہی وہ اوس زمانہ کا حال
اسطرح لکہتی ہین مجہی خوف ہے کہ ہماری دست اندازیون اور بی باکیون کے سبب تمام
ہندوستانی سرکارین ہماری دوستی سی ایسی ڈرنی لگی ہونگی جیسی کہ ہماری فوج سے
ڈرتی ہین ہمارے دست اندازی نے اور نوکرونکی بد اعمالی نے ہماری شہرون کو ہماری فوج سے
زیادہ نقصان پہونچایا ہی ہندوستان کا ہر ایک آدمی ہمسی خط کتابت کرتی ہین
ہمسی خائف ہے کیونکہ ہندوستانی دیکہتی ہین کہ جن لوگون نی ہمسی آشتی[2] وغیرہ کی وہ
تباہ اور برباد ہوئی وہ لکہتا ہی کہ لوگ جو ہمسی بدگمان ہوگئی ہین اسکا بڑا باعث ہمارے
معاملات اودہ ہی مین — مل[3] صاحب مورخ کا قول ہی کہ ان معاملات سے پہلی ملک اودہ
نہایت ترقی پر تہا اور اوسمین تین کروڑ روپیہ آمدنی سالانہ بغیر تعدی و ظلم کی تہی جب سے
اوسکی ملک مین کچہہ انگریز اور ایک فوج مقرر کی تو نواب عرصہ قلیل مین بہت مفلس
ہوگیا اور بعسرت بسر کرنی لگا اور چند سال بعد اوسی معلوم ہوا کہ ہیسر ملک کے محاصل پہلی کی بنسبت
نصف ہوگئی ہین نو برس مین بحساب اوسط چونتیس لاکہہ روپیہ سال کمپنی کی نوکرون نے نواب سے بحیلہ لیے

[1] بیان مراد ... جلد ... صفحہ ...
[2] ہیسٹنگ صاحب کی ... موسوم بہ وقائع عمری وارن ہیسٹنگز جلد دوم ... ١٢ مولف
[3] مل صاحب کی تاریخ ہندوستان جلد ٥ صفحہ ٣٣ دیکہو ١٢ مولف

صاحب گورنر جنرل لکہتی ہین کہ ہزارہا آدمی کمپنی کی ملکی اور فوجی نوکر دیلی
تنخواہون پنشنتون اور رشوتون کی ظلم کی سبب سے مفلس ہو گئی ہین اور نواب کے خزانہ
مین اتنی گنجایش نہین ہے کہ ہماری نوکرون کو بہی راضی کری اور اپنی نوکرونکو بہی تنخواہ
دی ان ظلمونکی باعث سے تمام ملک ہمارا دشمن ہو گیا ہی نواب صاحب کے نوکر یہہ دیکہتی ہین
کہ ہمنی اونہین حق سے بی حق کر دیا ہی میری رای مین ہمارا جو نواب پر اس مطلب کے لئی ٹکس
لگانا کہ ہمارے محفوظ رہین کو اوس ٹکس سے فایدہ پہونچی اکثر آدمیونکی نزدیک بیجا ٹہیریگا
اور اوسی سی بہی زیادہ آدمیونکی نزدیک یہہ بات بیجا ٹہیریگی کہ ہمنی نواب کے حفاظت کے
لئی ایسی فوج بہیجی ہے کہ جسکی تنخواہ دینی کا اوسی مقدور نہین اور جسکی اوسی حاجت نہین
بتاؤ مین کس پیرایہ تقریر مین یہہ بات نواب صاحب کی سامنی کہون کہ اگرچہ اپکو اس فوج
کی حاجت نہین ہے مگر اسکی تنخواہ بہی ضرور دی جائی ـــ ہیسٹنگز صاحب کے ہنگام گورنری
مین جو واردات واقع ہوئی تہی اونہین کو لکہکر چپ نہین ہو رہی بلکہ اونہون نے
اوس فوج مین سے ایک حصہ کم کر دیا جسکی نواب کو حاجت نہ تہی مگر تنخواہ دینی پڑتی تہی
لیکن ہیسٹنگز صاحب کے بعد لورڈ کورن والس صاحب گورنر جنرل نی پہر اوسیقدر
بلکہ اوس سی بہی زیادہ فوج نواب پر مقرر کی ہرچند نواب صاحب نے بہت التجا کی مگر اونہون نے
نمانا لورڈ ٹین متہ یعنی سر جون شور صاحب نی نواب سے مدد زری طلب کی اور رفتہ رفتہ
پچیس لاکہہ روپیہ سالانہ سی ستر لاکہہ روپیہ سالانہ پر نوبت پہونچا دی اور اوس پر بہی اکتفا نکی انکی بعد
ویلزلی صاحب گورنر جنرل نی سنہ ۱۸۰۱ع مین نواب کو یہہ دہمکی دی کہ ہمنسی تمہارا سب ملک

چهین لینگے اور اونسی اون کا آدہا ملک جسکی آمدنی ایک کروڑ بتیس لاکہہ روپیہ سالانہ تہی بعوض ستر لاکہہ روپیہ کے جو کمپنی نی نواب صاحب پر ڈونڈ ڈالا تہا لی لیا مگر ہمارا ظلم اور طلب زر اب بہی موقوف نہین ہوئی ۱۸۱۵ء اور ۱۸۲۵ء کی درمیان ہمنی چالیس لاکہہ روپیہ سی کچہہ زیادہ قرض کے نام سی لیا لورڈ ہیسٹنگ صاحب گورنر جنرل لکہتی ہین کہ یہہ روپیہ ہمنی اونسی قرض نہین لیا تہا بلکہ اپنی طاقت کا ڈر دکہا کر لیا تہا اور اوسکی عوض مین ہمنی اونہین بادشاہی کا خالی لقب اور تہوڑا سا غیر آباد ملک جو جنگل سی کچہہ بہی بہتر نہو گا دیدیا — اودہ پر جو انگریزون نے ظلم کیا اوسکا حال بیان کرنیکی واسطی ہم اب اس بیان کو یہین چہوڑ دیتی ہین — نہایت بڑا ظلم جو ملک اودہ پر ہوا وہ یہہ ہے کہ لارڈ ڈلہوزی صاحب گورنر جنرل نی ۱۸۳۷ء کی عہدنامہ کو توڑ ڈالا اور اودہ کو اوسکے نواب سے چہین لیا اور عذر یہہ کیا کہ یہہ عہدنامہ ردی ہے کیونکہ کورٹ اوف دائرکٹرز نے اس عہدنامہ کو منظور نہین کیا تہا اور جب اون پاس یہہ عہدنامہ پہونچا تہا اونہون نے کہا تہا کہ یہہ بالکل بیجا ہی مگر یہہ دلیل دلائل مندرجہ ذیل کی سبب سے بیہودہ ہی —

اس عہدنامہ پر اوس وقت کی گورنر جنرل لورڈ آکلینڈ صاحب اور کونسل کے تین ممبرونکی دستخط موجود ہین — اور ۱۸۳۹ء اور ۱۸۴۷ء مین گورنر جنرل نے بادشاہ اودہ کو اپنی دو شقون مین اس عہدنامہ کا حوالہ دیا ہی اور یہہ لکہا ہی کہ انکو اس عہدنامہ پر قایم رہنا چاہئی — اور سب سے بڑی دلیل یہہ ہے کہ ۱۸۴۵ء مین سرکار کے حکم سی ایک کتاب چہپی ہی جسمین تمام راجاؤن کے عہدنامی مندرج ہین یہہ عہدنامہ

بہی اوس کتاب مین موجود ہی (اودہ کی ہنبک کے کتاب دیکہو) ۱۸۵۷ع مین یہہ مقدمہ
ڈاکٹر ٹیوزر تو اس صاحب کو مفوض ہوا اور اون سی استفسار کیا گیا کہ تمہارے
اسباب مین کیا رای ہی جو اس فاضل آدمی نے اپنی رای لکہی ہی اوسکا ترجمہ یہہ ہی —
جسقدر تک مجہہ سی کہا گیا یعنی کہا میری رای مین گورنر جنرل ہندوستان اور کونسل
۱۸۲۷ کی عہدنامہ کی توڑنی کی مجاز نہ تہی یہہ معاملہ قوانین معاملات غیر اقوام کے
خلاف ہی باوصف اسبات کی کہ ایسی بڑی شخص نی یہہ رای دی مگر ایک حال کی
زمانہ کا مورخ جو کہتا ہی کہ مین قوانین معاملات غیر اقوام کی ایسی عظمت
رکہتا ہون جیسی کہ بوزیت کی لکہتا ہی کہ میری رای مین اودہ کا قلم و سرکار سے
مین داخل کرنا بیجا نہ تہا اور دلیل یہہ لاتا ہی کہ جو کام ایک دفعہ آدمی کر لی خواہ وہ
کسی طرح سی ہوا ہو درست ہی یہہ ایسی دلیل ہے کہ اسکی سبب سے جیب کترے اور
رہزن دونون کا کام ٹہیک ٹہیر جاتا ہی — کیصاحب مورخ لکہتی ہین کہ لورڈ
ڈلہوزی صاحب کی ایام گورنری مین ایک اور ملک شامل قلم و سلطانی ہوا یہہ ملک
فتح سی حاصل نہین ہوا کیونکہ اوس کی تمام حاکم ہمیشہ ہماری دوست رہی تہی اور اوسکے
رعیت سی ہماری فوج بہری ہوتی تہی اور یہہ ملک اس سبب سی ہاتہہ نہین آیا
کہ اوس کا کوئی شرعی وارث تخت پر بیٹہنی کا مستحق نرہا ہو کیونکہ ہمیشہ کوئی
بیٹا یا بہائی یا کوئی خاندان شاہی کا آدمی جسی آئین محمدی کے موافق وراثت پہونچتی ہو موجود ہو جاتا تہا اور
اوس سلطین ایک بادشاہ پسر بادشاہ تخت پر موجود تہا بلکہ یہہ ملک صرف اس دلیل سی لیا گیا کہ اب

سرکار انگریزی کی یہہ مرضی ہی کہ اب ہم اس ملک کو اپنی قلمرو مین شامل کرلین اس
ملک سی مراد ملک اودہ ہی جو ہندوستان کی وسط مین واقع ہی اور جسکی لینی کی ہمین
اس سبب سے حرص ہوئی کہ وہ بہت اچھی موقع پر واقع ہی اور بہت زرخیز ہی — ای گروش
ویفن ٹورف و ڈنیل کے رو جو ان اس معاملہ کو سنو اور ای ہندوستان کے آزاد راجاؤن
تم بہی اس حیرت انگیز ماجری کو پوچھو اور اوس پر فکر کرو — بی شبہہ لورڈ کارن والس
صاحب ایک منصف آدمی تہی اور لورڈ منٹو تہہ بہت ایماندار اور ہماری لورڈ ولزلی
صاحب بڑی آدمی مگر تو بہی ان گورنرون نی اپنی ایمانداری و عقلمندی و سیر چشمی
کہ کام نفرمایا اور بادشاہان اودہ پر جو ہماری دوست تہی بڑا ظلم کیا —
مسٹر ٹونڈس جو بعد ازان لورڈ ٹلول کی نام سی مشہور ہوئی اونکی بہی رای یہی ہی کہ
ہمنی بادشاہان ہندوستان پر ظلم کیا ہو از دف کوسٹر مین اوہنون نی پندرہوین
اپریل ۱۸۵۲؁ء مین یہہ لکچر دیا یعنی یہہ گفتگو بیان کی — ہندوستان مین چار بڑی
بڑی ریاستین تہین جو باہم متصل تہین اول ریاست مرہٹہ دوسری ممالک حیدر علی
تیسری قلمرو نظام دکن چوتہی راجہ بدایون کے اس کے علاوہ اور بہی بہت سی چہوٹی
چہوٹی ریاستین مثل نواب ارکوٹ و راجہ تنجور وغیرہ کی تہین لیکن یہہ چارون بڑے بڑے
ریاستین ہماری دشمن ہوگئی تہین دونون امین سے ہمسی ظاہر الڑتی تہین اور
دو دشمن ہوگئی تہین اس عرصہ مین بمبی کی گورنری رگھوناتہہ جی سی جسے
مرہٹون کے ملک کا دعوی تہا خط کتابت شروع کی اور اوس سے یہہ قرار کر لیا

یعنے حیدر آباد
ملک نظام الملک

کہ ہم

کہ ہم تجھی راجہ بنا دینگی اگر تو راجہ ہونیکی وقت ہمین فلان فلان اضلاع دیدی
اس معاہدہ کی بعد اونہون نے مرہٹون سی لڑائی شروع کر دی اسکی چند روز بعد بنگالہ
کی گورنر نی برار کی راجہ مودہے جی بہونسلا سی اسی قسم کا معاہدہ کیا اور اوس سے یہہ کہا کہ ہم
تمہین مرہٹون کا ملک لوا دینگی اگر تم ہمین یہہ یہہ ضلع دیدو مگر انگریزونکا دورخاپن
کہل گیا اور مودہے جی بہونسلا اُنکے بے ایمانی اور بد معاملگی سی بہت ناراض ہوا نظام دکن کے
ملک ہماری ملکون کے شمال کیطرف واقع تہی اور وہ ہماری ملکون کو ایسی مفر تہی کہ اگر ہمین
کچہہ اوسکی ساتہہ بدسلوکی بہی کرنی ہو تو بیجا نہین ہے اور اوسکی لکہنی کی یہان کچہہ ضرورت نہین ہے
نظام نی کمپنی کو چند ضلع سپرد کر دی اور اونکا سالانہ خراج لینا ٹہہرا لیا مگر خراج کبہی نہ دیا اس
بد معاملگی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ نظام نی کہا کہ انگریز ایسی قوم ہی کہ نہ انہین ایمان کا خیال ہے نہ انصاف
کا اور اوسنی حیدر علی کو ہمسی لڑنیکی لئی بلایا اور یہہ کہا کہ کوئی ہندوستانی جبتک ہو کر
امن مین نہین رہنیکا جبتک کہ انگریزون کی پاس ہندوستان مین ایک انچ زمین بہی
رہیگی جب انگریزون نے خود اپنی بی ایمانی اور ہندوستانکی بی انتظامی کا حال اسطرح
لکہا ہو تو وہ رائے جو قسطنطنیہ کی وزیر اعظم نی اپنی جواب نامہ مین انگریزونکی نسبت
لکہکر سر ادبرٹ اس سلای صاحب سفیر انگلستان کو دی اوس پر بہی تعجب نہین کرنا
چاہئی اس کاغذ کو گرے صاحب ام پی نی ہوز اف کومنز مین اونتیسوین فروری
سنہ ۱۸۵۲ع کو اوس ہنگام مین پڑہا کہ جب روسی فوج کی بابمین باہم گفتگو
ہو رہی تہی جب گرے صاحب اپنی تقریر ختم کر چکی ہوئی تو اونہون نی کہا کہ ترک

لوگ جیسے ہمنی مدد کی پہائی دغا کی اب ہم سی بہت نفرت کرنی لگی ہیں مجہی معلوم نہین کہ آپ صاحب میری اس حرکت پر مجہی الزام لگاؤگی یا نہوگے کہ مینی بڑی مشکل سے یہہ بات یعنی ناراضگی اہل ترک دریافت کرلے ہی اور اوس جواب نامہ کی نقل بہے منگالی ہی جسکو وزیر اعظم سلطان روم نی ہمارے سفیر سر روبرٹ این سلڈیکی جواب مین لکہا اور اوس جواب نامہ کا مضمون یہہ ہے

نامہ سلطان روم

سلطان خود جنگ کرتا ہی اور خود ہی صلح کرتا ہی اوسی اپنی غلامون اور نوکرون اور رعیت پر اعتماد کلی ہے سلطان جانتا ہی کہ وہ وفادار ہین اور اونکی دلیری بہے دیکہہ چکا ہی اور اون کی وفاداری پر اعتماد ہی — مدت ہوئی کہ تمہاری یورپ کے کوئی ہی وفا اور ایمان داری جاتی رہی ہی — اگر تمام اور عیسائیون کا قول سچ ہی تو انگلستان اور اوسکی آدمیون پر ہرگز اعتماد کرنا نہ چاہئی انگلستان تمام ملکون کے خرید و فروخت کرتا ہی جو لوگون کو تمہاری ملک کی بادشاہ سی کچہہ علاقہ نہین ہے ہمنی کبہی تمسی نصیحت یا دست اندازی نہین طلب کے اور نہ تمسی دوستی کرنی چاہئی پر تمہارا کوئی وزیر یا قاصد ہمارے ہان ہی اور نہ کبہی ہمنی تمسی خط کتابت کے ہی پہر تم کس دلیل سی ہمارے اور اہل روس کے معاملات مین دست اندازیکی درخواست کرتی ہو تمہین کیا غرض ہے کہ تم ایسی لوگون کو نفع پہونچاؤ جنہین تم کافر کہتی ہو نہ ہمین تمہاری دوستی نہ مدد درکار ہے نہ دست اندازی

تم

واضح ہو کہ یہہ عبارت گویا تقریر زبانی وزیر اعظم سلطان روم کے ہی جو کہ اوس نے سفیر بادشاہ انگلنڈ سے کہتی درجواب نامہ بادشاہ مذکور ۱۲ مترجم ۱۲

تم اپنی وزیر کی بہت تعریف کرتی ہو ہماری نزدیک وہ ہمین کسی طرحکا فریب
دیا چاہتا ہی اور کوئی ایسی تجویز نکالی ہی کہ جس سے وہ تمہاری قوم کو ہماری طرف سے متوجہ
رکھی — ہمنی سنا ہی کہ تم لوگ بڑی سریع الاعتقاد اور کمینہ اور زر دوست ہو اگر
ہم غلطی پر نہین ہین تو یہہ بات سچ ہی کہ لالچ تمہاری خمیر مین ہے تم اپنی خدا کی بہی خرید او
فروخت کرتی ہو اور روپیہ تمہارا معبود ہی سب چیزین تمہاری وزرا اور قوم کی نزدیک
تجارت کے ہین کیا تم اسواسطی آئی ہو کہ ہمین روس کے ہاتہہ بیچ ڈالو نہین ہم آپ
اپنا سودا آپ کر لینگے ہمین اپنی قسمت پر شاکر رہنا چاہئی جب ہماری اچھی دن
آئینگے ہمین آپ ترقی ہو گی جو خدا اور اوسکی نبی نی حکم دیا ہی وہ ضرور ہو کر رہیگا ترک
مکر نہین جانتی دورویی اور شرارت تم عیسائیونکا طریقہ ہی ایمانداری اور صاف
باطنی اور معاملہ کی درستی ہمارا پیشہ ہی اور ہماری ریاست کے کاروبار مین صدق سے رائج
اگر ہم لڑتی ہین تو پہر ہم اپنی کامون کو خدا کی مرضی پر سونپ دیتی ہین اور جانتی ہین
کہ جو ازل مین خدا تعالی نی ہماری تقدیر مین لکہا ہی ہو کر رہیگا ہم بہت عرصہ تک شان و شوکت سے
بسر کر چکی ہین اور ہمارے ریاست سارے زمین پر اول درجہ کی تہی اور ہم اسبات کا فخر کرتی ہین کہ ہمنی کئی سال
تک عیسائیون پر فتح پائی اور اونکی مکر و حیلون اور دغابازیون اور تمام قسم کی بدیونکو مغلوب کر دیا ہے
ہم خدا تعالی خالق موجودات کے پرستش کرتی ہین اور محمد کی نبوت کا یقین کرتی ہین تم جس خدا کی
پرستش کا دعوی کرتی ہو نہ تو اوسکا یقین اور پرستش کرتی ہو اور نہ اوسکی نبی کا یقین کرتی ہو
جسی تم اپنا خدا اور نبی کہتی ہو ایسی بی ادب اور بد مذہب قوم کا اعتماد کیونکر کیا جا سکتا ہے

تم اپنی ھر کام اور معاملات باہمی مین صدق اور نیکی کو دخل نہین دیتی تمام عیسائی
بادشاہونکی شکایت نامہ وغیرہ دیکھو کہ جب وہ باہم لڑتی ہین تو ایک دوسری کی
نسبت کیا کہتی ہین تمہین دیکھنی سی معلوم ہوتا ہی کہ تمام اور عیسائی بادشاہ بہی
ایسی ہی کفر بکنی والی اور بی ایمان اور ظالم اور نامنصف اور دغاباز ہونگی کبہی کون
نی بہی اپنا اقرار یا بات جہوٹ کی ہی کبہی نہین کیے کبہی کسی عیسائی حاکم نی بہی اپنا
وعدہ وفا کیا ہی نہین ہرگز نہین کیا یہہ لوگ جبتک وعدہ وفا کرتی ہین کہ جبتک
انکا کوئی مطلب نکلی اسصورت مین تم کیونکر خیال کرسکتی ہو کہ ہم تمہارا اعتقاد
کرین اگر لوگ سچ کہتی ہین تو تم ایسی قوم ہو کہ جنکی تمام وزیر بی ایمان ہین اور جنکی
امور ریاست مین ایک جو برابر بہی نیکی نہین پائی جاتی سلطان کو تمہاری بادشاہ
سی کچہہ تعارف اور خط وکتابت نہین ہی اور نہ وہ چاہتا ہی اگر تم مخبر کی طور پر
یہان رہنا چاہتی ہو یا اپنی قول کی موافق اپنی بادشاہ کا سفیر بنکر رہنا چاہتی ہو تو
اور عیسائی قومونکی سفیرونکی ساتہہ رہو کیونکہ تم ایسی حرکات کرتی ہو کہ تہذیب کے
بہت خلاف ہی ہمین نہ تمہاری بیڑے مدد درکار ہی اور نہ بحری نہ ہم تمہاری صلاح چاہتی ہین
اور نہ دست اندازی جیسی بادشاہ کا حکم ہی کہ تو اس درخواست مدد کا شکریہ کر کیونکہ
مجلس سلطانی ایسی بیجا سمجہی اور جیسی بادشاہ کا حکم نہین کہ تمہاری درخواست مدد کے
کا بہی شکر کرون کیونکہ سرکار کی قلمین کبہی یہہ خیال نہین گیا کہ وہ تمہاری جہازونکو اپنی
سمندر مین داخل ہونی دین جو تم اوسی معاملہ کیا چاہتی ہو نہ ہم اوسی چاہتی ہین اور نہ ہم اوسکی پروا کرتی ہین اپنی نہ

اپنی

اپنی معاملات اوس طرح سی کرینگی جو ہمین مناسب ہوگا اور ہماری قوانین شرعی اور
ملکی کی موافق ہوگا لوگ تمہین کہتی ہین کہ تم بڑی بدکار ہو علیبائی قوم ہو اگر تم ایسی نہین
ہو تو اسمین بیشک نہین ہے کہ بڑی گستاخ اور فضول گو ہو تم یہہ دعوی کرتی ہو کہ اوس جیسے
بادشاہ کو ہم صلح پر راضی کر دینگی تم اور تم جیسی اور بہت سے سفیر علیبائی آپسمین ایکا کرتی
ہین اور اپنی تئین برابر کا مغرر خیال کرکی لکھتی ہین ہم تمہین خوب جانتی ہین یہہ
تمہارا اعتدال سی گذرنا تمہاری بیہودگی پر دلیل ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تم دیو
وار دخل بیجا کرتی ہو تمہاری اسطرح کی حرکاتسی معلوم ہوتا ہی کہ تمہاری ملکی مجلسین
ذلیل اور حقیر ہین اور تمہاری نصیحت بیہودہ فانہ ہی اور اس لایق نہین ہے کہ اوسپر
کوئی بادشاہ توجہہ کری چہ جای کہ سرکار سلطان روم اس ملک کی وزیرون نے
جب کبھی اور جس موقع پر تمہاری نصیحت مانی ہی یا تو اونہون نی تمہارے
ارادہ مین فتور پایا یا تمہاری جہالت سے نقصان اوٹھایا ہمارا سلطان تم جیسی
قوم کی ارادون اور تمہاری دخل بیجا سی کیونکر تم ایک قوم ہو جو اپنی رعیت
اور ہموطنون سے بھی بی ایمانی کی ایک تمہین نہین بلکہ تمام علیبائی بادشاہون کا یہہ قدیم سے
رواج ہے کہ وہ روپیہ کیواسطی اپنی رعیت کو بھی فروخت کر دیتی ہین ہمین خوب تحقیق ہی
کہ جب تم مین صلح ہوتی ہی تو عہدنامہ مین شرطین اوس بادشاہ کی مفید لکھی جاتی ہین جسنے
زیادہ رشوت دی ہو ـــ تمہارے نیکی وزیر یورپ والونکی صلح بہت مان چکی ہین مگر جب
دفعہ ہمنی تمہاری صلح ماننی سے اضطراب ہوئی یا دغا پائی اپنا نامہ لیکر چلے جاؤ سلطان کو تمہاری دوستی

کپڑی مین کچھہ فرق نہین ہی اسلئی اوسنی خریدار سی کہا کہ تو قسم کہا کہ مینی اس قیمت
پر اس کپڑیکو خریدا ہی جو مین کہتا ہون افسر نے اسباب کے دیکھنی کی لئے کہ دیکھون سیر
قسم کا نتیجہ کیا ہوتا ہی قسم کہائی اسپر سوداگر نی اوسی کپڑا اوسی قیمت پر دیدیا ـــــ
ای سینی صاحب فرانسیسی لکھتی ہین مین اقرار کرتا ہون کہ اسطرح ہر آدمی کی بات کا
مان لینا اور شان و شوکت سی بیٹھا رہنا اور کم سخن کرنا مجھی بہت پسند ہی مین
نہین جانتا کہ ہم مین کیون تاجر لوگ اسقدر تکلف کرتی ہین اور خریدار سی اپنے
تئین اسقدر رگہتا ہین ملک شام مین بایع اور مشتری مین کچہہ فرق نہین ہوتا
تاجر اپنا اسباب بیچنی مین اسقدر کوشش نہین کرتا اور اگر اوسکی پاس بیٹھنی والے
تاجر کا اسباب بہت بکی اور اوسکا کم بکی تو حسد نہین کرتا وہ کہتا ہی کہ میری بارے
کل آئیگی جب وہ موذن کی آواز سنتا ہی تو اپنی دوکان مین نماز پڑہنی
لگتا ہی اور آنی جانی والونکی کچہہ پروا نہین کرتا اور اپنی نماز مین ایسا مصروف
ہوتا ہی کہ گویا وہ جنگل مین تہا اور یا وہ پاس کی مسجد مین نماز پڑہنی چلا جاتا ہے
اور اپنی اسباب کو اکیلا چہوڑ دیتا ہی اور خلق اللہ کی ایمان داری پر بہروسا کرتا
ہے اس بڑی دار الخلافت قسطنطنیہ مین جہان سوداگر مقررہ کو ٹہیون پر
اپنی مال کو تنہا چہوڑ جاتی ہین اور ہر ایک کو یہہ بات معلوم ہے اور جہان کہ
صرف رات کو دروازہ ایک تلی سی بند ہوتی ہین ایسی بڑی شہر مین تمام برس
مین چار چوریان بہی نہیں ہوتین ـــــ پیرا اور گلیتا مین صرف عیسائی
آباد ہین

جس مین فقط عیسائی لوگ بستی ہین ۱۲

آبادیمین مگر یہان ایکدن بہی نہین گذرتا کہ جسمین قزاقی یا قتل نہ سنا جاے
اسیطرح کی ایمانداری گانوٴن اور قریون مین پائی جاتی ہی اب ہم ایک انگریزی سیاح
کی روایت لکہتی ہین جو اوسنے حال مین اخبار مین لکہی ہی ـــ کل مینے ایک بلغار کی
کسان کا چہکڑا اپنی اور اپنی دوست کی اسباب لادنی کیلیے کرایہ کیا اور میری اسباب مین صندوق
اور پیٹیان اور شطرنجیکی تہیلے اور چغی اور پوستین سمور اور شالین تہین مین یہہ
چاہتا ہون کہ تہوڑی سی خشک گہانس اسواسطے خریدلون کہ رات کو بچہاکر اوسپر سویا
کرون اور اسی تلاش مین چلا ایک نہایت خلیق ترک راستہ مین مجہی ملا اور کہنی لگا
کہ آؤ مین تمہارے ہمراہ چلون کسان نی بہی اوسیوقت اپنی بیل گاڑیسی کہول دئی اور اونہین
اور ہماری اسباب کو کوچہ مین چہوڑ کر چلا گیا جب مینی دیکہا کہ وہ بہی جاتا ہی تو مینی کہا
کہ کسیکو تو یہان رہنا ضرور ہی ترک نی متحیر ہو کر پوچہا کہ کیون کیا وجہہ کیون رہنا چاہیے
مینی کہا کہ ہماری اسباب کی حفاظت کرنیکے واسطہ اوس مسلمان نی جواب دیا کہ واہ اگر
تمہارا اسباب ایک ہفتہ بہی رات اور دن یہان پڑا رہیگا تو بہی کوئی اوسی نہین چہو سکیگا
مینی اسباکو تسلیم کرلیا اور جب واپس آیا مینی دیکہا کہ سب چیزین جیسے مین چہوڑ گیا تہا
ویسی ہی رکہی ہوئی ہین اسباکا یہی خیال رہی کہ اوسوقت اوس کوچہ مین ترکے
سپاہی بہی پہر رہی تہے اگر ہم یہہ بات لنڈن کی ممبرون پر چڑہ کر بیان کرین تو بعض
خیال کرینگی کہ ہم خواب دیکہہ رہی ہین اونہین اس خواب سی بیدار ہونا چاہیے ہان
حمال اور مزدورون کی ایمان داری پہ ہماری ہان کی سوداگرون کے نسبت زیادہ

اعتماد ہو سکتا ہی یہہ حمال مصالحونکی گٹھڑی گلیتا کی دفتروں سی جہازوں تک لیجاتی ہین
اور جہازوں سی دفتروں تک اور مجہی یقین ہے کہ کبہی ایک گٹھڑی بہی نہین جاتی واقعی
یہہ بات تمام قوم کی دیانت کی سبب سے ہی اور اس قوم کی دیانت اور امانت ضرب المثل ہے
گلیتا کا ایک تاجر قسطنطنیہ کو واپس جاتا تہا اور اوسکی تہیلی مین دو ہزار پیشتر کی بنکنوٹ تہی
جب وہ اونچانہ پر اپنا اسباب اوتار رہا تہا تو وہ تہیلہ اتفاقاً پہٹ گیا اور اوسکی تمام بنکنوٹ گہاٹ پر
پہیل گئے اور بعض اوسمین سے دریا مین اڑکر جا پڑی وہانکی تمام خلقت اونکی چننی پر پل پڑے
اور بعض آدمی پانی مین کود پڑی مالک گہبراکر ایک ایک کے پیچہی دوڑنی لگا مگر ایک لمحہ
بعد اوسکو اس معاملہ کی دیکہنی سی ثابت ہوگیا کہ یہہ لوگ میری ہی واسطہ اس روپیہ کی تلاش
کرتی ہین اور جو سکہ جسکو پاتا تہا وہ لاکر اوسکی تہیلی مین رکہدیتا تہا بعد ازان ایک
حمال نے اوسکا تہیلہ اپنی پیٹ پر اوٹہا لیا اور سوداگر کی ساتہہ ساتہہ اوسکی گہر کو چلا جب
سوداگر اپنی گہر پہونچا تو اوسنی مزدور کو مزدوری دیکر رخصت کیا اور جلدی سی اپنی
بنکنوٹ گنّی لگا شمار کرنیکی بعد اوسی معلوم ہوا کہ پورا ایک بنکنوٹ بہی نہین گیا —

مسامحت و فیاضی

چونکہ عیسائے اپنی مذہب کے مسئلونکی متابعت مین غفلت کرتی ہین اور امور دنیوی کے
لحاظ سی مذہب کیطرف کم توجہہ کرتی ہین یا اپنی بدنیتی سی اس مذہب کو ترک کرتی ہین اسی
سبب سی ترک لوگ ان باتونکو دیکہکر ہمارے مذہب کو ذلیل سمجہتی ہین اور یہی سبب ہے

که وه ملک یورپ کو اقلیم کفار کهتی هین اور هماری ذکر مین همین ملحد اور بد مذهب کهتی
هین اگرچه وه همین حقیر جانتی هین پر هم ظلم نهین کرتی هین اس کتاب مین کسی جاے
بهت سی نقلین لکهکر ثابت کیا هی که یهه جو عیسائی مسلمانون پر بی اعتدالی او غیر
قومون کو زبردستی اپنا مذهب منوانی کا الزام لگاتی هین یهه بالکل بیجا هے جیسے
که دنیا مین کوئی چیز عثمانیون سی اونکا مذهب نهین چهڑوا سکتی ویسی هے وه غیر
قومون کے مذهب مین دست اندازی کرنا نهین چاهتی اگر کوئی اون کو خوش کرے
اور اون سی محبت کری تو یهه دعا دیتی هین که خدا تیرا انجام بخیر کری اور اس سے
مراد یهه هی که خدا تجهی ایسی هدایت دی که تو مسلمان هوجائی لیکن اس سے زیاده
اور کچهه دست اندازی نهین کرتی مسلمانون کے علما کا قول هی که دل مین
هدایت کا ڈالنا اور مسلمان کرنا خدا کا کام هے ان علما کا یهه بهی مقوله هی که هر
ایک سی نیکی کرو اور جهلا سی بحث نکرو ملک شام مین مذهب کی سبب سے
کبهی ظلم نهین هوا بر خلاف اوس کے وه اون لوگونکا مامن هے جو اپنے
هم قوم عیسائیون کے تعصب کی سبب سی تباه هوجاتی هین تاریخین دیکهو
پندرهوین صدی مین هزارون بنی اسرائیلی هسپانیه اور پرتگال سی نکالی گئے
اور ترکی مین آکر قیام پذیر هوئی یهان انکی اولاد چار صدیون سی بهت
امن و امان سے رهتی هے تو همین اقرار کرنا چاهئی که بعض بعض جاے
عیسائیون اور خوشش عقیده کیتهلک مذهب والون کی ظلم سے

بچنی کیلئے اونہین مقابلہ بہی کرنا پڑا تہا جسمین حال مین بہی جبتک ایسٹر[۵۱] رستا ہے
کوئی یہودی بازارمین نہین پہر سکتا ٹہرکی مین اگر قوم بنی اسرائیل سی کوئی یونانی
یا ارمینا کا عیسائی بری طرح پیش آئے تو وہان کا حاکم بیشک بنی اسرائیلی قوم کی آدمی
کی حفاظت اور حمایت کریگا — سلطان کے عملدارمین تمام مذہبونکی آدمی ہین
ہر قوم کی رسمین اس ملک مین پائی جاتی ہین یہہ سچ ہی کہ مسجدین گرجون اور یہودیونکی
عبادت خانہ سی زیادہ بلند ہین مگر یہہ نہین کہ اس قسم کی عبادتخانہ بالکل نہون کیتہلک
مذہب کو قسطنطنیہ اور سمرنا مین پیرس اور لیونز کی نسبت زیادہ آزادی حاصل ہی کسی
قانون مین یہہ نہین ہے کہ اس ملک مین غیر مذہب والی اپنی مذہب کے رسمون کو پوشیدہ
کرین جب مردی قبرستان مین لیجائی جاتی ہین تو ہزارون عیسائی مہنت شمع ہاتون
مین لئی اونکی ساتہہ ہوتی ہین اور انجیل کی سالمز[۵۳] یعنی نصایح پڑہی جاتی ہین —
فیسٹ ڈیو کی دن پیرا اور گلیٹا کی تمام عیسائی قطارین باندہ کر بازارمین نکلتی ہین
اور صلیب اور جہنڈا اونکی سامنی ہوتا ہی اونکی حفاظت کیلئے ترک لوگ اپنی سپاہیونکا
پکٹ اونکی ساتہہ کردیتی ہین اور یہہ پکٹ خود عثمانیون کو بہی رستہ مین سی ہٹادیتا ہے
اور عیسائیونکی یہہ رسم پوری ہوجاتی ہی — مجہی امید یہہ سنتی کی ہی کہ مشرق کی کیتہلک
لوگونکو فرانس اور اسٹریہ مین ایسا ہی امن ملا جیسی کہ اونسن یونانی عیسائیونکو اور انگریز
پروٹسٹنٹ کو دیتی ہین خدا کری ایسا ہی ہو مگر یہودی بیچارون کے کون حفاظت
کریگا چار پانچ برس گذری کہ ایک خبر ہانکنی والی یہودیکو موصل کی پادشاہ پاس پکڑ کے

لاے

۵۱ دارالسلطنت
۵۳ زیادات زبور و انجیل ۱۲

لائی اور یہہ بیان کیا کہ اسنی حضرت سی بی ادبی کی ہی اور اس سبب سی اوس
مقام کی تمام باشندہ برہم ہو گئی ہین باشا نے پوچہا وہ کیا الفاظ ہین جو ملزم نی آنحضرت
کی نسبت کہی اور جب اوسنی اون الفاظ کو سنا تو وہ ڈر گیا اور یہہ کہتا ہہا کا یہہ ناممکن ہے
کہ کوئی آدمی ایسی گستاخی کری اور خدا تیعالی اوسی لمحہ اوس سے اس بی ادبی کا م انتقام نے
اسلئی سیری سمجہہ مین نہین آتا کہ یہہ کچہہ بانکی دالامجرم ہی اور یہہ بات بیہودہ ہی کہ مین ایسی شخص
کو سزا دون جسکو خدا تیعالی نی خود سزا ندی —— اس سی اہل ترک کی چشم پوشی
صاف ظاہر ہی اسپر بہی اہل فرانس آسپر گساگرتت اور ایسی نہیں ادب زر در خبار
کی روایتون پر یقین کرتی ہین اور یہہ جانتی ہین کہ ترکی مسلمان عیسائی کتون کو
ہر روز سولی پر چڑہاتے ہین اور عذاب دیتی ہین اور کاہی انکا سلطان اپنی خاص
غلامون پر جو رومال پہینکتا ہی اوس رومال سی اوسکا گلا گہونٹ کر مار دالتی ہین اور کا
جیتی عورتون کو گونون مین سے دیتی ہین اور انہین بوس فورس مین پہینک دیتی
ہین اہل فرانس ان روایتون کو اپنی قصہ کہانیون کی کتابون مین لکہا پاتی ہین
—— مگر حال مین ترک کی سرکارنی اپنی مصالحت کم کردی ہی کیونکہ اونہون
نی دیکہا کہ اس ہمارے مصاحبت کی سبب سے اکثر لوگون نی اپنی مذہب بلٹ نی شروع
کردئی اور اونکی اس مذہب بلپٹ نی سے امور ریاست مین فتور واقع ہونی لگا اور لوگو
کی ایمان مین فرق پڑنی لگا صرف ایک ہی ریٹ پادری جنہون نی سنہ ۱۸۱۴ء مین
بمقام ٹرکی خروج کیا اپنی پادری پن کے ماہیت کو سمجہہ گئی چنانچہ یہہ پادری ایک تمام

کیونٹ مین پہیل گئے ہین یہہ خصوصیت انہین لوگونکی واسطی ہے کہ انکی وعظ اور
نصیحت کی عمدہ نتیجہ بخشا ھر جگہہ کے حاکم نی بجائی اتنا کی انکی وعظ کی اور استعانت کے
کیونکہ انکی سعی سے صاف ظاھر تہا کہ یہہ لوگ نیک نیت اور خیر اندیش ہین حسیب افندی
حاکم مصر کی ایک بڑی معزز نوکر نی ۱۸۴۴ سنہ مین مدرسہ سیشنر سادف چیرٹی کا ملاحظہ
کیا اور وہانکی افسر مدرسہ یا منی اوسی قسم کا ایک نہایت عمدہ خلعت بہیجا جیسا دنیا کی عورتین
پہنتی تہین اور یہہ کہلا بہیجا کہ جو اس خلعت کی لایق ہو اوسی یہہ خلعت دیا جائی کیا یہہ
شخص ترک تہا عثمانیون کی نزدیک احسان کرنا سب مین بڑا فرض ہے ہنی شاعر نے
اپنی بیٹی کو یہہ نصیحت لکہی ہے تو ہر درویش اور غریب کیواسطہ اپنا دروازہ ہمیشہ وا
رکہہ اور مسجدون کے بنانی اور دایم الصوم ہونی اور کعبہ کے ہزارون حج سی یہہ عبادت
خدا تعالی کو زیادہ پسند ہی ترک لوگ مہمان نوازی کو مذہب کا ایک حصہ سمجہتی ہین
جو کوئی مسلمان خیرات دینی مین غفلت کرتا ہی ترکون کے نزدیک وہ مسلمان نہین ہے
اہل اسلام کی ہان پانچ چیزین فرض ہین اور وہ یہہ ہین ذکوٰة حج صوم رمضان
نماز پنجگانہ اقرار مذہب باللسان —— یعنی کہین اس کتاب مین ذکر کیا ہی کہ ترک
لوگ بڑی فیاض ہین اور وہ خیرات دیتی ہین اپنی ہم مذہب اور غیر مذہب کے تمیز نہین
کرتی اور یہان تک کہ دشمن کو بہی دیتی ہین اور بادشاہون کا یہہ حال نہین ہے بلکہ ہر امیر
اور غریب مین یہہ بات پائی جاتی ہی یہہ لوگ ایسی مہمان نواز ہین جیسا کہ ٹیسی ٹس
مورخ اہل جرمن کو لکہتا ہی اور یہہ لوگ صرف بڑی قصبون یا گانون ہی مین

فارغ

ہین فیاضی نہین کرتی بلکہ انہون نی شاہراہون پر الیثمین چندی ڈال کر ایسی
عمارات بنا دین ہین کہ جنسی مسافرونکی حفاظت ہوتی ہے اور غربا کی حاجت روائی ان اور
عمارات مین یہان کے اہل قصبہ کی ہمسایون اور ہم قومون ہی کی غور و پرداخت نہین ہوتی
بلکہ جانورونکی بھی خبرگیری کیجاتی ہی فقرۂ مذکورۃ الصدر مین آبی سائینی صاحب فرانسیسی
قسطنطنیہ کی بازاری کتون کی حال مین لکھتی ہین کہ یہہ ہزارون کتی اہل یورپ سی بہاگ
کی اس شہر کی دور دور کی محلونمین آچھپی ہین اب بہی یہان ای رحم دل لوگ ہین جو
صبح کو انہین خوراک دیتی ہین اور جب کتیان بچی دینی لگتی ہین تو اونکی زیادہ خبرگیری کرتی
ہین اور جب جاڑی مین کتون کی پلی سردیکی ماری مرنی لگتی ہین تو اونکو بچاتی ہین
اور یہان تک فیاضی کرتی ہین کہ اپنی مرتی وقت کوئی جاگیر یا زمین ایسی چہوڑ جاتی
ہین کہ جسکی آمد سی ان کتون کی خبرگیری ہوتی رہی — یہہ سچ ہی کہ کتا بہی مسلمانون
کے نزدیک سور کی مانند ناپاک ہی اور اوس کو عثمانی ایسا ناپاک سمجھتی ہین کہ
اوسکی موجود ہونی سی وہ یہہ سمجھتی ہین کہ ہم ابہی شرع کی موافق پاک نہین ہوئی اسلئے
وہ کتون کو اپنی گہر مین نہین آنی دیتی مگر ان کتون وغیرہ کا مالک یہہ جانتا ہی کہ مجھے
اللہ تعالی نی تمام ہون جانورونکا محافظہ مقرر کیا ہے جو اوس محلہ مین آرہین جسمین
رہتا ہون آنحضرت نی مہمان نوازی اور خیرات دینی کا حکم دیا ہے
اور یہہ فرمایا ہے کہ یہہ نیکی سب نیکیون سے اول درجہ کے
ہے ترک لوگ جانورون تک سی بفیاضی و مہمان نوازی پیش

آئی ہین القصہ ہمنی کوئی ایسی قوم نہین دیکہی جو ترکون سی زیادہ رحم دل ہو افسوس ہی کہ ہم ترکون سی ہی اسطرح پیش آتی ہین جیسی کوئی وحشیون سی پیش آئی فقط

باب پنجم در ابطال الزامات بنسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باب خاص +

وہ الزام جو عیسائی آنحضرت کی بنسبت لگاتی ہین وہ سب ان چار مین شامل ہین (۱) آپنی ایک نیا اور جہوٹا مذہب اس بنا پر ایجاد کیا کہ وہ مجہپر خدا کی طرفسی وحی ہوا ہی مگر برخلاف اسکی وہ اونکا اپنا ایجاد تہا جو اونہون نی اپنی بلند نظری اور شہوت پرستی کی سبب سی نکالا (۲) آپنی اسلام کو شمشیر کے ذریعہ سی رواج دیا اس باعث سی لاکہون آدمیون کا خون ہوا اور ہزارون برباد ہو گئے (۳) قرآن شریف مین جنت کا ایسا بیان ہی کہ جس سے دینوی عیاشے مشابہ ہی (۴) آپنی ایک سی زیادہ نکاح کا حکم دیکر بیویہ گی کو جائز کر دیا اب ہم ان الزامات کا جس قدر ہم سے ممکن ہی جواب دیتی ہین —

الزام اول

(۱) اپ نی ایک نیا اور جہوٹا مذہب اس بنا پر ایجاد کیا کہ وہ مجہہ پر خدا کے طرف سی وحی ہوا ہی مگر برخلاف اسکے وہ اونکا اپنا ایجاد تہا جو اونہون نی اپنی بلند

نظری اور شہوت پرستی کی سبب سے نکالا — آپکی تمام عمر کی ہر ایک کام سی یہہ
بات بخوبی ظاہر ہی کہ آپ مین بلند نظری کا عیب ہرگز نہ تہا اور جب ہم اس امر کو
غور کرین کہ آپنی باوصف اسبات کے کہ اسلام کو آپکی زمانہ حیات مین ہی خوب رواج
ہو گیا اور آپکو انتہا حکومت حاصل ہوگئی مگر آپ نی اوس سے ہرگز اپنا ذاتی فائدہ
نہ اوٹہایا اور زمانہ وفات تک ویسی ہی سیاہی سادی وضع[51] رکہی جیسی پہلی تہی تو
یہہ امر اور بہی زیادہ ہماری ہی قول کا مؤید ہی کہ آنحضرت بلند نظر نہ تہی اور یہہ جو
عیسائی الزام لگاتی ہین کہ آنحضرت شہوت پرست تہی یہہ اونکا الزام باطل ہے کیونکہ
جب آنحضرت نی ظہور کیا تو اوس زمانہ مین اہل عرب مین بی انتہا نکاحون کا رواج
تہا پس یہہ امر ظاہرا بیہودہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک ایسا شخص جو شہوت پرست ہو وہ
بدکاری اور بدرویہ گی کو خود معدوم کردی — علاوہ اوسکی جو[52] ہم پہلی اسباب
مین بیان کر چکی ہین ہم یہہ بات بہی آنحضرت کے طرف سی کہہ سکتی ہین کہ آپ بہی اپنا ہم
وطنون کی مانند عورتون سی بہت رغبت رکہتی تہی اور آپنی یہہ کبہی دعوی نہین
کیا کہ مین اون انسانی خواہشون سی بری ہون جو سب آدمیون کو ہوتے ہین
بلکہ برعکس یہہ فرمایا ہے کہ مین بہی تمہین[53] جیسا آدمی ہون اور بمقابلہ حضرت داؤد کی جو
نبی اور بادشاہ تہی اور جنکی تعریف مین انجیل مین لکہا ہی کہ وہ ایسی آدمی تہے
کہ جو خدا کا سا دل رکہتی تہی آنحضرت ایسی صاف تہی جیسی ایک برف کا ٹکڑا اور آپکی
ریاکاری اور عفت کے دیوی[؟] سند پر گراہوا ہو سال کی دوسری دفعہ فشال حضرت

داؤد کی پہلی زوجہ تہی اس زوجہ کو اوسکی باپ نی آپکی جلاوطنی کی زمانہ مین اپنی لیلیا
اور بعد ازان آپنی برابر کتنی ہی نکاح کئی مگر باین ہمہ اپنی پہلی زوجہ کا بہی دعوی کئی گئے
حضرت داؤد نی ایک غیر مختون بادشاہ کی بیٹی سی بہی بی تکلف نکاح کرلیا اور
اگرچہ آپکی ہان اکثر بی بیون سی اولاد تہی لیکن پہر بہی آورشلیم مین حرمین کین اور
آخرکار یاتشبا کی مقدمہ مین آپنی حرام اور خون ناحق بہی کیا جب حضرت داؤد
ایسی ضعیف ہوگئی کہ آپ پر ہر چند کپڑی ڈالی مگر آپکو گرمی نہ پہونچی اور سردی نہ
سوقوف ہوئی تو یہہ تجویز ٹہری کہ ایک نوجوان پاکیزہ عورت بہم پہونچائی جائے
جو آپکی خدمت کری اور آپکی ساتہہ ہمخواب ہو آپنی لوگون کو حکم کیا کہ تم ایک نہایت
حسین اور نوعمر عورت لاؤ آپ پہونچتی ہین کہ کیا ایک نیک آدمی ایسی حرکت
کرسکتا ہی یقینی وہ عیسائی جو آنحضرت پر عیاشی کا اعتراض کرتی ہین اونہین اس
انگریزی مثل کا ضرور ہی خیال رکہنا چاہئی — جو لوگ شیشی محل مین رہتی ہین اونہین
پتہر پہینکنی مین پیش قدمی نکرنی چاہئی — آپنی اپنی اقتدار اور حکومت کی استحصال
مین حضرت موسی علیہ السلام کے پیروی کی اگر حضرت موسی سرداری فوج اور حصول
اقتدار اور مقنن بنی مین کوشش نکرتی تو بنی اسرائیل کے رہائی مصر مین سے
ہرگز نہوتی یقینی ابتک کوئی ایسا آدمی نہین ہوا ہی جسنی حضرت موسی پر یہہ الزام
لگایا ہو کہ آپنی بلند نظری اور اپنی نفع کیواسطی یہہ مہم اختیار کی تہی کیونکہ اگر
آپ ایسا نکرتی تو آپ اپنی رسالت کی اوس مطلب کو انجام ندی سکتے جسکے واسطی

٥١ خدا نے آپ کو پیدا کیا تھا — وہی حال ملک عرب کا ہی چونکہ عرب اوس
زمانہ مین بہت سی ریاستون مین منقسم تہا اور وہ باہم ہمیشہ جنگ مین رہتی تہی
پس آنحضرت کیواسطی اسکی سوا اور کوئی چارہ نہ تہا کہ آپ اونکی سردار بنجاوین
اور اون مین مصالحت کرادین اور اپنی مذہب کو اون مین رواج دین —
اس امر کی ملاحظہ سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ بلند نظر نہ تہی اور یہہ عیسائیون کا
الزام باطل ہے — اکثر عیسائی جو آنحضرت پر مکر اور جعلسازی کا الزام لگاتی ہین
اسکی بے انصافی اسبات سی ظاہر ہی کہ اپکا اصل مسئلہ خداتعالی کے وحدانیت ہے اور
حضرت عیسی علیہ السلام کا بہی یہی مسئلہ تہا مگر ہم یہہ نہین کہہ سکتی کہ لفظ مکر و جعلسازی اونکے
دعوی نبوت کیطرف منسوب ہے — اب یہہ امر یقینی ہی کہ بت پرستی کا معدوم
کرنا اور خداتعالی واحد مطلق کے عبادت کا ایسی قوم مین بنا ڈالنا جو نہایت درجہ کے
بت پرستی تہی اور خدا کو بالکل بہول گئے تہی حقیقت مین ایسا کام ہے جسکی واسطی خداتعالی
نی نبی مقرر کیا ہو — یہہ بہی امر یقینی ہے کہ آنحضرت نے
عرب مین خداتعالی واحد مطلق کے عبادت قایم کے اور اوس
ملک سی بت پرستی ایسی معدوم کردے کہ وہ ایک ہزار برس
کے عرصہ سے اب تک پہر کبہی کسیطرح سے نہین ظاہر
ہوئے لیکن برخلاف اس کی جب عیسائیون مین پہر بت پرستنے
پہلے نوافلکی اوس فرقی نے جسی غلبہ حاصل ہو گیا

بیتہ یہودا
حسنہ ١
١٢
١٢

نہایت شگنون کو بدمذہبی کا صرف اسوا سطی الزام لگایا کہ اونہون نی اون کے
بنائی ہوئی بتونکو توڑ ڈالا —— آنحضرتؐ کے اون حکمون کے سوای جن مین بت پرستے
کی بیخ کنی کا حکم ہے سب حکمون مین اخلاص اور مددگاری باہمی کی تاکید ہی اور اس
مذہب کے بڑی بڑی دشمن بہی اس بات کی مقر ہین کہ آنحضرت نی قرآن شریف مین
ان حکمون کے باب مین بہت مدد و شد کیا ہی —— اون تمام قصص اور روایات
مین جنکا قرآن شریف مین مذکور ہی اور جو عربون کی رسم کی موافق استعارون سے
پر ہین کسی پر عیسائی اسقدر طعن نہین کرتی جیسا ذکر معراجؐ پر کرتی ہین ان نکتہ
چینون کو خیال کرنا چاہئی کہ یہہ قصہ ایک جو برابر ہی اوس قصہ کی مقابل مین خلاف
عقل اور ناممکن الوقوع نہین معلوم ہوتا جس مین یہہ لکہا ہی کہ حضرت عیسی علیہ
السلام کو شیطان جنگل مین بہکا کر لیگیا —— ترجمہ عبارت قصہ مذکور الصدر
یہہ شیطان حضرت عیسی علیہ السلام کو ایک نہایت بلند پہاڑ پر لیگیا اور اونہین
تمام سرزمین کے بادشاہون کی شان شوکت دکہائی حقیقت حال یہہ ہی کہ بیان
معراج تمام استعارات سی پر ہی اور اون استعارات کی شرح یہہ ہی البراق سے
بجلی مراد ہی جو برقی مادی سی بہی زیادہ تیز رو ہی اور وہ نور کا زینہ جسپر سے
آنحضرت اور حضرت جبرئیل آسمان پر چڑہی وہ خیال سے مراد ہی کیونکہ خیال ایسے
چیز ہی کہ اسکی وسیلہ سی ہم تمام آسمانون پر پہونچ جاتی ہین اور خدا کی تخت یعنی عرش
پر ہمارا گذر ہو جاتا ہی اور وہ عجیب مرغ جس کی آواز سنی سی خدا تعالی خوش ہوتا ہے

اور

۵۱ [illegible] ۱۲ مولف

۵۲ [illegible] آنحضرت [illegible] علیہ وسلم صفحہ ۲۶ دیکہو ۱۲ مولف

۵۳ سینٹ [illegible] انجیل [illegible] باب ۴ صفحہ ۱۲ مولف

اور جسکی صدا نہ کبہی آدمی نی سنی اور نہ اوسکی وہم وخیال مین آئی اس سی مراد
صلحے کی دعا ہی باقی چیزون کا بہی یہی حال ہی علاوہ اسکی ہم پہونچتی ہین کہ انحضرت صلعم کے
احادیث کی باب مین ہم استعارات وغیرہ کی تاویل کیون نکرین جب ہم یہہ دیکہتی ہین کہ
ہزارون عیسائی حقیقت اپنی مذہب کے صدہا مسئلون مین اس قسم کی تاویلین کرتی ہین
تاکہ بیہودگی کا الزام اون سی رفع ہو چنانچہ اوس نبی کا تمام قصہ دیکہو جس مین لکہا
ہی کہ خدا تعالی جہوٹ کی دیوتا سی اس باب مین صلاح کرتا تہا کہ آہب یعنی حضرت
ایوب کو کون فریب دیگا فقرات انجیل — اور خدا نی کہا کہ کون آہب کو سمجہائیگا
کہ وہ اوپر جائی اور رمتہ گلی اد مین مارا جائی ایک فرشتہ نی کچہہ صلاح دی اور
دوسری نی کچہہ اور آخر الامر خدا تعالی کی سامنی ایک فرشتہ آنکر کہڑا ہوا اور کہنی لگا کہ مین
اوسی سمجہاونگا خدا نی اوس سی پوچہا کہ کیونکر سمجہائیگا فرشتہ نی جواب دیا کہ مین
جاونگا اور تمام نبیون کی منہہ سی جہوٹ بلواونگا خدا نی کہا کہ تو اوسی سمجہا لیگا
اور کامیاب ہوگا جا اور ایسا کر کیا حضرت سلیمان کی تمام مقولات کی یہہ تاویل
نہین کیگئی کہ اون سے حضرت عیسی کی محبت اپنی مذہب کیطرف پائی جاتی ہی اسی طرح
سی عہد جدید مین جب حضرت عیسی اپنی تئین انگور کی بیل اور راستہ اور دروازہ
کہتی ہین اور یہہ فرماتی ہین کہ خبز اور خمر میرا جسم اور خون ہے کیا اسمین استعارا نہین
ہی استعاری کی انکار سی ایک بڑی بہاری طرح کی بت پرستی اون عیسائیون مین پہیل گئے
ہی جو رومن کیتہلک طریقہ رکہتی ہین اس مسئلہ کو ٹرین سبسٹینشی ایشن یا مسئلہ خمر

اور خبری کہتی ہین ہماری نزدیک یہہ بات انصاف کے خلاف معلوم ہوتی ہے ہم
اہل اسلام کو اون کی ایسی مسئلون مین جو بظاہر عقل سے خلاف معلوم
ہوتی ہین تاویل کی اجازت ندین ہماری رائی مین اونکی مذہب مین کوئی مسئلہ
ایسا خوفناک اور بیہودہ نہین ہے جیسا عیسائیونکا خری اور خبری مسئلہ ہے
جس مین ایک ولی کا ٹکڑا جیسے کیسا ہی جاہل اور شریر عیسائی پادری چند لفظ
پڑہکر پہونک دی اوس سے وہ فورین خدا بنجاتا ہی جس نے تمام عالم پیدا کیا آنحضرت
پر یہہ بہی اعتراض ہی کہ پہلی آپنے یہہ بیان کیا کہ مین اہل عرب کو کوئی نیا
مذہب نہین سکہانیکا بلکہ اونکو حضرت ابراہیم کا قدیم مذہب دوبارہ تلقین کرونگا
اور یہہ مذہب وہ تہا کہ جو حضرت ابراہیم کی بعد حضرت اسمعیل ابو الاعراب نے
سکہایا تہا مگر آنحضرت نے حقیقت مین ایک نئی مذہب کی بنیاد ڈالی اور یہہ دا
خلاف بیانی کے لیکن اگر صرف اوسی مذہب کو نیا مذہب کہتی ہون کہ جسمین
پہلی مذہب سے اصول عبادت اور احکام شرعی بہی خلاف ہون تو یقینی نہ حضرت
موسی علیہ السلام کا مذہب نیا ہی اور نہ حضرت عیسی علیہ السلام کا نہ آنحضرت کا حضرت
موسی کے مذہب مین سوا اسکی کوئی اور بات نئی نتہی کہ آپنے حضرت آدم علیہ السلام اور
حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہ السلام اور اسمعیل
علیہ السلام کی مذہب کے مسئلونکو فقط زیادہ مدد شد سی بیان کیا ہی اور وہ مسئلہ یہہ تھے
کہ صرف ایک خدا کی پرستش کرو اور جان و دل سی اوسکی حکم مانون اور اوسکی محبت رکہو اور

معاملات باہمی اسطرح کرو جس مین سب کا فائدہ متصور ہو اور جسطرح خدا
نی فرمایا ہی چنانچہ حضرت عیسی نی فرمایا ہی کہ خدا کو سب چیزون سی زیادہ چاہو
اور اپنی ذات اور ہمسایون سی بڑی محبت رکھنی یہی بڑا قانون ہی اور تمام
نبیون اور حضرت موسی عم نی بنی اسرائیل کو جو مذہب سکھایا اوس مین صرف
یہہ قانون تہی کہ خدائی لایزال کے پرستش کرو اور اوسکی محبت رکھو اور ایک
دوسری کو چاہو اور اسی سبب سے حضرت عیسی کا مذہب بہی نیا نہ تہا بلکہ وہی تہے
جو موسی نی آپ سی پہلی تلقین کیا تہا لیکن صرف فرق یہہ تہا کہ حضرت عیسی نی معاملات
باہمی کو زیادہ مدو شد سی ادا کیا تہا اور یہہ عمدہ فائدہ مقرر کیا ہی کہ جس فائدہ
کو نہایت کمینہ اور جاہل سی جاہل آدمی بہی خوب سمجھہ جائیگا اور جب وہ اوسکی برخلاف
کریگا تو وہ یہہ جان جائیگا کہ اب سے پہلے اوس قانونکی برعکس کے اور وہ حکم یہہ ہے
اور اون کی ساتہہ تم وہی معاملات کرو جو تم یہہ چاہو کہ وہ لوگ ہمسی کرین جب
حضرت عیسی علیہ السلام نی خروج کیا اوس زمانہ مین تمام یہودیہ کے بسنی والی یہودی نہایت بدچلن تہے
اور انمین خودغرضی اور خودپسندی مدت سی پہیل گئے تہی اور اونکی پادری اور باشندگان
شہر دونون مین سے لالچ اور لوٹ اور بی انصافی اور ظلم کی اور کچہہ باقی نرہا تہا اور وہ چند ظاہری رسوم
مذہب مین مستغرق ہوکر اصول مذہب کو بالکل بہول گئی تہی اللہ تعالی نی حضرت عیسی کو جب بہیجا تو اوس سے خاص غرض یہہ تہی
کہ وہ موسائیونکو پہر راہ راست پر لادین اور ہدایت حضرت عیسی کی مسئلوں سے صاف ظاہر ہی اور فکر کرنی سی یہہ
بات معلوم ہوتی ہی کہ مذہب عیسائی مین اسواسطی نکلا تہا کہ حضرت موسی علیہ السلام کی مذہب کو دوبارہ بحال

کردی ـــــــ آنحضرت کا کام صرف یہہ ہی نہ تہا کہ آپ مسائل مذہب اور معاملات
باہمی کا بہت بدو شد سی حکم دین بلکہ آپکا یہہ بہی کام تہا کہ آپ خداتعالی واحد مطلق کے
پرستش قایم کرین کیونکہ جس قوم مین آپ پیدا ہوئی وہ دونون باتون مین گمراہ تہے
لہذا آپکا ارادہ یہی تہا کہ آپ حضرت اسمعیل ابو الاعراب کا مذہب جو صرف خداتعالی
واحد مطلق کے پرستش تہے پہلائین اور اسی سبب سی یہہ بات خوب ثابت ہوجاتی ہی کہ
آنحضرت نی جو اہل عرب سی یہہ کہا کہ مین تمہین نیا مذہب نہین سکہاتا بلکہ وہ قدیم مذہب
سکہاتا ہون جسکی تمکو تمہاری جدامجد حضرت اسمعیل نی دعوت کی تہی یہہ سچ ہی بولا
تہا ہم سوال کرتی ہین کہ کیا ہم یہہ خیال کرسکتی ہین کہ وہ شخص جسنی ایسی بڑی اور
پائدار اصلاح اپنی ملک مین کی اور حقیر اور ذلیل بت پرستی کی جای جسمین اوسکے
اہل ملک سالہا سال سی مستغرق تہی خداتعالی واحد مطلق کی پرستش قایم کی اور جسنے
قتل اطفال معدوم کردیا اور قمار بازی اور شراب خواری کہ جو اصل اصول بدو ضعی
سی ہی بدروبہ گی کی ممانعت کی اور جس نی پہلی کی نسبت کم بی بیان کرنیکا حکم دیا
ہم پہر سوال کرتی ہین کہ کیا ہم ایسی بڑی مصلح مذہب کو صرف فریبی کہہ سکتی ہین
یا یہہ کہہ سکتی ہین کہ تمام اوسکا دور مکاری اور فریبازیکا زمانہ تہا (معاذ اللہ) نہین ہرگز نہین کہہ سکتے
یعنی آپکے نیت بخیر ہوگی اور ارادہ نیک اور یہی باعث ہوگا کہ جس نی آپکو اپنے
دعوی پر ہمیشہ مستقل رکہا اور کبہی آپسے کسی طرح کی خامی ظاہر نہین ہوئی اور کبہی
آپنے اپنی کسی بڑی دوست یا عزیز قریب سے ایسی بات نہین کہی کہ جو آپکے دعوی نبوت

کو

کو مضر ہو جیسی آپ نی حضرت خدیجہ الکبریٰ سی اپنی وحی کا مضمون بیان کیا اوس
وقت سی اوس دم تک کہ جب آپنی عایشہ صدیقہ کی گود مین وفات پائی آپ ہمیشہ
اپنی دعوی نبوت پر قایم رہی —— یقینی جو شخص پارسا اور صاف باطن ہو اور
اپنی خالق پر اعتماد کلی رکہتا ہو اور جس نی رسوم مذہب مین بہت بڑی اصلاح کی
ہو وہ شخص حقیقت مین ایک آلہ ہی جو خدا تعالی کی ہاتہہ مین ہی اور ممکن ہے
کہ ہم اوسی یہہ کہین کہ وہ خدا کیطرف سی رسول تہا اگرچہ آنحضرت خدا کی بالکل
کامل بندی نہین تہی اور فرمانبرداری تام سی اوسکی احکام بجا نلاتی تہی مگر اسمین
شک نہین کہ وہ بہی منجملہ اور صلحا کی تہی اور خدا تعالی کی وفادار بندون مین
سی تہی کسواسطی ہم یہہ یقین نکرین کہ آپ اپنی ملک اور زمانہ مین واعظ حق اور
صدق تہی اور اللہ تعالی نی آپکو اسواسطی بہیجا تہا کہ وہ اپنی ہم قومون کو خدا تعالی
کی وحدانیت اور پاکی سکہائین اور اونکی واسطی ایسی ملکی اور باہمی قانون
مقرر کرین جو اونکی واسطہ بہتر اور لایق ہون —— اسمین شک نہین کہ آنحضرت
کو اپنی رسالت کا خوب یقین تہا اور وہ یہہ جانتی تہی کہ مجکو خدا تعالی نی نبی
مقرر کیا ہی اور آپنی اپنی زمانہ نبوت مین اپنی ملک مین بہت اچہی اصلاح کی گو کہ
اوسمین کچہہ نقص نہین اور آپکا یقین نبوت کی بنیاد محض نہ تہا —— اگرچہ
لوگ آپس مین بہ طعن و تشنیع پیش آتی تہی اور آپکو بہت تکلیفین دیتی تہی لیکن آپ سی
بہی آپ نے دعوی نبوت ترک نکیا اور اہل عرب کو خدا تعالی کی وحدانیت اور حقیقت

تلقین فرماتی رہی اور اپنی ہم قوموں کی دہمکیون اور ایذا رسانیکی کچہہ پرواہ نکی ——
آپ جو مسائل وعظ فرماتی ہین وہ ایسی پر تہذیب اور مفید تہی کہ اہل عرب نے اونکی
مثل ابتک کبہی نہ سنی تہی —— نہ آپ کچہہ دنیوی حکومت چاہتی تہی اور نہ پادریانہ
فضیلت —— آپ صرف یہہ چاہتی تہی کہ میری ہم قوم مجہی وعظ و پند سی باز
رکہنی مین کوشش نکرین اور مجہی اجازت دین کہ مین لوگون کو وعظ و نصیحت
کرکی راہ راست پر لاؤن آپکی خواہش یہہ تہی کہ آدمی انصاف کیطرف راغب ہون
اور رحم کرنا سیکہین اور خدا تعالی کے فرمانبرداری کرین اور اوسکی سامنی عجز اور
انکسار کرین اور جیسی سب مذہبون مین لکہا ہی اوسیطرح آپنی فرمایا کہ قیامت
آئیگی اور مردی اوٹہین گے اور منصف اور ظالم دونون کا انصاف ہوگا ——
اب آنحضرت اور آپکی ذلیل معتقدین مین مقابلہ کرو دیکہو تیمور نے اصفہان مین کیا
کیا اور نادرشاہ نی دہلی مین اور اون کمبختون کو دیکہو آنحضرت کے مقابل مین جنہون
نی ہماری زمانہ مین کالوس اور سپرس اور کسنڈرا جزیرون کو ویران کردیا جب کوئی
بادشاہ اہل مشرق مین سی فتح مند ہوتا ہی اور کسی قلعہ مین داخل ہوتا ہی تو گویا اوس
کا یہہ داخل ہونا ایک قتل عام کا حکم ہے مسلح اور غیر مسلح اور گنہگار اور بی گنہہ سب قتل
ہوتی ہین آنحضرت صرف اپنی بدسلوکیونکا عوض لیتی تہی اور چند گنہگارونکی سوا سبکو
امن دیتی تہی اور ان مجرمون مین سی بہی اکثر لوگونکی خطا معاف کردیتی تہی اور آپنے
خانہ خدا کو بتون سی پاک کیا اور ان عمدہ لفظون سے جنکا ترجمہ یہہ ہے —— صدق آیا ہی

دروغگو

جانا رہنا چاہئی ۳۶۰ بت جو بیسد ہی کہڑی تہی ایک مصیر کی بعد توڑ ڈالی اور جب

آپ اپنا مطلب حاصل کرچکی تب آپ اپنی اوس فتح مند ہم نام کیطرح جو اس زمانہ

مین ہواہی اپنا تخت اپنی فتح کی ہوئی شہر مین قایم نکیا آپنے اپنا نام باقی رکہنی کیواسطے

یہان کوئی محل بنایا جو اس خانہ خدا کی برابر کہڑا ہوتا آپ پہر اوسی شہر کو چلی گئے جسمین انکے

باب دادا رہتی تہی اور جو آپکی قوم کا دار الحکومت اور آپکی مذہب کا درگاہ تہا اور

پہر آپ نی اپنی چہوٹی سی مکان مین جاکر رہنا شروع کردیا جو اون لوگونکی مکانون کے

پاس واقع تہا جنہون نی مصیبت کی زمانہ مین آپکا ساتہہ دیا تہا فقط

الزام دوم

اپنی اسلام کو شمشیر کے ذریعہ سی رواج دیا اس باعث سی لاکہون آدمیون کا

خون ہوا اور ہزارون برباد ہوگئی ہم بیان کرتی ہین کہ یہہ الزام قریب قریب سچ کی ہے

اور حقیقت مین بہت سی بت پرست اسبات پر ماری گئی کہ اونہون نی خدا تعالے

کی وحدانیت کا اقرار نہین کیا اسکا جواب یہہ ہی کہ جو کچہہ خدا تعالی نی ایکدفعہ حکم کردیا

وہ کسی زمانہ مین بی انصافانہ نہین خیال کیا جاسکتا اور چونکہ عیسائیون پر فرض ہے کہ وہ

یہہ تعین کرین کہ خدا نی بنی اسرائیل کو اہل کنعان کی قتل کا اونکی بت پرستی کی سبب سے

حکم دیا اور آفتاب اور ماہتاب کو ایک جگہہ قایم ہونیکا حکم دیا تاکہ حضرت یوشع

روشنی کی روشنی مین اپنی دشمنونکو قتل کرڈالین پس اسصورت مین تو اون کو اسبات

کا بہی اقرار کرنا چاہیئے کہ اگر آنحضرت نے بہی اپنا اسلام تلوار کی ذریعہ سے پہیلایا تو
اسمین کچہہ بے انصافی نہین کی کیونکہ اگر وہ اس بات کا اقرار نکرینگی تو گویا یہہ بات
کہنی پڑیگی کہ خدا تعالی کو بت پرستی اوس زمانہ مین زیادہ بری معلوم ہوتی تہی اور اب
اتنی بری نہین معلوم ہوتی اور آنحضرت کی زمانہ مین حضرت موسیٰ کی زمانہ کے
نسبت یا بنی اسرائیل کی بادشاہون کے نسبت جنکو اور جنکی تمام قوم کو خدا تعالی
نے صدق اس گناہ پر غارت کردیا خدا تعالی بت پرستی سے کم ناراض تہا یہہ بات
سچ ہے کہ آنحضرت نے بہت سی لڑائیان لڑی مگر آپکی سب لڑائیان حضرت موسیٰ کے
لڑائیون سے بالکل مختلف تہین کیونکہ آپکی لڑائیان اس مطلب کے واسطے نہ تہین کہ قوم
عرب کو بالکل نیست اور نابود کردین بلکہ اسواسطے تہین کہ تمام عرب کے قوم کو ایک
سلطنت مین شامل کرین اور اون سے بت پرستی چہٹوائین اور اونہین خدا تعالی
واحد مطلق اور خالق کے پرستش سکہائین —— آنحضرت کا قاعدہ تہا کہ جو لوگ
ایمان لے آتے تہے آپ اون سے بہت خلق سے پیش آتے تہے اور اونکی بہت خاطر داری
کرتے تہے البتہ منکرون کو آپ قتل کرڈالتے تہے مگر ہمیشہ آپنے عورتون اور لڑکون
اور بچون کو قتل سے بچایا ہے القصہ آپنے اپنے معتقدین کو بہت تاکید فرمائی ہے
کہ تم اون لوگون کو تکلیف تک نہ دینا جو قرآن شریف پر ایمان لے آئین بلکہ
اونکو بہائی سمجہنا برخلاف اسکے حضرت موسیٰ نے سب قومون کو قتل کرڈالتے تہے
اور نہ کسی پر کوئی شرط پیش کرتے تہے اور نہ کسیکے کوئی شرط مانتے تہے آنحضرت نے کبہی

ایسا

ایسا کام نہین کیا مگر ہان عیسائی بادشاہون نی ایسی حرکتین اکثر کی ہین خصوصًا
ہسپانیہ والون نی دیکہو جب اونہون نی پیرو اور میکسیکو فتح کیا تو اہل امریکہ پر کیسا ظلم
کیا — قرآن شریف مین ہم کہین یہہ نہین دیکھتی کہ خدا تعالی کی نسبت ایسی
حکم منسوب ہون جنکو انسان رحم اور انصاف کے خلاف گمان کری مگر توریت مین
منجملہ اور بہت احکام کی یہہ احکام بہی لکہی ہین — اور موسی نی کہا کہ خدا تعالی
کا حکم ہی کہ ہر ایک آدمی اپنی کمر مین تلوار باندہی اور دشمنونکی فوج مین جا دی اور ہر
ایک آدمی اور اوسکی بہائی اور ہر ایک آدمی اوسکی دوست اور ہر ایک آدمی اور
اوسکی ہمسائی[۲] کو قتل کری — حضرت یوشع نے تمام اور ملک اور تمام
بادشاہون کو قتل کر ڈالا اور کسی ذی روح کو بنی اسرائیل کے خدا کی حکم کی موافق
زندہ[۳] نچہوڑا حضرت سیموئیل نے ساؤل سی کہا جا اور عمالیک[۴] قوم کو قتل کر اور تمام چیزین
جو اون پاس ہین وہ سب غارت کر دی اور اون مین مرد چہوڑ نہ عورت اور
نہ دودہ پیتا بچہ چہوڑ اور نہ روٹی کہاتا اور نہ بیل چہوڑ نہ اونٹ نہ گدہا اور
نہ بہیڑ — لیکن اون لوگون کی شہرون مین سی جنہین خدا تعالی تیری
واسطی میراث بنایا ہی تو کسی ذی روح کو زندہ نہ چہوڑ — اور تو اپنی خدا
کی حکم کے موافق اونہین بالکل نیست اور نابود کر دی یعنی ہتّی[۵] قوم کو اور
اموری[۶] قوم کو اور کنعانی کو اور اہل حوّی[۸] کو اور یبوسی[۹] کو اسیطرح سی حضرت
عیسی نی جو بہاڑ کی نصیحت فرمائی تہی اوسمین اسطرح کی ظلمون کی اجازت کہان ہے

جو اونکی نام مبارک کی بہانہ سی لوگون پر پہونچی یہہ نصیحت سترپا رحم اور امن و محبت
سی بہری اب ہم پوچہتی ہین کہ یہہ ظلم کسکی طرف منسوب ہونی چاہئی جواب آسمان سے
یعنی شاہنشاہ قسطنطین کیطرف جسکو قسطنطین اعظم کہتی ہین وہ اس خطاب کا مستحق
نہ تہا حضرت عیسیٰؑ کے وفات کی بعد آپکے مقولون کی دو مختلف ترجمی ہوئی اور
انہیںن انجیل کا نام دیا گیا پہلی انجیل حواریون کے اعتماد پر جاری ہوئی اور دوسرے
قسطنطین کے ——— اس بادشاہ نی صرف اپنی ملک کو استحکام دینی کی لئی مذہب
عیسائی اختیار کیا تہا اور بڑا ایسا ظالم تہا کہ اسی لوگ بیشتر ثانی کہتی تہے اسکی ہان ایک
مشہور انجمن تہی جسکو ناشیا بانا^ ^ کہتی تہی اس مجلس نے پہلے پہل ۳۲۴ء مین حضرت
عیسیٰ کے خدائیکا مسئلہ نکالا سینٹ ہلیری جو چوتہی صدی مین ہوا ئی تیر ضلع کا بشپ
تہا اور اگلی زمانہ کی پادریون مین تہا وہ اون مذہبی تکرارون اور منافشونکو بہت ناپسند
کرتا تہا جسکی سبب سے ہزار ہا عیسائی ماری گئی اور اون لوگون سے ظلم ہوا جنہین آپسمین بہائی بنکر رہنا چاہئے
تہا اوسکی الفاظ یہہ ہین ——— کہ بڑی افسوس اور خوف کی بات ہی کہ جسقدر ہم لوگون مین
رائین ہین اوسیقدر مسئلی ہین اور جیسا جسکا میلان ہے ویسا ہی اوسکا مذہب ہے اور
جتنی ہم مین خطائین ہین اوتنی ہی ہماری کفر گوئی اور بی ادبی ہے کیونکہ ہم لوگ
مسئلے اپنی دل کے خواہش کے موافق بنالیتی ہین اور پہر اون مسئلونکو اوسی طرح بناوٹ سے
بیان کر دیتی ہین ہر ایک سال نہین بلکہ ہر مہینی ہم نئی مذہب ایجاد شدہ کنہون کے
بیان کرنی کی لئی نکال لیتی ہین ——— جو ہمنی کہا ہی اوس سے پشیمان ہوتی ہین اور

ف ٥ پہلی انجیل ... اور یوحنا
ف ٥ نقطہ ... باناسٹس ... مترجم

جو لوگ پشیمان ہوتی ہین ہم اونکی حمایت کرتی ہین اور ہم اون لوگونکو بد دعا دیتی ہین
جنکی ہم حمایت کرتی ہین اگر ہم اور لوگونکی مسلونپر چلتی ہین تو ہم اون مسلون کو
غلط بتاتی ہین اور اگر اور لوگ ہماری مسلون پر چلتی ہین تو ہم اونھین لغو سمجہتی
ہین اور اسیطرح آپس مین فساد کرکی ہمنی ایک دوسریکو برباد کردیا ہی —
قسطنطین نے نائیلی نائیشا کونسل مین اجلاس کرکے پادریون کو وہ اختیارات دی جنسے
یہہ نتیجی نکلی اور جنکا حال ذیل مین ہے انہین اختیات کی باعث سی تو صلیبی لڑائیان
مجنون عیسائیون اور بیگناہ ترکون مین ہوئین اور قریب دو سو برس کے
یہہ لڑائیان رہین اور کڑوڑون انسان ماری گئی انہین اختیارات کی باعث سنی
پیپ ینسنٹ غیر اصطباغی عیسائی قتل ہوئی اور ظلم مندرجہ ذیل ہوئی — راین دریا
سی لیسکر یورپ کے شمالی حدون تک لوتہر اور پوپ کے معتقدین قتل ہوی — ہنری ہشتم
اور اوسکی بیٹی مری نی لاکہون آدمی قتل کرائی — فرانس مین سنیٹ بارتہو لومیو
کی عرس کے دن ہزارون پروٹسٹنٹ عیسائی قتل ہوئی اور چالیس برس تک فرانس
اول کے زمانہ سی ہنری چہارم کی پارس مین داخل ہونی تک ہزارہا عیسائی
ماری گئے مجلس انکوزیشن یعنی محکمہ تحقیقات بدعات کی سبب سی ہزارہا
آدمی ماری گئی یہہ قتل اس سبب سی اور بہی زیادہ الزام کے لایق
ہین کہ تحقیقات کی بعد ہوتی تہے اور سرکار کیطرف سی اون کی اجازت
ہوتی تہی اور یہان ہم اور جگہون کا تذکرہ نہین کرتی مثلاً اسپین فرقون کا

اختلاف اور بیس برس تک پوپون کا پوپون سی اور بشپون کا بشپون سی بحث کرنا اور اونہی مذہبی تکرارون کی سبب سی زہر دینا اور قتل کرنا اور لوٹنا اور بارہ سی زیادہ پوپون کے بڑی بڑی دعوی کرنی بی شبہہ یہہ پوپ بے نوپاکیلی نیر ویاکلیمنٹ گمولا سی ہر قسم کی بدی اور شرارت مین زیادہ تہی اور سب مین آخر امر یہہ کہ نئی دنیا کی ایک کروڑ بیس لاکہہ باشندی صلیب کے تلی قتل ہوئی یقینی ہمین اسبات کا اقرار کرنا چاہئی کہ ایسی متواتر اور خوفناک مذہبی لڑائیان کبہی عیسائیون کی سوا اور کسی قوم مین نہین ہوئین جو چودہ صدیون تک قایم رہی ہون اور کبہی کسی قوم نی یہان تک کہ بت پرستون تک نے اپنی پر یہہ داغ نہین لگایا کہ اونکی ہاتہہ سے مذہبی تکرارون کی سبب سے خونکا ایک قطرہ بہی زمین پر گرا ہو —— جورڈ صاحب فرانسیسی کہتی ہین کہ ہمین سچ بولنی مین کچہہ باک نکرنا چاہئی سچ یہہ ہی کہ فرانس کی بادشاہون نی مسلمانون کی طریقہ سی مذہب عیسائی کی فرینیزا اور سیکسنز کی ملکون مین بناو ڈالی اور بعد ازان اوسی طریقہ سی اوسی شمالی ملکون مین پہیلایا یہی طریقہ یعنی زبردستی ویل ڈن ہیزا اور ایل بی جن سینز فرقونکی ساتہہ جنہون نے پوپون کی حکومت کا انکار کیا تہا برتا گیا اور نئی دنیا کی باشندونکی ساتہہ بہی یہی سلوک کیا گیا ان سب باتون سی یہہ صاف ظاہر ہی کہ ہمین آنحضرت پر یہہ الزام نہ لگانا چاہئی کہ آپ نی اپنا مذہب زبردستی سی پہیلایا یعنی اوس مذہب والون کو اونکی مذہب پرستی کی اجازت ندی کیونکہ آنحضرت یہہ دلیل کر سکتے ہین اور ہر ایک شخص

اپنی نفس کو اس بات کا حکم بنا سکتا ہی کہ اگر زبردستی فی نفسہ جائز نہین ہی تو
ہم اوسی کسی حال مین جائز نہین رکھتی آنحضرت یہہ بات بہی کہہ سکتی ہین کہ تمنی
تو چودہوین صدی سی حال کی زمانہ تک زبردستی کا استعمال کیا اور اوس پر
تم یہہ دعوی کرتی ہو کہ ہمنی کوئی ایسا کام نہین کیا جو تعریض کی قابل نہو اس
واسطی تمہین اقرار کرنا چاہی کہ زبردستی فی نفسہ بری نہین ہے اور اگر مین نی اپنی
رسالت کی پہلی زمانہ مین زبردستی کا استعمال کیا تو بیجا بات کیونکہ یہہ دعوے
بیہودہ ہی کہ جو کام پہلی صدی مین برا ہو وہ چوتہی مین اچہا ہو جائی یا جو چیز چوتہی
صدی مین اچہی ہو وہ پہلی مین بری ہو جائی اگر خدا چوتہی صدی مین نئی قانون
بناتا تو یہہ دعوی بیجا ہوتا مسلمانونکی مذہب مین یہہ لکہا ہی کہ تم اور مذہبون کو زبردستی سے
غارت کردو لیکن اوس پر بہی وہ یہہ بات نہین کرتی اور سالہا سال تک اونہون نے
اور مذہبون کو اپنی ملک مین رہنی دیا عیسائیون کو صرف وعظ اور پند کا حکم ہے
لیکن سینکڑون برس سے وہ تلوار اور آگ سی غیر مذہب والونکو غارت کرتی آئی ہین
مسلمانون کا عیسائیونکی مقابل مین بی تعصب ہونا گبن صاحب مشہور مورخ نی
اسطرح لکہا ہی صاحب موصوف کی فقرہ کا ترجمہ یہہ ہی مسلمانونکی لڑائیون پر آنحضرت نے
تقدس کا فتوی دیا تہا مگر آنحضرت کی خلفائی آپکی احادیث اور عادات سی ایسے
باتین اخذ کین کہ جن سی اور مذہبون مین دست اندازی کرنا کچہہ ضروری نہ ثابت
ہوتا تہا اور اسی سبب سے اور مذہب والون کا کچہہ مسلمانون سی جنگ وجوی اوس

اور مقابلہ نکرنا پڑا ملک عرب انحضرت کی خدا کا وراثت اور درگاہ تہا لہذا انحضرت نے
کرۂ زمین کی اور قومون کو اسقدر عزیز نہین جانا اور اونکی باب مین بہت مداخلت
نہین چاہے اسلام مین درست ہے کہ جو مشرک اور بت پرست ہو اور انحضرت کی نام سے
واقف نہو وہ قتل ہو سکتا ہی مگر اپنی عقلمندی سے انصاف کو فرض کردیا ہی اور اسی سببسے
ہندوستان کی مسلمان فتح کرنیوالون نی چند تعصب کے حرکات کے بعد اوس آباد اور بڑے
ملک کی تمام مندر وغیرہ باقی رکہی —— حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت
عیسی علیہما السلام کی امت کو اسلام کی دعوت کی گئی اور اون سی یہہ درخواست کیگئی
کہ انحضرت کے وحی تمہاری نبیون کی وحی سی کامل تر ہے تم اسکو قبول کرلو لیکن اگر تم
اوسط درجہ کی جزیہ دینیکو ترجیح دو تو تمہین اپنے مذہب کا اختیار ہی ایک لڑائیکا ذکر
ہی کہ وہان بہت سی قیدی مسلمانونکی ہاتہہ آئی اور اونہون نی اونہین قتل کا حکم دیا
مگر جب قیدیون نے اسلام قبول کیا تو سب رہا کئی گئے اور عورتون نی بہی اپنی آقاؤنکا
مذہب اختیار کرلیا اور بچون کو بہی اسلام تعلیم کیا گیا اسطرح سے ساری قوم صدق
دل سی ایمان لے آئی ضرور ہی کہ لاکہون اہل ایشیہ اور افریقیہ جو مسلمان عربونکی فوج مین
شامل ہین اونہون رغبت سی خدا کی وحدانیت اور انحضرت کی نبوت کا اقرار کیا
ہوگا زبردستی سی نہین کیا ہوگا خواہ رعیت ہو خواہ غلام خواہ قیدی ہو خواہ گنہگار
جہان اوسنی کلمہ پڑہا اور ختنہ کرایا وہین وہ فتح کرنیوالی مسلم کا برابر دوست بنگیا اوسکے سب اگلے
گناہ کا کفارہ ہوگیا اور ہر طرح کی فرمان برداری اوسکی ذمہ سی ساقط ہوگئی اور وہ جو اوسکے

قسم ثالثہ

قسم تہی کہ تمام عمر مین تجرد ایسی بسر کرونگا وہ قسم اوسکی ذمہ سی جاتی رہی اور وہ جو اوسکی ذات مین لیاقتین تہین اور جنکی اظہار کا تہا عبادت خانہ مین موقع نہ تہا اون کے اظہار کا وقت آگیا اور ہر ایک آدمی اپنی لیاقت اور ہمت کے موافق اپنی رتبہ کو پہونچ گیا یہہ جو گبن صاحب نے آنحضرت کے بی تعصب ہونیکا حال بیان کیا ہی اسبات کی ثبوت کیواسطی ہم ذیل مین آنحضرت کا فرمان درج کرتی ہین یہہ فرمان ہمنی ریچرڈ پوکوک صاحب مینہہ کی بشپ کی کتاب موسوم بذکر مشرقی وغیرہ سی نقل کیا ہی یہہ کتاب ۱۷۴۳ع مین چہپی تہی اور اوسکی اول جلد کی دوسو اٹہہ صفحہ مین یہہ فرمان مندرج ہی چونکہ صاحب تقوی اور دیانت اور علم مین مشہور ہین اس سے صاف ظاہر ہی کہ اس فرمان مین ہے انہون نی کچہہ تصرف نکیا ہوگا اور وہ فرمان یہہ ہی

فرمان محمدی جو کہ آپنی کوہ سیناہ کی راہبون اور تمام عیسائیون کو عنایت فرمایا — خدا تعالی بزرگ ہے اور حاکم اوسنی تمام نبی بہیجی ہین اور کبہی اوسنی ناانصافی نہین کی — وہ نعمتین جو الله تعالی نی آدمیون کو عطا کی ہین محمد ابن عبد الله رسول خدا جو حامی ہے دینا کے اون کی ذریعہ سی یہہ سند اپنی ہم قومون اور امت کے نام لکہدی ہے یہہ قوم عیسائی اور نصرانی کی ساتہہ بہت پختہ اقرار ہی اور ہم مین سی ہر فرد بشر کی ساتہہ وفا کیا جائیگا خواہ عیسائی ہو خواہ ذلیل اور خواہ وہ معزز ہو اور خواہ ذلیل (۱) پہر قوم مین سے جو کوئی میری اقرار اور قسم کو جو اس عہد نامہ مین لکہی ہی توڑیگا اوسنی خدا کا اقرار توڑا اور قسم کی خلاف کیا اور مذہب سے پہر گیا کیونکہ وہ لعنت کا مستحق ہوا یہہ حکم سب کیواسطی عام ہے

خواہ بادشاہ خواہ غریب خواہ کوئی ہو ——— (۲) جب کبھی کوئی راہب سفر
کرتی کرتی کسی پہاڑ یا پہاڑی یا گانؤن یا اور آبادجگہہ یا سمندر یا صحرا یا کسی عبادتخانہ
گرجے یا مہمان سرا مین آکر ٹھہری گا تو مین جان و دل سی اوسکی اور اوسکی اسباب کی
محافظت کرون گا اور ہر طرح کی اوسکو مدد دونگا اور میری ہم قوم بھی اوسکی مدد
کرینگی کیونکہ وہ بھی میری ہی قوم سی ہوگا اور میری عزت کا باعث ہوگا (۳)
علاوہ اسکی مین تمام عمال کو حکم دیتا ہون کہ وہ راہبون سی محصول نہ لین اور
اون پر اسباب مین زبردستی نکرین (۴) کوئی راہبون کی حکام وغیرہ کو تبدیل
کا حکم ندیگا بلکہ وہ اپنی عہدون پر ہمیشہ قایم رہینگی (۵) جب راہب سفر
کرتی ہون تو کوئی اونہین راستہ مین تکلیف ندی (۶) جتنی گرجی اونکی قبضہ
مین ہین کوئی اون گرجون کو اون سی نہ چھینی (۷) جو کوئی ان حکمون مین سی کسی
حکم کو بھی منسوخ کریگا اوسی خوب جان لینا چاہیی کہ اوس نی خدا کی قانون کو منسوخ
کیا (۸) راہبون کی حاکمون اور معتقدون اور نوکرون اور متعلقون سی جزیہ
نہ لیا جائیگا کوئی اونہین اسباب مین نہ ستائی کیونکہ وہ کہین کیون نہون خواہ
سمندر مین ہون خواہ زمین پر خواہ مشرق مین ہون خواہ مغرب مین خواہ شمال
مین ہون خواہ جنوب مین ہین اونکا محافظ ہون کیونکہ وہ اور تمام اونکا مال
اس میرے قسم و عہد و عہد اور فرمان مین شامل ہی (۹) مسلمانون کو چاہئی کہ جو
راہب اس سی تنہا پہاڑون پر رہتی ہین اون سی نہ جزیہ لین نہ عشر اور نہ

جواونکی

جو اون کے پاس مال ہی اوس سی حصہ لین کیونکہ یہہ لوک صرف اپنی بسر اوقات
کیواسطہ محنت کرتی ہین ـــــ (١٠) جب ارزانی ہو اور فصل تیار ہو جائے
تو وہان کی باشندون کو ضرور ہی کہ وہ ہر ایک بستی میں سے ان لوگون کو کچھ
دین (١١) مسلمان لڑائی کی زمانہ مین بہی ان لوگون کو انکی مکانون مین سے
باہر نہ نکالین اور نہ انہین زبردستی لڑائین اور نہ انسی جزیہ طلب کرین ـــــ یہہ
گیارہ فقری صرف راہبون سی متعلق ہین اور آینده کی سات فقری عام
عیسائیونکی واسطی لکہی گئی ہین (١٢) جو عیسائی کہ اہل اسلام کی عملداری مین
رہتی ہین اور اپنی تجارت اور دولت کی سبب سے جزیہ دینی کی لایق ہین اونہین
آدمی بارہ درہم سی زیادہ نہین دینا پڑیگا (١٣) اوس نی خدا کی حکم کی موافق
اس جزیہ کی سوا اور کچہہ نہ لیا جائیگا اور وہ حکم یہہ ہی ـــــ جو لوگ خدا کی کتابون
کی عظمت کرتی ہین اونکو تکلیف نہ دو بلکہ بہت نرمی سی اونہین اپنی تحفہ دو
اور اون سی گفتگو کرو اور اگر کوئی اونہین ستائی تو منع کرو ـــــ (١٤)
اگر کوئی عیسائی عورت کسی مسلمان سی نکاح کری تو مسلمان کو چاہئی کہ اوس کے
امور مذہب مین دست انداز نہو اور اوسی گرجی جانی اور نماز پڑہنی سی باز نرکہی
(١٥) کوئی مسلمان عیسائیون کو انکی گرجونکی مرمت کرنیکی ممانعت نکری
(١٦) جو کوئی اس عہد نامہ کی برخلاف کام کریگا یا اسکی کسی برخلاف بات کو
یقین کریگا وہ گویا حقیقت مین خدا اور اوس کی نبی سی پہر گیا کیونکہ

یہہ میرا عہد اونکی حفاظت پر مبنی ہے (۱۷) کوئی مسلمان ان عیسائیون سے جنگ ۵۱
نکرے بلکہ برخلاف اسکے اگر کوئی انسے لڑے تو ہو سکی حمایت کرین (۱۸) اس فرمانمین
مین حکم دیتا ہون کہ میری قوم مین سے کوئی قیامت تک اس وعدہ کے خلاف کوئی کام
نکرے

فہرست گواہان

علی ابن ابی طالب عمر ابن عدوے ۵۲
زبیر ابن العوام سعید ابن معاذ — ابو بکر ابن قحافہ عثمان ابن عفان ابی طلق
ابن مسعود فضل ابن عباس طلحا ابن خنظلہ طلق ابن عمر — بقلم سردار قایم مقام
علی ابن ابو طالب مزین بدستخط و نشانی رسول کریم سلام اللہ علیہ در مسجد نبوے
مورخہ ۳ محرم سنہ ۲ ہجری مین جرأت کرتا ہون کہ اس باب مین جو دلایل اور
حالات لکھے گئے ہین اونسے ہر ایک منصف آدمی کو یقین ہو جائیگا کہ دوسرا الزام
آنحضرت کے نسبت بالکل بے بنیاد اور دروغ ہے فقط

الزام سوم

قرآن شریف مین جنت کا ایسا بیان ہے کہ جسکی دنیوی عیاشی مشابہ ہے — آنحضرت
کی نسبت تیسرا الزام یہہ ہے کہ آپنے ایمان لانیوالون اور اپنی پیروان شرع محمدی سے
بہشت کے ایسی نعمتوں کا وعدہ کیا ہے جو دنیا کی عیاشی کے مشابہ ہین مگر ذرا فکر کرنیسے یہہ بات
معلوم ہو جائیگی کہ جسقدر عیسائی اس امر کو بیہودہ خیال کرتے ہین اسقدر یہہ بیہودہ نہین ہے ۵۳
دیکھو ہمارے ہان لکھا ہے کہ ہماری جسم قیامت کے دن ایسی خوبصورت ہو جائینگے کہ اونکا حسن
وہم و خیال سے باہر ہے اور ہماری قوتین اور حواس اسقدر تیز ہو جائینگے کہ اونہین نہایت

آنحضرت نے بیب قرآن کے خود اپنی عمل سے سفارش کے اور اونکی حفاظت کا حکم دیا اس حکمنامہ کو خلیفہ سوم عمر رضی اللہ عنہ نے منظور کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زمانہ مین اونکے تعمیل ہوتی رہی [illegible] تہ لکھتے تھے غالباً اصلی فرمان [illegible]

سعد ابن عبادہ [illegible] ابن عبید

درجہ کی خوشیان ہر ہر حواس کے لایق حاصل ہونگی کیونکہ اگر ہم ان قوتون اور حواسون
سی اونکی کام چہڑوادین اور وہ چیزین اونسی لے لین جو اونہین خوش کرتی ہین تو ہمین
ناچار یہی فرض کرنا نہین پڑیگا کہ یہہ طاقتین اور حواس ہمین بی فایدہ عطا ہوئی ہین
بلکہ یہہ بہی ماننا پڑیگا کہ یہہ ہمین ہمیشہ کی ناامیدی اور تکلیف دینیکی لئے ملی ہین کیونکہ
حقیقت مین ہم یہہ فرض کرین کہ اجسام اور روحین ہمین پہر ملین گے اور اگر ہمین سارے
کمال کے لایق بدن ملین گے نور روحین بہی ضرور ملین گے تو اوسکی دلیل نہاین معلوم ہوتی
کہ کیونکر ایسی چیزین ہمکو نہ ملین گے جس سے قوای انسانی اور حواس کو علاقہ ہی اور جنکی
چکہنی اور دیکہنی سے حواسون اور قوتون کو خوشی ہوتی ہے کیا ایسی خوشیان حاصل کرنے
مین کسی طرح کا گناہ یا شرم یا ذلت بہی عاید ہو سکتی ہے اور اگر اوس خوشی کا حال پوچہو
جسکی باب مین خاص حفاظت کرنیکی بہت تاکیدی یعنی مباشرت اب ہم پوچہتی ہین
کہ کیا اللہ تعالی نی اس خوشی حاصل کرنیکی طاقت وہ نہایت کامل [51] بندون کو نہین
عطا فرمائی تہی اور چونکہ اللہ تعالی نی اونکی واسطی ہر ایک سامان مہیا کیا تہا اور اونہین
ایسی اسباب دئی تہی کہ جنسی وہ بعیش و عشرت بسر کرین لہذا اونکو اوسنی یہہ طاقت دئی
کہ وہ نسل انسانی کو ترقی دین — یہہ سچ ہی کہ آنحضرت نی قران شریف مین یہہ
وعدہ کیا ہی کہ مومنونکو عورتین ملین گے اور بہت عمدہ عمدہ باغ ملین گے اور اور طرحکی
نعمتین عطا ہونگی لیکن یہہ غلط ہی کہ آنحضرت نی صرف انہین چیزون کو جنت کے
بہشتی ہی نعمت کہا ہو کیونکہ جس طرح روحکو جسم پر فضیلت ہی اسیطرح آپنے جسم کے

واسطی اوسکی لایق نعمتین تجویز کین اور اوسکی وجہ یہہ ہی کہ اوس زمانہ مین اہل عرب
نہایت درجہ کی جاہل تہی اور وہ سوای کہانی اور پینی اور عیاشی کی کسی اور چیز کو
نعمت نہ سمجھتی تہی اسواسطی آپنی اسطرحکی نعمتین بیان کین کہ جنکی لالچ سی اہل عرب
بہت جلدی خدایتعالی واحد مطلق کی عبادت کیطرف راغب ہوجائین چنانچہ یہہ
امر اکثر حدیث سے ثابت ہی لیکن آنحضرت نی روح کیواسطی اوسکی لایق نعمتین تجویز کے
ہین وہ نعمتین یہہ ہین خدا کا دیدار جو سب نعمتون پر فایق ہوگا اور جو خوشی کو
کمال بخشیگا اور جنت کی تمام خوشیان فراموش کرادیگا اور اور جنت کی خوشیان
تو مویشی وغیرہ کو بہی ہونگی ادنی سی ادنی باشندہ بہی اللہ تعالی کی باغ اور حورین
اور سامان اور غلمان ہزار برسکی راہ تک پہیلی ہوئی دیکہیگا مگر اعلی رتبہ کا وہ شخص
ہوگا جسی ہر صبح کو خدایتعالی کا دیدار نصیب ہوگا لہذا یہہ غلط ہی کہ مسلمانون کے
جنت ہین صرف کہانی پینی اور جسمانی عیش سے نعمتین ہونگی اور کسی قسم کی نہین
ہونیگی اور یہہ بہی غلط ہی کہ اہل اسلام اونہین صرف جسمانی ہی نعمتین یقین کرتی ہین بلکہ
برخلاف اسکی اکثر مسلمان یہہ کہتی ہین کہ یہہ نعمتین ہماری سمجہانی کیلئے اسیطرح بیان
کی گئین ہین اون سی مراد روحانی نعمتین ہین چنانچہ اسیطرح علمای عیسائی بیان
کرتی ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی غزل صرف سہاگ ہی نہین ہی بلکہ
اوس سے حضرت عیسی کی محبت اونکی امت کی ساتہہ مراد ہی ——— ہانڈ صاحب
اپنی کتاب موسوم بہ نوٹ ایڈ ای پو کے ٹر کار ڈرک کی اکیسوین صفحہ مین لکہتی ہین

سیکنڈ جولس کی الہام کی کتاب ... یہہ بہی کہا کہ اکثر علمای مذہب کی اصحاب ... صاحب کی کتاب موسوم بہ مفتاح الاسفار جلد ایک صفحہ ... کا حاشیہ ۱۲ مولف

کہ یہہ

کہ یہہ جو جنت کی جسمانی نعمتون کا بیان ہی سا اونہین اکثر عقلمند مسلمان خیال کرتی
ہین کہ وہ استعارون مین بیان ہی اور وہ نعمتین اسطرح اسواسطی بیان کی گئی ہین
کہ آدمی کی سمجھہ مین آسکین چنانچہ اسطرح انجیل مین بہی انسانکی سمجہانیکو واسطی
کتنی ہی چیزین اس طرز تقفیہ پر بیان کی گئی ہین مرکوکی سفیر کو مینی ایک باغ کی تعریف
لکہی اور یہہ لکہا کہ وہ جنت کی باغ کی مانند ہی اوس نی اوسکی جواب مین مجہی لکہا کہ
جنت ایسی جگہہ ہی کہ اوس سی کوئی چیز دنیا مین مشابہ نہین ہوسکتی اور نہ آنکہون نی
اوسی دیکہا ہی اور نہ کانون نی اوسکا ذکر سنا اور نہ کہین اوسکی شکل کا خیال آدمی
کی دلمین آیا اسکی بعد ہم ہربی لوٹ صاحب کی صداقت لکہتی ہین صاحب موصوف
اپنی کتاب موسومہ بہ بیلیو تہیکا اورینٹلیس مین لکہتی ہین کہ مسلمانونکی نزدیک
سب مین بڑی خدا کی نعمت خدا تعالی کا دیدار ہی اور جسکو یہہ نور حاصل ہوا وہ کہین
کیون نہو اوسکی نزدیک وہی مقام جنت ہی اور صاحب مذکور کی الفاظ یہہ ہین کہ
اکثر عیسائی جو اہل اسلام سی مناظرہ کیا کرتی ہین وہ یہہ لکہتی ہین کہ مسلمانونکی نزدیک
جنت مین جسمانی خوشیونکی سوا اور کسی قسم کی خوشیان نہین ہین مگر یہہ اونکا الزام
غلط ہی —— ہماری بیان گذشتہ سی صاف یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ آنحضرت کی مذہب
مین اسقدر جسمانی نعمتون کا ذکر نہین ہے جسقدر لوگ اوسپر الزام لگاتی ہین اس مین
شک نہین ہی کہ اگر عیسائی مذہب کی لحاظ سی اسلام کو دیکہین اور اوسکی ماہیت کو غور
کرین تو اہل مشرق کی بعض رسمین اہل یورپ کی نکتہ چینون کی نزدیک عیب اور بد بیان نظر آئینگی

لیکن اگر ہم ذرا زیادہ کہنی کو کام مین لائین تو بے شک اہل اسلام کو اسقدر الزام
نہ دین گے ہمین سرزمین اور وہانکی آب و ہوا کا بہی لحاظ کرنا چاہئی اور یہہ بہی خیال کرنا
چاہئی کہ اوس قوم کی عادتین کیا تہین ـــ جو لوگ یہہ کہتی ہین کہ آنحضرت نے جو جنت
مین جسمانی عیشونکا ذکر لکہا ہی یہہ گویا اونکی خصلت کا عکس ہے یعنی وہ جسمانی عیش کو
بہت پسند کرتی تہی اور آپ (معاذ اللہ) فریبی اور عیاش تہی اگر اونہون نے قصدا
نا انصافی نہین کی تو اسمین بے شک نہین ہی کہ اونہون نے بڑی غلطی کی ہی کیونکہ آپ
اسکی برخلاف محنت کش اور غریب اور بی سر و سامان آدمی تہی اور اون چیزونکی کچہ
پروا نہ کرتی تہی جنکی لیئی لوگ محنت کرتی ہین

الزام چہارم

یہ کہ ایک سی زیادہ نکاح کا حکم دیکر بدرویگی کو جائز کردیا ـــ مشرق مین بہت سی
نکاح کرنیکی رسم حضرت ابراہیم کیوقت سی چلی آتی تہی اور یہہ بات انجیل کے
بہت سی فقرونسی ثابت ہی کہ یہہ رسم اوس ملک کی زمانہ مین بہی بری نہ خیال کیجاتی تہی
ہم ان فقرون کو ضرور اس بابمین نقل کرینگے ـــ پلوٹارک صاحب لکہتی ہین کہ
قدیم اہل یونان کے ہان بہت سی نکاح کرنی جائز تہی مگر شرط یہہ تہی کہ اگر سپاہی جوان
ہون اور ایک جگہہ سی کہین اور بہیجی جائین تب وہ نکاح کرین افلاطون اور یوری پڈیز
پای دیگر حکیمون نے بہی ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی جواز مین کتابین لکہین ـــ قدیم اہل روما
حد سی زیادہ مہذب تہی اگرچہ اونکو ایک سی زیادہ شادی کرنیکی ممانعت نہ تہی لیکن اونہون
نی کبہی زیادہ شادیان نہین کین کہتی ہین اول مارک اینٹونی اس رسم کو شروع کیا اور بیبیان کے

تہین اوس زمانہ سی اکثر اہل روما تہی اوڈوشی سیشن اور اونورسیس اور ارگدیس بادشاہون
کی زمانہ تک ایک سی زیادہ شادیان کرتی رہی لیکن آرگیڈیس نے پہلی ہے پہل سنہ ۳۹۲ع
مین اس امر کی ممانعت کا قانون جاری کیا تہا بعدازان ارکیدی اس ویلن ٹینین
بادشاہ نی منادی کرائی کہ میری رعیت مین سی جسکا جی چاہی جتنی بی بیان کری کچہہ
ممانعت نہین ہے اور اوس زمانہ کی مذہبی تاریخ سی بہی یہہ بات ثابت نہین کہ کسی پادری نے
اس حکم پر اعتراز کیا ہو وین ٹینی انیس کون سٹن ٹس ابن قسطنطین اعظم کی بہت
سی بیبیان تہین کلوتہیر بادشاہ فرانس اور ہنری برٹس اور ہی بیری کس اوسکی دونون
بیٹی ان سب کی ہان ایک سی زیادہ بیبیان تہین ان بادشاہون کی علاوہ سینٹ ارس
جین مس لکہتا ہی کہ پی پن اور شارلی من کے ہان بہی بہت سے بیبیان تہین ماسوای اسکے
اشخاص مندرجہ ذیل کے ہان بہی اس سی زیادہ بیبیان تہین لوتہیر اور اوسکا بیٹا آرنولف شہنشاہ
جرمن سنہ ۸۸۸ع فریڈرک باربروسا اور شارلی منکا ایک بیٹا اور فلپ تہی اوڈی ڈنس بادشاہ فرانس
اور فرنگ کی متقدمین بادشاہون مین جنہون نے کئی کئی جوروان ایک ہی زمانہ مین رکہین اوتہہ
بادشاہ تہی گون ٹران گاری برٹ سجی برٹ ۔ چل برک ۔ گون ٹرین کے حرم سرا مین تین
وفی ایندا ۔ مرکٹر ود ۔ اوسٹری جلدیر جلدی بی بیان تہین اور وہ کہتا تہا کہ یہہ میری شرعی بیبیان
ہین او کیبری برٹ کی ہان مر فلی ڈا ۔ مارکو فسا تہیو ڈو جلڈ الی بیان تہین ڈمی نیل صاحب پادری خود
مقر ہین کہ فرانس کے بادشاہ بہت سے بیبیان کیا کرتی تہی اور اونکو استبا کا بہی انکار نہین ہے کہ
ڈیگو برٹ اول کی تین بیبیان تہین اور پادری صاحب موصوف کو یہہ بہی اقرار ہے کہ

تہوڈو بیرٹ نی ڈٹری سی اوس حال مین شادی کی کہ جب اوس کا خاوند موجود
تہا اور جب اوسکی ہان فری جلدی اسکی بی بی موجود تہی اور صاحب موصوف یہہ بہی
لکہتی ہین کہ تہیوڈو ویرٹ نی اپنی چچا کلوتیر کی نقل کے جسنی کہ بوڈو مر بیوا سی تین جورو سی
ہوتی نکاح کیا تہا ——— سو صاحب جغرافیہ مدنی کی علم سی ایک سی زیادہ بی بیان
مجتمع کرنیکی دلیل کو لکہتی ہین کہ گرم ملکون مین عورتین آٹہہ یا نو یا دس برس کی عمر مین
شادیکی لایق ہوجاتی ہین بس اونکی شادی اور بچے بین دونو ہم زمانہ ہوتی ہین اور وہ
بیس برس کی عمر مین بڈہی ہوجاتی ہین لہذا حسن کی زمانہ مین وہ نہین عقل نہین
ہوتی جبتک اون کا حسن یہہ چاہتا ہی کہ اپنی حکمرانی کرون عدم موجودگی عقل
اوسکی مانع ہی ہوتی اور جب عقل آجاتی ہی تو حسن نہین رہتا لہذا ناچار یہہ عورتین
آزاد نہین ہوسکتین کیونکہ بہڑاپی مین عقل اونہین وہ حکومت نہین دلواسکتی
جو جوانی اور حسن دونون حاصل کرین اسواسطی ان ملکون مین جہان ایک سی زیادہ
نکاح کی ممانعت نہین ہے یہہ بات کچہہ تعجب کی نہین ہی کہ لوگ ایک سی زیادہ عورتین
جمع کرتی ہین اور ایک کو چہوڑتی ہین اور دوسری کرتی ہین اور سب سے نکاح جائز
سمجہتی ہین ——— اور معتدل ملکون مین جہان عورتون کا حسن دیرپا ہی اور
جہان عورتین بڑی عمر مین بالغہ ہوتی ہین اور بچے جنتی ہین اور اونکی خاوندونکا
بڑہاپا بہی اونکی بڑہاپی کی ساتہہ آتا ہی اور چونکہ اونہین اپنی شادی کیوقت
عقل و علم زیادہ ہوتا ہی اگرچہ وہ علم صرف اون کی کبرسنی کی سبب سے کیون نہو اس

سبب سی مرد و عورت مین ایک قسم کی مساوات ہو جاتی ہی اور یہی سبب
ہی کہ وہان ایک نکاح کرنیکا دستور ہوگیا ہی خدا تعالی نی مردون کو عقل اور
طاقت جسمانی سی عورتون پر فوق دیا ہی اور انہین دونون عقل و طاقت کی
سوا اور کوئی فضیلت نہین دی الله تعالی نی عورتون کو حسن عطا کیا ہی اور
یہہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ جب اونکا حسن جاتا رہی تو اونکا اختیار بہی مردون
پر سی جاتا رہی لیکن گرم ولایتون مین حسن صرف شروع جوانی مین ہوتا ہی اور
جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہی حسن مین کمی ہوتی جاتی ہی — لہذا یہہ
قانون کہ آدمی کو ایک جورو کرنی چاہی خاصیت ملک کے لحاظ سی صرف یورپ کے
واسطی مناسب ہے ایشیہ کیواسطی مناسب نہین ہی یہی دلیل ہی کہ اسلام ایسے
آسانی سی ایشیہ مین پہیل گیا اور یورپ مین ایسی مشکل سی پہیلا یہی دلیل ہی کہ
مذہب عیسائی یورپ مین پایا جاتا ہی اور ایشیہ سی معدوم ہوگیا اور آخر
الامر یہی دلیل ہی کہ اہل اسلام کی چلن مین اسقدر ترقی پائی جاتی ہی اور عیسائیون
مین اس قدر کم — سیزر کی بیان سی معلوم ہوتا ہی کہ قدیم زمانہ مین ہماری باپ
دادا کی ہان یہہ رسم تہی کہ دس بارہ آدمیون مین ایک جورو ہوتی تہی —
جب سن کیتہلک پادری انگلستان کے قدیم باشندون مین آئی تو اونہون نے
تجرد کی نہایت تعریف کی اور یہہ تعلیم کیا کہ بیوہ سی نکاح کرنا گویا دو جوروان
کرنی ہین اور پادریون کی نزدیک گناہ ہی آخر کار ہم لوگ — اہل جرمن کیطرح

ایک جورو کرنی لگی (دی سی لش صاحب کی کتاب موسوم بہ ڈی ہوری بس جرمن فورم دیکھو
اب اگر ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی جواز کی باب مین کوئی پوچھی تو انجیل کے مندرجہ ذیل فقرے ۲۱
دیکھنے سے معلوم ہو جایگا کہ ایک سی زیادہ نکاحون کو صرف خدا تعالی پسند نہین کرتا بلکہ ۲۲
برکت دینی کا وعدہ کرتا ہی اور فقرات مذکور الصدر یہہ ہین کتاب پیدایش باب تیس
صفحہ درس ۲۲ — ایک زوئش باب ۲ صفحہ درس ۱۱ — ڈیو دور کسانی باب ۱ ۲۳
صفحہ درس ۱ — اشیویل باب ایک صفحہ درس ۱ اور ۲ و ۱۱ مینئل اشموئل باب ۲ ۲۴
صفحہ درس ۲۱ و ۳۴ سے ۲ اشموئل باب ۱۲ صفحہ درس ۸ — ۲ اشموئل باب ۵ صفحہ درس
۱۳ — باب ۸ صفحہ درس ۳۳ — باب ۱۰ صفحہ درس ۴ — تجبر باب ۱۲ صفحہ درس ۹ و ۱۴ ۵
حضرت ابراہیم اور حضرت حاجرہ کی بیان مین سینٹہہ گیری سوس ٹم صاحب لکہتی مین
کہ یہہ چیزین اوس زمانہ مین منع نہ تہین اسی طرح سی سینٹہہ اگس ٹین صاحب
لکہتی ہین کہ ایک سی زیادہ نکاح کرنی کے رسم کچہہ الزام کی لایق نہ تہی بلکہ
اوس زمانہ مین فرض تہی اور اب عیاشی ہے اوس زمانہ مین زیادہ نکاح
کرنی کی ممانعت اسواسطی نہ تہی کہ اللہ تعالی کو انسان کی نسل کے ترقی منظور
تہی ۱۵۳۶ء مین یونی تس صاحب جرمنی کی پادری نی پوپ گرگری سے
مسئلہ پوچہا کہ آدمی کو کس حالت مین دو بیبیان کرنے جائز ہین ۲ تو اوس نے
یہہ جواب دیا اگر جورو کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ خاوند اوس سے مباشرت
نکر سکے تو اوس صورت مین خاوند کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے لیکن اس شرط پہ

کرو لیس صاحب کی کتاب موسوم بہ ڈی نودر جلد اول حاشیہ صفحہ ۲۰۰ ۶۸ دیکھو ۱۲ مولف

کہ ہمارا جورو کی ہر طرح خبر گیری کرتا رہے — عیسائیون نی خود بہت سی کتابین بہت سے
بی بیان مجتمع کرنیکی جواز مین لکہی ہین برنارڈو - اوکینس جو فرقہ کپی چن کے جنرل
تہی سولہوین صدی کی وسط مین اس رسم کی اچہا ہونی مین ایک کتاب لکہی ہے اور اسی
زمانہ مین ایک اور شخص نے بہی اسی مضمون پر جواب مضمون لکہا ہی اس جواب
مضمون کی لکہنی والی کا اصلی نام لائی سپرس تہا مگر اوس نے اپنی جواب مضمون کا تخلص
تہی اوفیلس الیتہونیس اختیار کر لیا تہا — سیلڈن صاحب اپنی کتاب موسوم یوکزر ہیبرائکا مین
ثابت کرتی ہین کہ بہت سے بیبیان مجتمع کرنی صرف یہودیون ہی مین جائز نہین بلکہ تمام
قومون مین بہی جائز تہین — مگر سب مین بڑا مشہور آدمی جو ایک سی زیادہ عورتین جمع
کرنیکی رسم کی حمایت کرتا ہی جان ملٹن تہا اس شخص نے اپنی کتاب موسوم بہ جواب مضمون در باب
مذہب عیسائی مین اس امر کی ثبوت مین انجیل کے بہت سے فقرے نقل کئے ہین صاحب موصوف
لکہتی ہین — کہ علاوہ اسکی خدا تعالی نی اپنی تئین ایک استعارہ کی حکایت (ازی کیل باب
۲۳) مین ایک مرد بنایا ہی جس نے اہولا اور اہولیبا دو بیبیون سے نکاح کیا اگر یہہ رسم اصل
مین بری ہوتی تو خدا تعالی سے اپنے نسبت استعارہ مین بہی اس رسم کو کبہی نہ اختیار
کرتا — جس رسم کی انجیل مین ممانعت نہو ہم اوس کو کس دلیل سے برا اور ذلیل
کہین کیونکہ انجیل نے کسی ملکی قانون کو جو اوس سے پہلی رایج تہا برا نہین کہا
انجیل مین صرف یہہ حکم ہے کہ ایلڈر اور ڈیکن یادرے وہ لوگ بنائین جائین
جو صرف ایک جورو رکہتی ہون اٹہوتہے باب ۳ صفحہ ۵ درس ۲

اور ہتوتہی تم باب ورس ۶ اسکی یہہ معنی نہین ہین کہ ایک سی زیادہ نکاح کرنا
گناہ ہی کیونکہ اگر گناہ ہوتا تو یہہ حکم سب کیواسطی عام ہوتا صرف پادریون ہین کیواسطے
ہوتا اس حکم مین یہہ حکمت ہی کہ ایک جورو والی دنیا کی کاروبار مین اسقدر گرفتار
ہونگی جتنا کہ زیادہ جورو والی اس لئی یہہ لوگ گرجی کا کام بخوبی کرسکینگے اور چونکہ
اس فقری کی موافق کئی بیبیان مجمع کرنیکی صرف پادریون کو ممانعت ہی اور
اور لوگون کو نہین ہی اور یہہ ممانعت ہی کچہہ گناہ ہونیکی سبب سی نہین ہی
اسلئی جب ہمنی اوپر بیان کیا اس سی یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ سبکو ایک سی زیادہ بیبیان
جمع کرنیکی اجازت ہی اور اکثر لوگون نی اس رسم کو اختیار کیا ہی آخر الامر مین
ایرانیون کی تیرہ باب پانچ صفحہ چار ورس کے موافق اسطرح دلیل کرتا ہون
ایک سی زیادہ بیبیان جمع کرنی یا نکاح یا حرامکاری یا زنا ہوسکتا ہی حضرت
موسیٰ نی کوئی جہوٹی صورت بیان نہین کی اکثر ہماری نبیون نی ایک سی زیادہ
بیبیان مجتمع کی ہین لہذا مجہی یقین ہی کہ کوئی ایسی بی ادبی نکریگا کہ اس رسم
کو حرام یا زنا ٹہرائی کیونکہ انجیل مین لکہا ہی کہ حرامکارون اور زانیون کو اللہ
تعالے سزا دیگا اور خدا تعالی فرماتا ہی کہ نبی لوگون کا مین خود محافظ ہون پس
ایک سی زیادہ بیبیان جمع کرنی نکاح ٹہرا اور نکاح ہرطرح حلال اور درست ہے
اور حضرت موسی ہی فرماتی ہین کہ نکاح کرنا بہت اچہا ہی اور گناہ نہین ہی
لہذا آنحضرت نی اوس رسم کو جائز کیا کہ جو رسم صرف عمدہ ہی نہ تہی بلکہ جسکو خدا نے

اپنی قدیم کتاب مین مبارک فرمایا تہا اور پہر اپنی جدید کتاب مین بہی جائز فرمایا
کہ انہی ادعمدہ — لہذا ہم آنحضرت پر ہرگز یہہ الزام نہین لگا سکتی کہ اپنے ایک
سی زیادہ بیبیان جمع کرنی مین کچہہ برائی نہین سمجہے —— وہ لوگ جوکہ بیبیان
مجتمع کرنیکو منع کرتی ہین اونکی دلیلین یہہ ہین وہ کہتی ہین کہ اس رسم سی خاوند
اور زوجہ مین مرتبہ کی مساوات جاتی رہتی ہین اور محبت کامل نہین ہونے
اور اسکی سبب سے خانگی جہگڑون اور حسد کی بنیاد قایم ہوتی ہی اہل مغرب یہہ جو
خیال کرتی ہین کہ جس شخص کے حرم سرا مین بہت سی بیبیان مجتمع ہوتی ہونگی وہ
اون پر بہت خودسری کی حکومت کرتا ہوگا یہہ اونکی غلطی ہی اور چونکہ جو اہل مشرق
اہل ایشیہ کی رسمون سی واقف نہین ہین اسواسطی اونہین ایسا خیال ہوتا ہے
جو اہل مشرق افلاس کے باعث سی ایک بی بی سی زیادہ نہین کرسکتی اور جو
مرد نیک ہین وہان حال بالکل برعکس ہے یہہ اکثر ہوتا ہی کہ جس شخص کے بہت سی
بیبیان ہوتی ہین ایک اونمین سبکی حاکم ہوتی ہی اور خاوند پر روکن مین حکومت
کرتی ہی وہ لوگ جنہون نی اہل مشرق کی مصنفون کے ایسی کتابین پڑہی ہین جنمین
وہانکی رسم ورواج کا کچہہ حال ہی اونہین فوراً معلوم ہوجائیگا کہ یہہ جو اہل مغرب کا
خیال ہی کہ دنیا کی اوس حصہ کی عورتون پر بڑی ظلم ہوتی ہین یہہ اونکا وہم ہی آب
وگنس صاحب کہتی ہین کہ انگلستان کے لوگ اسکی سوا اور کچہہ نہین جانتی کہ اہل مشرق
کی عورتین ہر ایک جگہہ اپنی خاوندون کی لونڈیان ہین اور جس حرم سرا مین وہ

رہتی ہین وہ اونہین قید خانون سی کم نہین مگر صاحب موصوف اس بات سے
انکار کرتی ہین اور یہہ ثابت کرتی ہین کہ مسلمانون کے عورتین بہت بااختیار ہوتی
ہین حرم سرا کی قید خانہ ہونیکا تو کیا ذکر ہے بلکہ وہ اونکی واسطی ایک ایسا مقام آزادی
کی ہی جہان اونکا خاوند بہی ایک اجنبی آدمی معلوم ہوتا ہی — جو نہین خاوند دہلیز پر قدم
رکہتا ہی وہین اوسی معلوم ہوجاتا ہی کہ مین آقا اور مالک خانہ نہین ہون بچی اور نوکر
اور لونڈی غلام سب بی بی کی تابعداری کرتی ہین القصہ تمام گہر مین وہی شریری ہوتی
ہی اگر اوسکا مزاج درست ہے تو گہر مین خوشی ہوتی ہے اور اگر اوسکا مزاج بگڑا ہوا ہوتا ہے
تو سب گہر مین لرزان اور ترسان ہوتی ہین اسی یا ساٹہہ برس کا عرصہ ہوا کہ مرزا ابو
طالب خان ایک لکہنو کے امیرزادی انگلستان مین آئی تہی اونہون نے ہماری عادات خانگی اور
رسوم کو بہت غور سی دیکہا اور دریافت کیا اونہون نے ایک کتاب انگلستان کے
سیر اور حالات کی باب مین لکہی اور چہپوائی چنانچہ اوسکا انگریزی مین بہی ترجمہ ہوگیا ہے
وہ بہت بدلائل یہہ بات لکہتی ہین کہ مسلمانون کے عورتون کو اہل یورپ کے عورتون کے
نسبت بہت زیادہ اختیارات اور آزادی حاصل ہے اور یہہ جو ہمین خیال تہا کہ کئی
بیبیان جمع کرنی سی عورتون پر بہت ظلم ہوتا ہوگا اونہون نے اس فقرہ کی لکہنی سی یہہ
حال ہماری دل سی بہلا دیا — فقرہ یہہ ہے جسقدر مجہی تجربہ ہی اوس سے مین جانتا
ہون کہ دو بیبیون کے پاس رہنی سی دو شیرون کے ساتہہ رہنا بہت آسان ہے مینسپر صاحب یا
کی بہی یہے رای ہے وہ کہتی ہین کہ اہل یورپ کا یہہ خیال غلط ہی کہ اہل اسلام کی شادی کے

حالت

حالت اور عیسائیون کے شادیکی حالت مین بہت فرق ہی — مجہی عرب مین جاکر کچہہ
ایسا فرق نہین معلوم ہوا وہان کی عورتین ایسی ہی آزاد اور خوش ہین جیسی کہ یورپ کے
ہوسکتی ہین اسمین شک نہین کہ مسلمانون مین کئی عورتین جمع کرنی جائز ہین اور ہمارے
ملک کے عورتون کو اس پر بہت حیرت اور تاسف ہوتا ہی لیکن اہل عرب اکثر چار بیبیان
کرنی اور بہت سی حرمون سی عشرت کرنیکی رسم کا فائدہ کم اوٹہاتی ہین — عیاش امرا کے
سوا اور کوئی اتنی بیبیان نہین کرتا اور سنجیدہ لوگ اونکی اس حرکت سی خوش نہین ہوتے
دانا آدمی یہہ خیال کرتی ہین کہ اس رسم سی ہمین کچہہ آرام نہین بلکہ تکلیف ہی شرع کے
موافق خاوند پر فرض ہے کہ وہ اپنی بیبیون سی اونکی لیاقت کی موافق پیش آئی اور اون
مین محبت وغیرہ برابر تقسیم کری مگر اکثر مسلمان اس حکم سی بہت ناراض ہین اور اس
طرح کی عیاشی مین اہل عرب کا بہت خرچ ہوتا ہی اور اسی باعث سی اکثر اہل عرب
مفلس ہوتی ہین — یہہ جو لوگ کہتی ہین کہ کثرت ازدواج سے جیسی اصل محبت
رکہتی ہین خاوند اور زوجہ مین نہین ہونے اسکا حال یہہ ہے کہ اگر ہماری ملک مین
کثرت ازدواج جائز ہوتی تو صرف امرا ہی کو ہوتی — کیونکہ اسمین خرچ پڑتا ہی ہمکو شبہہ
یہہ ہی کہ جتنی اب اہل عرب یا یورپ کے امرا کی خاوند اور زوجہ مین کم محبت ہوتی ہے
دوسری یا تیسری نکاح مین اس سے بہی کم ہوتی ممکن ہے یا نہین یہانکی امرا مین یہہ رسم ہے
کہ بیبیونکی واسطی شادیکی وقت کچہہ روپیہ مقرر کردیتی ہین اور اون کی واسطی
ایک الگ مکان رکہتی ہین اور کمرہ آراستہ کرتے ہین ضرور ہے کہ ان رسمون سے

وہ بی غرضانہ محبت اور اخلاص جاتا رہتا ہوگا جو غریب آدمیون مین ہوتا ہے
ہماری ملک کے امر ہین ازواج کی خرید و فروخت اون ملکون کی بنسبت زیادہ ہوتی ہے
جہان کثرت ازواج جائز ہی —— اہل یورپ یہہ جو خیال کرتی ہین کہ کثرت
ازواج سی محبت خالص جاتی رہتی ہی یہہ اونکا خیال اوسی بیہودہ تعصب کی سبب سے
ہی کہ جس سے وہ یہہ خیال کرتی ہین کہ آزادی اور خوشی انگلستان کے قدیم باشندون
ہین کو حاصل تہی —— اگر کثرت ازواج مین اتنی ہی خرابیان ہوتین جتنی لوگ
بیان کرتی ہین اور اوس مین مصیبتین زیادہ ہوتین اور راحتین کم تو یہہ رسم دنیا
کی اسقدر بڑی حصہ مین کبہی رایج نہوتی جہان علم و فضل نی بہت کم ترقی پائی ہے —

باب ششم در منتخب آیات قرآن شریف باب خاص ذکر خیرات

جو کوئی اپنا روپیہ سود مین لگائیگا اور یہہ چاہئیگا کہ مین اورون کی مال سے
اپنی تئین ترقی دون خدا تعالی ہرگز اوسکی بہتری نکریگا لیکن جو کوئی خیرات دیگا
اور یہہ نیت کریگا کہ مجہی اللہ تعالی کا دیدار نصیب ہو اوسکا وہ مال دو چند
ہو جائیگا —— پس خدا کا خوف کرو اور اوسکی احکام سنو اور اون کی متابعت
کرو اور اپنی فلاح کیواسطی خیرات دو کیونکہ جو لوگ اپنی طمع و حرص سی بچتی ہین وہی
بہتری پاوینگی —— جو لوگ اپنا مال رات و دن خفیہ اور ظاہر دیتی ہین وہ

الله تعالی کیطرف سی اوسکا عوض پاوینگے ـــ نہ الله تعالی اونہین خوف
مین ڈالیگا اور نہ غم مین ـــ جو کچھہ تم لے دیتی ہو اور جو کچھہ تم سچ بولتی ہو الله تعالے
سب جانتا ہی مگر وہ لوگ جو نا منصف ہین اونکا کوئی مددگار نہوگا ـــ تمہین
چاہئی کہ خیرات ظاہر دو اور یہہ اچھی بات ہی اور تمہین چاہئی کہ خیرات پوشیدہ
دو اور یہہ ہی بہتر ہی اس سی تمہین فائدہ ہوگا اور تمہاری گناہ دور ہونگی الله تعالے
تمہاری تمام کامون سی واقف ہی ـــ مومنین اور اونکی جزا مگر وہ لوگ جو یقین
کرتی ہین اور نیک کام کرتی ہین ہم کسی پر ایسا بوجہ نڈالینگے کہ وہ اوٹھا نسکین اور وہ بوجہ اوسکی طاقت
سی باہر ہو) جنت مین جائینگی اور وہان ہمیشہ رہینگی ـــ ہم اونکی دلون سے
تمام رنج و تکلیفات کی خیالات بھلا وینگی دریا اونکی پیرون مین بہین گے اور
اور وہ کہین گے اور حمد اوس خدا کو جو ہمین یہان لایا اگر خدا تعالے ہماری رہنمائی نکرتا تو ہمین کبھے یہہ راہ نہ معلوم ہوتی
یقینی خدا تعالی کی تمام نبیون نی ہم سی سچ کہا تھا ـــ اور ان لوگون کو ایک
آواز آئی گی کہ یہہ فردوس ہی اور تم اپنی اعمال کے سبب سے اسکی وارث بنگئی ہو ـــ مگر وہ
لوگ جو ایمان لائی ہین اور جنہون نی نیک کام کئی ہین ہم اونہین ایسی باغون مین
لیجائینگی کہ جنکی نیچی دریا بہتی ہین یہان وہ ہمیشہ رہینگی ان باغون مین اونہین
ہم نہایت پاکیزہ اور خوبرو عورتین دینگی اور ہم اونہین ایسی درختون کی سایون
مین لیجائینگے جو ہمیشہ سایہ دار رہتی ہین ـــ

مخلوقات

وہ خدا تعالی ہی ہے جس نی آسمانون کو بے ستون پیدا کیا اور استوا فرمایا اپنی عرش پر

اور آفتاب اور ماہتاب کی ایسی قوانین مقرر کئی ہر ایک ان دونون مین سی اپنی مقام
مقصود کیطرف چلتاہی وہ سب چیزون پر حکم کرتاہی اور اوسنی اپنی علامات بخوبی ظاہر کی
ہین تاکہ تمہین خوب یقین ہو کہ ہم خداتعالی سی ملینگے — اوس (خداتعالی) آسمان و
زمین اسواسطی خلق فرمائی ہی کہ میری صدق ظاہر ہو ہمین چاہئے کہ ہم اوسی سب الہ باطلہ سے
جنہین لوگ اوسکے ساتہہ شریک کرتی ہین زیادہ تر بلند سمجہین — کیا تمہین حقیقت مین
اوس خدا کا یقین نہین جسنی دو دن مین زمین کو خلق فرمایاہی اور تم اوسکی ساتہہ
اور شریک شامل کرتی ہو تمام جہانون کا خالق وہی ہی — اور اوسنے زمین پر مضبوط
پہاڑ قایم اور بلند کئی ہین اور اوسنے اوسی برکت دی ہی اور سب جگہ اوسمین چارپایون
مین خوراک پہیلائی ہے — بعد ازان اوسنی اپنی تئین آسمانکی طرف متوجہ کیا جو
ابتک صرف دہوان تہا اور بعد ازان اوسنے آسمان و زمین کیطرف خطاب کیا
اور کہا خواہ تمہاری مرضی ہو یا نہو مگر فرمان پذیر آؤ ان دونون نے جواب دیا کہ ہم فرمان
پذیر ہین اور فرمان بردار ہین — سوای اوسکی کوئی خدا نہین ہے اور وہی خدای حی و قیوم
اور بی زوال ہے نہ اوسی نیند آتی ہے اور نہ وہ سوتاہی جو کچہہ آسمانون مین ہے اور جو کچہہ زمین مین
ہے وہ سب اوسکا ہی کون ایساہی جو اوسکی اجازت بغیر اوسکی کامون مین دخل دی آسمانون
اور زمینون سے پہلے کیا چیز تہی اور اوسکی بعد کیا ہوگی وہ خوب جانتاہی کوئی اوسکی علم مین
سی ایکذرہ برابر بہی نہین سمجہہ سکتا سوا اوسکی جو کہ وہ سمجہانا چاہتاہی آسمان اور زمین
سب سے اوسکا تخت اونچا ہی اور ان دونون کی قایم رکہنی مین اوسی کچہہ تکلیف نہین ہوتی

خدا تمہارا

خدا ایتعالی بلند ہی اور صاحب قوت ہی جو کچھہ آسمان وزمین مین ہی خدا ایتعالی کی صفت
اور ثنا کرتا ہی وہ طاقت ور اور دانا ہی آسمان وزمین کی سلطنت اوسکی ہی وہی
زندہ کرتا ہی اور وہی مردہ اور وہی طاقت والا ہی اور وہی اول ہے اور وہی آخر وہے
ظاہر ہی وہی پوشیدہ اور وہ سب چیزین جانتا ہی وہ وہی ہی جسنی زمین وآسمان چھہ
دن مین پیدا کئی اور بعد ازان عرش پر مستوی ہوا جو چیز زمین پر آتی ہی اور جو چیز زمین
سی جاتی ہے اور جو چیز آسمان سی اوترتی ہی اور جو چیز آسمان پر چڑہتی ہی سبکو خدا ایتعالی
جانتا ہے تم کوئی کہین ہو خدا ایتعالی تمہاری ساتھہ ہی کیونکہ جو تم کرتی ہو وہ دیکھتا ہی آسمان
وزمین کی بادشاہت خدا کی ہی اور تمام چیزین خدا کیطرف رجوع کرتی ہین وہی دن کے
بعد رات لاتا ہی اور رات کی بعد دن اور وہ انسان کی دلکی بات جانتا ہی

خدا ایتعالی خدا ایتعالی خالق مخلوقات رحیم ورحمن حاکم روز قیامت کو حمد سزاوار
ہی ہم تیری ہی پرستش کرتی ہین اور تجھہ ہی سی مدد چاہتی ہین ہمین راہ راست کیطرف
لیجا اور اون لوگونکا رستہ دکھلا جن پر تونی رحم کیا ہی اور اون لوگون کا رستہ نہ دکھلا
جن پر تونی غضب کیا ہی اور جو غلطی پر ہین — کہہ تو خدا ایتعالی واحد ہی اور
بے زوال ہی نہ اوسکی ہان کوئی پیدا ہوا ہی اور نہ وہ کسیکی ہان پیدا ہوا ہی نہ کوئی اوسکا
نظیر ہی اللہ تعالی بادشاہ ہی اور برکت والا ہی اور وہ سب چیز پر قادر ہی زندگی اور
موت اوسنی پیدا کی ہی تاکہ یہہ دیکھی کہ تم مین سی کون سا آدمی نیکوکار ہی وہ
طاقت ور ہی اور عفو کرنیوالا اوسنی سات آسمان اسطرح پر خلق کئے ہین کہ ایک کی بعد

دوسرا وانعہ ہی خدایتعالی رحیم کی مخلوقات میں کوئی عیب نہین پا سکتا تو
سب چیزون کو دیکھی جا اور لوٹ کر تھکہ جائیگا ـــــ کیا تجھی یہہ نہین معلوم کہ جو
کچھہ آسمان اور زمین مین ہی خدایتعالی سب جانتا ہی تین آدمیون مین کوئی ایسے
تقریر نہین ہوتی جنمین چوتہا خدایتعالی شامل نہو اور پانچ آدمیون مین کوئی ایسے
تقریر نہین ہوتی جنمین چہٹا خدایتعالی نہو خواہ ان سی زیادہ آدمی ہون خواہ اسنے
کم مگر خدایتعالی ہر جا اونکی ساتہہ ہوتا ہی اور وہ قیامت کے دن ہرایک آدمی کی تمام
کام بتاویگا کیونکہ وہ سب چیزین جانتا ہی ـــــ سب پوشیدہ چیزون کے
کنجیان خدایتعالی کی پاس ہین اوسکی سوا کوئی اون کا حال نہین جانتا جو خشکی پر
ہی اور جو تری مین ہی وہ سب جانتا ہی اگر ایک پتا بہی جہڑی تو اوسکی اوسکو خبر
ہوتی ہی ـــــ نہ کوئی سبز چیز ہی اور نہ خشک اور نہ زمین کی تاریک غارون مین
کوئی ایسا دانہ ہی کہ جو کتاب مبین مین نہ لکہا ہو ـــــ شان وشوکت اوسکی
واسطی ہی اور ہی سب سی جو شی بلند ہی ساتون آسمان وزمین اور تمام چیزین
جو اون مین ہین اوسکی تعریف کرتی ہین ـــ کوئی ایسی چیز نہین ہی کہ جس سی الله
تعالی کی قدرت ظاہر نہو مگر ان چیزونکی تعریف کرنی تم سمجہہ نہین سکتی زمین وآسمانون
کی اسرار خدایتعالی ہی جانتا ہی دیکہو اور صرف اوسیکی حکم مانو ـــــ خدایتعالی
کی سوا انسان کا کوئی محافظہ نہین ہے اور نہ کسی اور کو اوسکی راہ مین دخل ہے
ـــــ جو چیز آسمان وزمین پر ہی وہ سب خدا کی ہی جو تمہاری دلونمین ہی خواہ تم

اوسی

اوسی ظاہر کرو یا چھپاؤ خدا تعالی بیشک تم سی اوسکا حساب لیگا — جب
تم یہہ قسم کہاؤ کہ ہم نیکوکاری کرینگی اور خدا سی ڈرینگی اور خلقت کو امن پہونچاینگی
تو خدا کی قسم نکہاؤ کیونکہ خدا تعالی سنتا ہی اور جانتا ہی — اگر تمہارے
قسم مین کوئی غلطی واقع ہوگی تو اوسکی سبب سی خدا تعالی تمہین سزا دیگا لیکن
اگر تمنی کوئی بدی دلکی ارادہ سی کی ہی تو سزا پاؤگی خدا تعالی رحمان و رحیم ہی —
آسمانون و زمین کی اسرار خدا تعالی جانتا ہی سب چیزین اوسکی طرف اعادہ
کرینگی مین اوسکی عبادت کرو اور اوس پہ وثوق کرو نیز اخدا انیری کامون سے
غافل نہین ہے — ای لوگو تم فقرا ہو مگر خدا تعالی امیر ہی اور تعریف کے
لائق ہی — کس نی تمہاری واسطی زمین و آسمان بنائی قوت سامع اور
باصرہ کس کی اختیار مین ہی کون مردون سی زندہ پیدا کرتا ہی اور زندون سی
مردی یقینی لوگ جواب دینگی کہ وہ خدا ہی پہر تم کہو کہ کیا تم ایسی خدا سی ہی نہین
ڈرتی — کیا کوئی شخص عظمت چاہتا ہی تمام عظمت خدا مین ہی ہر ایک اچھی بات
خدا تعالی کی پاس پہونچتی ہی اور ہر نیک کام کو وہ بلندی دیتا ہی مگر جو شخص ظلم کرینکی
تجویز کرتا ہی اور جو لوگ اس قسم کی باتین کرتی ہین خدا تعالی اونکی ان تجویزونکو خراب
کردیتا ہی لوگ کہتی ہین کہ خدا تعالی رحیم کی نان بیٹہا ہی تمنی بڑی بی ادبی کی کچھہ تعجب نہین ہے
کہ اس خطا پر زمین و آسمان شق ہو جاوین اور پہاڑ ٹکڑی ٹکڑی ہو کر گر پڑین کیونکہ
یہہ لوگ خدای رحیم کیطرف بیٹی کا ہونا منسوب کرتی ہین اور یہہ بات اوسکی شان سی بعید ہے

کہ اوسکی ہان بیٹا ہو یقینی آسمان و زمین پر کوئی ایسا نہین ہے کہ جو خدا تعالی پاس
اوسکا بندہ بنکر نجاوی --- کون راحت پائیگا اور کس پر مصیبت آئیگی قسم ہی اوس رات
کی جو اپنا نقاب پہلاتی ہی قسم ہے اوس دن کی جو روشن ہے قسم ہی اوس شخص کے کہ جسنی
عورت اور مرد پیدا کئی یقینی تمہاری مختلف خواہشین ہین مگر جو شخص خیرات دیتا ہے
اور خدا سی ڈرتا ہی اور صلی کی بات مانتا ہی ہم اوسپر راحت کا رستہ آسان کرینگے
مگر جو شخص حریص ہے اور دولت پر راغب ہے اور وہ خدا کا ہونا جہوٹ جانتا ہی ہم
اوسپر جلد مصیبت لائینگی --- وہ خدا ہی کہ جسنی تمہاری واسطی زمین کے بنیاد استوار
کی اور اوسپر آسمان بنائی اور تمہین خلق کیا اور تمہاری شکل اچھی بنائی یہی خدا تعالی
تمہارا مالک ہے بس خدا تعالی برکت والا ہی اور تمام جہانون کا مالک ہے اور وہ زندہ ہی اور
اوسکی سوا کوئی اور خدا نہین ہے لہذا تم اوسکو پکارو اور صدق اوسکی عبادت کرو وہ
وہی جو زندگی اور موت دیتا ہی اور جب وہ ایک کام کا حکم دیتا ہی تو فرماتا ہی کہ ہو جا
وہ چیز ہو جاتی ہے

ناشکری انسان بنسبت خدا

قسم ہی ہنہنانیوالی گہوڑون کی اور اونکی گہوڑون کی جو آگ کی شعلون کو روندڈالتی
ہین اور پاش پاش کر دیتی ہین اور جو صبح کو حملہ کرتی ہین اور میدان جنگ کے گرد اوڑاتی
ہین اور گروہون کی وسط مین پہنچ جاتی ہین حقیقت مین آدمی اپنی خدا کی ناشکری
کرتا ہی اور اسکا وہ خود گواہ ہی اور یقینی وہ اس دنیا کی بہتری کو پسند کرتا ہی افسوس
وہ نہین جانتا کہ جسدن قبر سی مردی اوٹھینگے اور جو آدمیون کے دلونمین ہی وہ ظاہر کیا جائیگا

یقینی اوسدن اونکا خدا اونکی سب کامون سی آگاہ ہوجاویگا ———

روز قیامت

اوس دن (آخر دن) صور پہنکےگا اور تمام آدمی جو زمین پر ہونگی ڈرجاینگی مگر جو شخص نہین ڈرینگا جسپر خدا اپنا کرم کریگا اور بچائیگا اور سب آدمی اوس پاس حاضری کرتی ہوئی آئین گے — اور تو دیکھیگا کہ وہ پہاڑ جنہین مضبوط خیال کرتاہی بادلون کے مانند پہٹ جاوینگی یہہ خدا کا کام ہی جو ہر بات کا حاکم ہی تمہاری سب کامون سے وہ خوب واقف ہی —— اور جب زمین زلزلہ اونکی سبب تہرائیگی اور اپنی بوجھون کو گرادیگی اور آدمی چلائینگی کہ زمین مین یہ کیا صدمہ ہی —— اوس دن وہ اپنی چیزین ظاہر کرینگی کیونکہ اللہ تعالی نی یقینی اوس مین یہ چیز بہر دی ہوگی —— اوس دن انسان کی گروہ کی گروہ اپنا کام دیکھنی آئین گے اور جس نے ایک ذرہ برابر بہی نیکی کے ہوگی وہ اپنی نیکی دیکھیگا اور جس نے ایک ذرہ برابر بہی بدی کی ہو گے وہ اپنی بدی دیکھیگا جسدن آسمان شق ہو جاوین گے اور ستارے ادہر اودہر پہیل جاوین گے اور سب سمندر آپس مین مل جاوینگے اور جس دن قبرین تہ وبالا ہوجاوین گے اوس دن ہرایک آدمی اپنی قدیم زمانہ کی اور حال کے زمانہ کی کام دیکھیگا —— مگر جب صور کے ایک آواز نکلیگی اور زمین اور پہاڑ بلند ہو جاوین گے اور

وہ تو ایک ہی دفعہ ٹوٹ کر خاک مین ملجاوینگی اوس دن جو مصیبت آنیوالی ہے
وہ یکایک آجاویگی اور آسمان شق ہوجاویگا کیونکہ اوسدن وہ ترقی والا بنجاویگا
اوسدن تم خدا کی سامنی لائی جاؤگی اور تمہارا کوئی پوشیدہ کام چھپا نہین
رہیگا —— جسدن آفتاب لپیٹ دیا جاویگا اور جسدن ستاری گر پڑینگی اور جسدن
پہاڑ فنا ہوجاوینگی اور جسدن وہ اونٹنیان جنکو دس دس مہینہ کا حمل ہوگا
اونکی بہی کوئی خبر نہین لینی کا —— اور جسدن تمام صحرائی درندی مجتمع کئے
جاوینگی —— اور جسدن سمندرون کا پانی کہولنی لگیگا اور جوش زن ہوگا
اور جسدن روحین پہر اپنی جسمون مین چلی جاوینگے اور جسدن لڑکیان جو زندہ
دفن کیگئی ہین اونکے باب مین پرسش ہوگی کہ یہہ کس گناہ پر ماری گئین ——
اور جسدن قرآن شریف کی ورق کہولی جاوینگی اور جسدن جنت کہولی جاویگے
اور جسدن دوزخ تیز کیجاویگی اور جسدن جنت نزدیک لائی جاویگی ——
اوس دن ہر ایک آدمی کو اپنا کام معلوم ہوگا ——

مہربانی اور مہمان نوازی کا حکم

اپنی والدین کی فرمانبرداری کرو اور قرابتون سی بلطف پیش آؤ اور یتیمون اور
غریبون اور ہمسایون خواہ وہ رشتہ دار ہون اور خواہ نئی آنیوالی اور ساتھہ والی مسافرون
اور راہگیرون اور غلامون پر مہربانی کرو —— علاوہ اسکی ہمنی انسان کو

حکم کیاہی کہ اپنی ماں وباپ سی نیک سلوک پیش آئی جب اوسکی ماں نی اوسی جنا تو
کیسی تکلیف اوٹھائی اور اوسکی پالنی مین کیسی تکلیفین اوٹھائین اور اوسکی
جننی اور دودہ چھڑائی تک تین مہینی کیسی تکلیف اوٹھائی اور جب اوسمین طاقت
آجاتی ہی اور وہ چالیس برس کا ہوجاتا ہی تو کہتاہی ای خدا مجھہ سی اپنی اون
عنایتون کا شکر کرا جو تونی مجھپر کی ہین اور میری ماں باپ پر کی ہین ——

قرآن شریف

وہ شخص برکت والا جسنی الفرقان یعنی روشن کلام اپنی بندی پر نازل کیا کہ وہ
تمام مخلوقات کو متنبہ کردی وہ آسمان و زمین کا بادشاہ ہی اوسکی ہان بیٹا نہین
ہی اور نہ اوسکی سلطنت مین کوئی شریک ہی تمام چیزین اوس نی خلق کی ہین
اور اونکی مقدار مقرر کی ہین قسم ہی غروب ہونیوالی ستاریکی کہ تمہارا دوست محمد
غلطی پر نہین ہی اور نہ غلطی کرتاہی اور نہ وہ کوئی اپنی دلسی بات کہتاہی قرآن مین
اوسپر وحی ہوکر نازل ہوا ہی ایک شخص طاقت والی اور دانای وہ اوسی سکہایا ہی
جب تم آگ روشن کرتی ہو تو کیا یہہ جانتی ہو کہ تمنی آگ روشن کی جسس درخت سی
لکڑیکو جلانی سی آگ حاصل ہوئی وہ درخت تمنی بنایا تہا یا ہمنی —— ہمنی اس آگ
کی روشن کرنی سی ایک نصیحت اور جنگل کی رستہ چلنی والون کی واسطی ایک
فایدہ مراد رکہا ہی اسواسطی تو اپنی خدا کی نام کی تعریف کر سوای اسکی مین ستارونکی
غروب ہونیکی قسم کہاتا ہون اور اگر تم اوسی سمجھو تو یہہ بڑی قسم ہی کہ یہہ سچا

قران ہی اور اصل قرآن جسکی یہہ نقل ہے وہ خدا کی لوح محفوظ مین موجود ہے
ادس شخص کو قرآن چہونا چاہیے جو بے وضو ہو یہہ خدا تیعالی خالق مخلوقات
کیطرف سی الہام ہے

خرید و فروخت مین وزن پورا ہونا چاہیے

لعنت ہی اون لوگون پر جو وزن مین کمی کرتی ہین اور جب اور ون سے
تول کر لیتی ہین تو پورا لیتی ہین اور جب اونکی ہاتہہ تولکر بیچتی ہین تو اونہین کم دیتے
ہین کیا اونہین یہہ خیال نہین کہ وہ پہر زندہ کئی جاوین گے اور وہ بڑا دن آئیگا
جب تمام انسان خدا تیعالی مالک ملک کی سامنی کہڑی ہون گی خدا تیعالی رحیم
نی اپنی بندہ کو قرآن شریف تعلیم کیا ہی اور آدمی کو خلق کیا ہی اور اوسے
زبان سی کلام کرنا سکہایا ہی —— آفتاب اور مہتاب ہر ایک کیواسطی
وقت مقرر ہی اور اشجار خدا تیعالی کو سجدہ کرتی ہین —— اور آسمان کو
خدا تیعالی نی بلند کیا ہی اور اوسی اسواسطی تلا ہوا رکہا ہی کہ تم بہی اپنی تول
مین فرق نکرو لہذا تم ایمان داری سی تولو اور وزن مین کمی نکرو القارعۃ ما القارعۃ
وما ادراک ما القارعۃ یوم یکون الناس کالفراش المبثوث وتکون الجبال
کالعہن المنفوش فاما من ثقلت موازینہ فہو فی عیشۃ راضیۃ واما من
خفت موازینہ فامہ ہاویۃ وما ادراک ما ہیہ نار حامیۃ وہ وہ دن ہے کہ جبدن آدمی پریشان

پروانون کی مانند ہونگی اور پہاڑ ایسی ہونگی جیسی دہنکی ہوئی روئی کی گالی تب
جن شخصون کی تول پوری ہوگی اونکو ایسی زندگی ہوگی جس سے وہ خوش ہونگی اور وہ
شخص جسکی تولین کم ہونگی اوسکی رہنی کی جگہہ غار ہونگی اور تجہی کون سمجہائیگا کہ غار دوزخ
کیسا خوفناک ہی یقینی وہ ایک جوش مارنی والی آگ ہی **محمد صلی اللہ علیہ وسلم**

نزول قرآن بر آنحضرت ہمنی تجہی (محمدؐ) آزار دینی کیواسطی یہہ قرآن
تجہپر نازل نہین کیا بلکہ اسواسطی نازل کیا ہی کہ اون لوگون کیواسطی عبرت ہو جو خوف کرتی
ہین — یہہ اوس خدا کیطرف کا پیغام ہی جسنے زمین اور بلند آسمانون کو پیدا کیا ہے
خدا تعالی رحمان اور رحیم عرش پر مستوی ہی — جو کچہہ آسمانون پر ہی اور جو کچہہ زمین پر
ہی اور جو کچہہ ان دونون کی بیچ مین ہے اور جو کچہہ زمین کے نیچی ہے وہ سب خدا تعالی کا ہے
تجہی پکارنیکی حاجت نہین ہے کیونکہ وہ چپکی آواز بہی سن لیتا ہی اور اس سے بہی زیادہ
پوشیدہ باتون کو جانتا ہی — خدا کی سوا اور کوئی معبود نہین ہے اوسکی نام بہت
عمدہ ہین قسم ہی دوپہر کی روشنی کی اور قسم ہی رات کی جب وہ تاریک ہو جاوے
کہ خدا تجہی نہین بہولا اور تجہہ سی ناخوش نہین ہے — یقین کر کہ تیرا آیندہ کا زمانہ
تیری گذشتہ کی زمانہ سی بہتر ہوگا — اور خدا تعالی تجہی ایسی نعمت عطا کریگا کہ تو اوس سے
راضی ہوگا — کیا اوسنی تجہی یتیم نہین پایا اور رہنمائی نہین کی اور کیا تجہی بہولا ہوا نہین
پایا اور راہ راست پر نہین کر دیا اور کیا تجہی محتاج نہین پایا اور غنی نہین کر دیا اسلئی
تو یتیم پر ظلم نکر نہ سائل کو مت جہڑک اور اپنی خدا کی مہربانی کا اقرار کر — تو

اوس خدا کا نام لیکر پڑھ جسنی پیدا کیا اور آدمی کو جمی ہوئی خون سی بنایا پڑھ کیون کہ تیرا خدا انفع رسان ہی وہ وہ خدا ہی کہ جسنی قلم کا استعمال سکہایا (یعنی کا لکھنا) اور آدمی کو وہ سکہایا جو نجانتا تہا مین ڈہلنی دن کی قسم کہتا ہون کہ یقینی آدمی کی قسمت کی جیہی فنا مین پڑی ہی مگر یہہ اون لوگون کا حال نہین ہے جو ایمان لائی ہین اور نیک کام کرتی ہین اور سچ بولنی کا حکم کرتی ہین اور یہہ کہتی ہین کہ باہم وفا داری چاہئی ——

تہذیب کی احکام

حرام کاری نکرو کیون کہ وہ ناپاک چیز ہی اور برا رستہ ہی —— مومنون سے کہدی کہ وہ اپنی آنکھین روکین اور اعتدال پر رہین اسطرح سی وہ اور بہی زیادہ پاکیزہ ہوجائینگی جو کچھہ وہ کرتی ہین اوس سی خدا خوب آگاہ ہی —— زمین پر مغرور ہوکر نچل کیونکہ تو زمین کو نہین پہاڑ سکتا اور نہ پہاڑ کی برابر قد مین ہوسکتا ہی خدا کی نظر مین یہہ سب ناپسند ہی —— اون لوگون کی باتون پر صبر کرو جو صبح اور شام کو خدا کا نام لیتی ہین اور اوسکی دیدار کی مشتاق ہین اس دنیا کے شان وشوکت کی تلاش مین تو اپنی آنکھین ان لوگون سی پہیر لی نہ اوس آدمیکا کہنا مان جسکی دلسی ہمنی اپنی یاد بہلادی ہی اور جو اپنی نفسانی خواہشون کی پیروی کرتا ہی اور صدق کو نہین مانتا —— آؤ مین تمہین پہر سناؤن جو خدا نی تمپر فرض کیا ہی تمہین چاہئی کہ تم خدا کا شریک نہ ٹہراؤ اور اپنی ماں باپکا ادب کرو

اور

اور اپنی بچون کو اپنی مفلسی کے سبب قتل نکرو ہم تمہین اور اونہین دونون
کو رزق دینگی اور تم ظاہری اور باطنی بدیون کی قریب نجاؤ اور کسیکو
ناحق قتل نکرو لیکن اگر اوس کے خطا ہو تو قتل کرو یہہ خدا تعالی نے تمہین اسواسطے
حکم دیا ہی کہ تم سمجہو ——— ای مومنون یقینی شراب اور جوا اور تصویرین
اور فال کے تیر[2] شیطان کی سی ناپاک کام ہین تم ان باتون کو چہوڑو تاکہ تمہاری
بہتری ہو شیطان چاہتا ہی کہ تم مین شراب اور جوی کی سبب سے نفاق پہلادے
اور تمسی خدا کی یاد بہلادی اور نماز چہوڑوادی اب کیا تم ان کامون سی باز
نرہوگی خدا کی فرمان برداری کرو اوسکی نبی کا حکم مانو اور خبردار رہو ای
مومنون جب تم قسم کہا کر گواہی دو تو انصاف کی بات کہو اگرچہ اوس مین تمہارا
یا تمہاری والدین کا یا تمہاری عزیزون کا نقصان ہی کیون نہو اور جسکی طرف
کی تم گواہی دیتی ہو خواہ وہ امیر ہو خواہ غریب مگر تم گواہی سچ دو ——— خدا
دونون سی بہتر ہی لہذا گواہی دینی مین اپنی دلکی تابعت نکرو مبادا تم صداقت
سی دور ہو جاؤ اور اگر تم اپنی گواہی مین پیچ رکہوگی یا اوسکی دینی سی انکار کروگے
تو یقینی خدا تعالی اوسی جان لیگا وہ ہر کام سی آگاہ ہی گواہی دینی مین سب سے
بڑی چیز کیا ہی کہہ کہ مجہہ مین اور تجہہ مین خدا گواہ ہی اور یہہ قرآن میری اوپر
اسواسطی وحی ہوا ہی کہ مین اوس سی تمہین اور اون لوگون کو تنبیہ کرون
جنہین وہ پہنچی ——— یتیمون کا ذکر

[1] [illegible]

[2] اہل عرب مین یہہ رواج تہا کہ وہ تیرونکی ذریعہ سی حصہ بانٹا کرتی تہی اس رسم کا حال دیکہنی کیواسطی سیل صاحب کی کتاب موسوم [illegible] کو [illegible] دیکہو [illegible]

یتیمون کو اونکا مال دو اور یہہ نکرو کہ اونکی اچھی چیزون کی عیوض بُری چیزین کہدو اور وہ خود لیلو اور اون مال نہ کہا جاؤ کہ یہہ بڑا گناہ ہی — اور وہ تجہہ سی یتیمونکی معاملات کی باب مین سوال کرینگی کہہ کہ اونسی ایمانداری کرنی بہت اچھی بات ہے لیکن اگر تم اونکی معاملات مین دست اندازی کرو تو اونہین تکلیف نہ پہچاؤ کیونکہ وہ تمہاری بہائی ہین خدا تعالی جانتا ہی کہ کون آدمی نیکوکار ہی اور کونسا بدکار اگر خدا چاہیگا تو بیشک تمپر عذاب لائیگا

والدین کا ذکر

خدا نی حکم دیا ہی کہ تم اوسکی سوا کسی اور کی پرستش نکرو اور اپنی مان باپ سے بہ لطف پیش آؤ خواہ ایک خواہ دونون تمہاری ساتہہ بڈہی ہوجائین اور تم اونہین اُف نکہو اور نہ ملامت کرو اور اون دونون سی ادب سے بولو اور اونکی سامنی عجز اور محبت کرو اور کہو کہ خدا اون دونون پر رحم کری اونہون نے مجہی پالا جب مین بہت ہے چہوٹا سا تہا علاوہ اسکی ہمنی آدمی کو حکم دیا ہی کہ وہ اپنی مان باپ سے محبت کری اوسکے مان کیسی دردسی اوسی جنتی ہے اور کیسی تکلیف اوٹہا کر اوسی پالتی ہی اور اوس کے جنی اور دودہ چہوڑانی مین تیس مہینی کا فاصلہ ہوتا ہی

پارسائی کا ذکر

مغرب اور مشرق کیطرف منہہ کرنی مین کچہہ پارسائی نہین ہی لیکن وہ شخص پارسا ہی جو خدا اور قیامت اور فرشتون اور کتب آسمانی کا یقین کرتا ہی جو خدا کی محبت مین اپنا مال اپنی عزیزون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون پر تقسیم کرتا ہی اور اون لوگونکو

دیتا ہی

دیتا ہی جو اپنی رہائی کی قیمت ادا کرنی کیواسطی مانگتی ہین جو نماز پڑہتا ہی اور زکوٰۃ دیتا ہی اور جو اون لوگون مین سی ہی کہ وہ اپنی وعدہ وفا کرتی ہین جب اونہون نی وعدی کرئی ہون اور تکلیفون اور مصیبتون کیوقت صبر کرتی ہین یہی لوگ پارسا اور منصف ہین یہی لوگ خداسی ڈرتی ہین

ذکر نماز

وہ چیز جو تمہی قرآن مین تجہپر نازل کیا ہی اور ہمیشہ نماز گزار ہی کر کیونکہ نماز ناپاک لوگون اور بدرویہ لوگون سی بچاتی ہی اور حقیقت مین خدا کا یاد کرنا بہت بڑا فرض ہے — تم ہمیشہ نماز گزاری کرو اور زکوٰۃ دو اور جو کچہہ نیکی تمنی کے ہی اور اپنی روحون کی جانے سے پہلی اوسی وہان بہجا ہی تم اوسی خدا کی ہان پاؤگی کیونکہ جو کچہہ تم کرتی ہو خدا اوسی یقینی دیکہتا ہی — مغرب اور مشرق دونونکا خدا مالک ہے لہذا جسطرف تم نماز پڑہوگی وہان خدا ہی کیون کہ وہ ہر جا موجود ہی اور سب باتین جانتا ہی — یقینی وہ لوگ جو خدا کی کتاب پڑہتی ہین اور نماز ادا کرتی ہین اور اوس مال مین ظاہر اور پوشیدہ خیرات دیتی ہین جو ہمنی اونہین عطا کیا ہی اونکی پاس ایسا اسباب تجارت ہی کہ جو ہمیشہ رہیگا فقط

ہجو اور غیبت کرنی والون کا ذکر

ہر ایک ہجو کرنی والے اور غیبت کرنی والی پر لعنت ہی جو دولت جمع کرتا ہی اور اوسی آیندہ کے امید پر اکہٹا کرتا ہے یقینی وہ خیال کرتا ہے کہ میری دولت ہمیشہ میری پاس رہیگی نہین بلکہ

یقینی وہ روندنی والی الحطمہ مین پہینکا جائیگا اور تجہی کون سکہائیگا کہ روندنی والا حطمہ کیا ہی وہ خدا کی روشن کیہوئی آگ ہی جو درختون کی دلون پر چہپر جائیگی وہ اون دلون پر اسطرح چہپریگی جیسی بڑی بڑی ستونون پر ایک وسیع محراب بنی ہوئی ہو فقط

ذکر روح

قسم ہے آفتاب اور اوسکی دوپہر کے روشنی کی قسم ہی چاند کی جب وہ اوس کے پیروی کرتا ہی قسم ہی دنکی جب وہ خدا کی شان وشوکت دکہاتا ہی قسم ہی رات کی جب وہ آفتاب کو ڈہانک لیتی ہی قسم ہے آسمان کی اور اوس شخص کی جسنی اوسی بنایا قسم ہی زمین کی اور اوس شخص کی جسنی اوسی پہیلایا قسم ہی روح کی اور اوس شخص کی جسنی اوسی ہنرمندی سی بنایا اور علم اوسی دیا کہ وہ تمیز کرے اور طاقت دی کہ انصاف پسند کری یا ناانصافی مبارک ہی وہ شخص جس نے خدا تعالی کی پاکی کو بچایا اور کمبخت ہی وہ شخص جسنی اوسی داغ لگایا فقط

عورتون کا ذکر

اور تو ایمان والی عورتون سی کہہ کہ وہ اپنی آنکہون کو باز رکہین اور اعتدال اختیار کرین اور وہ اپنی آرائشگی کو اپنی خاوندون یا پدرون یا فرزندون یا اپنی خاوندکی فرزندون یا اپنی گہر کی عورتون یا غلامون یا مرد

نوکرون

نوکرون سی جنہین قوت مباشرت نہین یا لڑکون سی کہ جو عورتون کے
بر ہنگی پر غور نہین کرتے ان سب کی سوا اور کسیکو نہ کہا دین اور اونہین
چاہی کہ اپنے دونون پانوٗن اس طرح سی نہ زمین پر مارین کہ جنسی اونکی
پوشیدہ زیور ظاہر ہون عورتون کو چاہی کہ وہ اور عورتون پر نہ ہنسین
جو شاید وہ اون سی بہتر ہو جائین اور اونہین چاہی کہ وہ اپس مین ایک
دوسری کی ہجو نکرین اور نہ ایک دوسری کو برا کہین فقط

مختتم باب تیر

راست گفتاری آدمی کو نیک ثمر دیتی ہی دور و نزدیک نیک نامی کی ساتھہ مشہور
کر دیتی ہی صادق القول کبھی نظر خلایق مین سبک و خوار نہین ہوتا قول اوسکا اگرچہ
نادانون پر دشوار گزرتا ہی الا عقلا پر بار نہین ہوتا اخلاق کی تمام کتابون مین اس صفت
کا بیان اور مصنفون نے نگاہ عام جانکر اسکا اعلان کیا ہی یہہ ایک علامت نیک بختی
کی ہے جسکو خداوند تعالی عطا فرمائی اوسکی خوش طالعی سمجھنی چاہئی مصداق اسکی یہہ نسخہ
بی نظیر مجموعہ دلپذیر مصنفہ جان دیون پورٹ صاحب سے آشکارا ہو کہ صاحب
موصوف قوم کی انگریز اور مذہب کی عیسائی ساکن دار السلطنت لندن مین تحقیق
ہتی مین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ راستی گوئی و حق جوئی انکا شیوہ ہی یہہ کتاب اپنی مذہب
تصنیف کی — خدا صفا و دع ماکدر پر عمل فرمایا جو کچھہ راست راست تحقیق ہوا

اسمین لکھا اگر آدمی انصاف سے دیکھے تو کہے کہ یہہ معجزہ جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور قرآن مجید کا ہے زبان انگریزی مین ایسی کتاب کا تصنیف ہونا ناظرین کو
کیونکر حیرت افزا نہو اگر اہل اسلام بہی اعتراضات کی اوٹہانی مین کوشش کرین تو یہہ سند
کامل ہے اور مصنف کو محقق مسلم جانین پہر حق تو یہی یہہ ہی کہ حق نہین چہپتا یہہ بات ظاہر ہے زبان
انگریزی سے کہ اکثر اہل اسلام کو نا واقفیت محض ہے اگر یہہ کتاب اسی زبان مین رہ
کر شایع ہونا اس کا نہایت دشوار تہا یہہ کسیکے خیال مین نہ آیا کہ اس کو ترجمہ کرے
مگر واقف اسرار فروع و اصول و کاشف استار معقول و منقول راستی کیش صداقت
اندیش مولوی محمد عنایت الرحمن خان صاحب ساکن دہلی نے بفرمایش خاکسار خلایق
خواجہ مرزا قمر الدین خان عفی اللہ عنہ اردو زبان مین ترجمہ کیا اور ایسی سلیس
عبارت عام فہم مین ترجمہ ہوئی کہ جسکا سمجہنا کسی بار ہر شخص اچہی طرح سمجہہ جاے اسکو کسیطرحکا وقت
نہ مسئے بعد ترجمہ کی نیازمند ازلی نے اس نسخہ نادر و بیمثل کو واسطے رفاہ عام و انتفاع انام کی تشریف طبع
دیا او ہزاران ہزار شکر و سپاس ایزد تعالے کہ بفحوای السعی منی والاتمام من اللہ بتصحیح تمام و تنقیح مالا کلام الفراغ
پایا ناظرین واضح ہو کہ یہہ کتاب لاجواب جسٹر ہو چکی ہے لازم ہے کہ کوئی صاحب بغیر اجازت بندہ کے
قصد اسکے طبع کا نکرین اور لحاظ قانون ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ کا ضرور رکہیں فقط کتبہ محمد عمر خان

قطعہ تاریخ طبع زاد مرزا یوسف علیخانصاحب متخلص بعزیز

مطبع نعز مست بدر الدجی ✤ اندران یافت این کتاب انجام ✤ متبرک بہ رب بود سالش ✤
طبع گشت این موید الاسلام ✤ تمام شد موید الاسلام سنہ ۱۲۸۷ ماہ جولائی فقط